UNIVERSAL LIBRARY
OU_222106
UNIVERSAL LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY
COLLEGE LIBRARY

کتاب لوذاسف و بلوہر

OSMANIA UNIVERSITY
COLLEGE LIBRARY.

Checked 1975 مترجمہ

مولوی سید عبد الغنی عظیم آبادی بہاری

کتب خانہ
کلیہ جامعہ عثمانیہ

در مطبع شمسی باہتمام محمد ابراہیم خان اکبرآبادی رونق طبع یافت

خذ الحکمۃ ولا یضرک من ای وعاء خرجت

کتاب بوذاسف و بلوہر

یعنی

ہندوستان کے روشن دماغ و پرہیزگار شخص گوتم بودھ کے حالات زندگی اور اُس کی

موحدانہ تعلیم و مسائل حکیمانہ اصول و دلائل - اور زاہدانہ اقوال و شمائل جو تمام مذاہب و ادیان کی

بان مین دلکش قصص و حکایات - دلچسپ استعارات و تمثیلات اور والا و نیز لطائف و نکات کے پیرایہ مین

جسکو

مولوی سید عبد الغنی صاحب عظیم آبادی بہاری مترجم دفتر فنانس سرکار ابد قرار حیدر آباد دکن

نے

اصل عربی ترجمہ سے جو عہد خلافت عباسیہ مین ہوا تھا سلیس و بامحاورہ اُردو مین ترجمہ کیا

مع

تاریخی حالات کتاب مذکور

چکیدۂ قلم فیض رقم محقق فرزانہ و مورخ یگانہ عالیجناب مکرمت مآب مولوی محمد عزیز مرزا صاحب بی - اے

آنرری ممبر رائل ایشیاٹک سوسائٹی - ہوم سکرٹری ریاست حیدر آباد دکن حرسہا اللہ عن حوادث الزمن

مطبع شمسی واقع حیدر آباد دکن مین محمد ابراہیم خان کے اہتمام سے طبع ہوئی

d 1975

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ مترجم

اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کے مبدء و معید ہونے کی یہ بھی
ایک شان ہے کہ توحید و معرفت کا وہ پتلا جو آج سے تقریباً
ڈھائی ہزار برس پہلے اِسی ہندوستان کی خاک سے اُٹھا
تھا مختلف وضع و لباس مین دنیا بھر کی سیر و سیاحت کرنے
اور ہر ملک و ملت کو کچھہ نہ کچھہ فائدہ پہونچانیکے بعد پھر اپنے اصلی

وطن کی طرف لوٹا ہے اور ہمارے نبی برحق رسول مطلق
خاتم النبیین رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین
کے دین متین کے جہل و تعصب سے مبرا ہونے کے
بیشمار دلائل و براہین مین سے ایک ان مواعظ و حکم کی بولتی
ہوئی تصویر کا وجود بھی ہے جس کو دوسری صدی ہجری کے
اسلام نے اپنے خاص قومی لباس کا خلعت پہنا کر زمانہ
کے دست برد سے بچا لیا تھا اور اب گیارہ سو برس بعد پھر
اُسی بے تعصب مذہب نے اس کو اس کے مولد و منشا مین
پہونچا دیا - اگرچہ اس جہان پیما سیاح نے اس قدر مدت دراز
کے بعد اپنے آبائی ملک کی طرف مراجعت کی ہے کہ اس
ملک کی نہ صرف در و دیوار ہی کا بلکہ اہل دیار کی رفتار و گفتار

اوضاع واطوار سب چیزون کا بدل جانا اور اس لئے ابناء
وطن کا اس کو اور اس کا خود اپنے ابناء وطن کو مطلق نہ پہچاننا
قانون فطرت کے مطابق ضروریات سے ہے - تاہم اگر
یہہ اپنے قدیم لباس سنسکرت مین یہان پہونچتا تو گوشہ خمول
مین پڑے رہنے اور معدودے چند لوگون کے دائرہ تعارف
سے باہر نہ نکلنے کی کلفتون کا اس کو سامنا ہوتا اور وطن مین
غربت سے زیادہ تر مصیبتون کا نشانہ بنتا - لیکن اسکی خوش نصیبی
ہے کہ یہہ ایک ایسے نئے لباس مین جلوہ گر ہوتا ہے
جسکی وجہہ سے کروڑون آدمی اس سے مانوس ہو جائینگے
اور اپنی آنکھون پر جگہہ دینگے اور یہہ غربت زدہ و صعوبت
کش سیاح جب دیکھے گا کہ جن مسلون کے پھیلانے کا اسنے

بیڑا اُٹھایا تھا اور جنکی وجہہ سے اہل وطن اسکی جان کے لاگو ہو گئے تھے ان کا ئب اباب یعنی سچے معبود کی توحید و پرستش اتم و اکمل اور بہت ہی نکھری ہوئی صورت مین جلوہ گر اور لاکھون نہین کڑورون مسلمانون کا دین و ایمان ہے تو اسکی ساری مصیبتین مبدل براحت ہو جائین گی۔

چونکہ یہہ کتاب اُن معدودے چند خوش نصیب غیر الہامی کتابون مین سے ہے جن کا بہت ہی گہرا اثر دنیا کی ہر ایک مہذب زبان کے علم ادب پر پڑا ہے اور جن سے کل شایستہ قومون نے بہت کچھہ اخلاقی و روحانی فائدے حاصل کیئے ہین اس لیئے ہمارے ذی علم و علم دوست محب و محسن مولوی محمد عزیز مرزا صاحب بی۔ اے۔ آنرز۔ زاد اللہ اقبالہ نے

اِس خیال سے کہ ہماری نوجوان اُردو زبان اور ہمارا پیارا وطن
ہندوستان بھی اس کے فیض سے محروم نرہے پانچ
سال کا عرصہ ہوا کہ بڑے تجسُّس و تلاش سے کتاب بوذاسف
وبلوہر کا ایک قلمی نسخہ بہم پہونچایا اور اِس ہیچدان سے اس کے
ترجمہ کی فرمایش کی۔ اِس ناچیز نے امتثالاً للامر تقریباً ڈیڑھ
مہینے کے عرصہ مین اِس کام کو انجام دیا۔ مگر بہت سے
عوائق وموانع کے باعث اِس وقت تک اسکی اشاعت
حیّزِ التوا مین رہی۔ اب کہ اللہ جل شانہ نے اِس کے چھپنے
اور مشتہر ہونے کے سامان مہیا کر دئیے ہین یہہ ترجمہ اس
معذرت کے ساتھہ ناظرین کے سامنے پیش کیا جاتا ہے
کہ اِس ناچیز نے اصل کتاب کی تبویب و ترتیب مین کسی

قسم کا تغیر و تبدل نہین کیا ہے اور محض دیانت کے ساتھ
اُن مضامین کو جو عربی زبان مین تھے صاف و عام فہم اُردو
زبان مین ادا کر دیا ہے البتہ کسی دوسرے مستند نسخہ کے
موجود نرہنے کے باعث بعض ایسی بے ربطیون کو جو محض
قیاس و تخمین سے دور نہو سکین رفع کرنے سے قاصر رہا
بااین ہمہ سہو و نسیان انسان کے خمیر مین داخل ہے اگر اس
ترجمہ مین بھی اُس کا اثر پایا جائے تو ناظرین بمقتضای انسانیت
اس سے درگذر فرمائین ؎ کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود
مین اپنے خالص و بے ریا دوست مولوی سید عبد المجید
صاحب دہلوی سلمہ اللہ القوی کا تہ دل سے شکریہ ادا کیئے
بغیر نہین رہ سکتا جنھون نے بڑی توجہ سے اس ترجمہ کی

کی نظر ثانی کی ہے۔

یکم جون ۱۸۹۹ء

حیدرآباد دکن صانہا اللہ عن الفتن

سگ نامہ

سید عبد الغنی

کتاب بوذاسف و بلوہر

پر

ایک مورخانہ نظر

از رشحات خامۂ فیض شمامۂ مورخ یکتا۔ محقق بے ہمتا۔ جناب مولوی
محمد عزیز مرزا صاحب والا مناقب۔ بی۔ اے۔ آنر۔ فیلو آف رائل
ایشیاٹک سوسائٹی۔ و ہوم سکرٹری ریاست ابد مدت حیدر آباد دکن
لازالت شموس اقباله بازغة واقمار افادته طالعة۔

زبان سنسکرت کو یہہ شرف حاصل ہے کہ جیسی کثرت اور قدامت سے
کہ اوسمین اخلاق کی عمدہ باتین موجود ہین۔ کسی دوسری زبان مین نہین ہین
ہندوستان مین جب مذہب بودہ کا نشو و نما ہوا تو داعیان مذہب نے
اپنے اصول کی اشاعت کے لئے ایک نہایت عمدہ طریقہ اختیار کیا اور وہ
یہہ تہا کہ اوس عجیب و غریب شخص اور اوسکے مریدون کے حالات کو جس نے
دنیا مین سدہارتا کے نام سے قدم رکھا اور بودہ کے نام سے مشہور ہوا مختلف
پیرایون مین لکھا۔ اور اوس کی اخلاقی عظمت اور مذہب کی عمدہ تعلیم کی تصویرین
بہت سی مختلف ہیئتون مین دکہائین۔ اور یہ کتابین جو زبان سنسکرت مین
جاتکا یعنی کتب پیدایش کے نام سے مشہور ہین اونکے ہاتھ مین ایسا پر اثر
آلۂ تبلیغ ثابت ہوئین کہ اسوقت تک پچاس کروڑ مخلوق بودہ کو نبی برحق اور اوسکے
مذہب کو دین حق سمجھتی ہے۔ مذہب بودہ کا اصل الاصول روحانی ترقی اور ترک
لذات تہا اسلئے ان کتابون مین اعلیٰ درجہ کے اخلاقی اصول بیان اور دنیا کی
بے ثباتی ظاہری جاہ و حشم کی دہوکہ دہی لذات دنیاوی کی بے حقیقتی اور جذبات
نفسانی کی گمراہی کو خوب ثابت کیا گیا تھا۔ اس قسم کے کتابون کی تعداد ۵۵۰ بیان
کی گئی ہے اور چونکہ جسوقت فارسی لٹریچر مین اردشیر بابک کے زمانہ مین
جان تازہ پڑی ہے اوسوقت مذہب بودہ کا سرحد ایران تک دور دورہ تھا۔
اور اہل ایران کو پیشدادیون کے وقت سے ایسے پند و نصایح کی کتابونکی طرف

بہت توجہ چلی آتی تھی۔ اسلیئے معلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانہ مین ان مقدس کتابون
مین سے بھی بعض کتابین ترجمہ ہوئین اور انھین کتابون مین غالباً وہ دو کتابین بھی
تھین جو اسوقت کلیلہ و دمنہ اور بوذاسف و بلوہر کے نام سے مشہور ہین اور جنھون نے
مشرق و مغرب کے اخلاق پر بہت عمیق اثر ڈالا ہے۔ کلیلہ و دمنہ کے تاریخی حالات
کو ہمارے مخدوم شمس العلما مولوی سید علی صاحب بلگرامی - بی۔ اے۔ بی ایل
نے ایسی عمدگی سے بیان کر دیا ہے کہ اب ہمکو اوس کی نسبت کچھ لکھنے کی ضرورت
نہین ہے اور نہ اس مضمون مین ہمکو اوس سے زیادہ بحث ہے۔ گو کہ کوئی خارجی
شہادت موجود نہین ہے لیکن خوش قسمتی سے خود کتاب مین بعض ایسی اندرونی
شہادتین موجود ہین جن سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ کس زمانہ مین لکھی گئی تھی
یعنی جب بوذاسف پر ایمان لایا ہے تو اوسوقت تین سو برس بودہ کو ہو چکے
تھے اور پھر آخر مین مصنف کتاب نے لکھا ہے کہ بوذاسف کا چچا شمتا اولاً اوسکی
نیابت ملک شولابط مین کرتا رہا اور اوس کے بعد اوس کا بیٹا سامل تخت نشین ہوا
اور اوسکے بہت اولاد ہوئی اور یہ سلطنت نسلاً بعد نسل اوس کے خاندان مین
رہی۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ بوذاسف کے زمانہ کے سو دو سو برس کے بعد یہ
کتاب لکھی گئی اور چونکہ بودہ حضرت عیسیٰ سے قریباً پانچسو برس پہلے گذرا ہے۔ اسلیئے
کہا جا سکتا ہے کہ کتاب غالباً حضرت عیسیٰ کے زمانہ سے کچھ ہی پہلے لکھی
گئی تھی۔

جب ہندوی تعصب نے مذہب بودہ کو مغلوب کیا تو یہ امید ہو سکتی تھی کہ متعصب برہمن ایسے پُراثر آلۂ تبلیغ کو جیسے کہ کتب جاتکا ثابت ہوئی تھین اپنی اصلی حالت پر رہنے دیتے لیکن چونکہ اونکی اخلاقی عظمت خلایق کے دل پر اپنا اثر کر چکی تھی اس لئے اونھون نے اصل کتابونکو منتشر کر کے اون پُر نصیحت قصّون کو جن سے وہ مملو تھین اپنی کتھا کی کتابون مین داخل کیا۔ یہی وجہ ہے کہ اسوقت زبان سنسکرت مین کوئی ایسی کتاب موجود نہین ہے جسکو بوذاسف و بلوہر کا اصل اقرار دیا جا سکے لیکن اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ اسکے مضامین ہندؤن کی مشہور کتاب للت وستار سے بہت کچھ ملتے ہوئے ہین۔ بوذاسف و بلوہر بھی ایسے عجیب و غریب نام ہین کہ گو کثرت استعمال سے کچھ مانوس سے ہو گئے ہین لیکن کسی زبان سے ملتے ہوئے نہین ہین اور اگر انکی اصلیت کا پتہ لگایا جائے تو معلوم ہوگا کہ کتب پیدائش مین شاہزادہ کپیلا وستو اور اوسکے مریدون کو بودہ ست یعنی طالب حق کے لقب سے مخاطب کیا کرتے ہین اور اوس کی بگڑی ہوئی شکل۔ بوذاسف ہے۔ اور لفظ پروہت کچھ تو تعریب کے شکنجہ مین کسکر اور کچھہ اون غلط فہمیون کی وجہ سے جو عربی رسم الخط کی وجہ سے کاتبون کو ہوئین بگڑ بگڑا کر بلوہر ہو گیا۔ اہل یورپ کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے کہ جو چیز مسلمانون کے لئے واجبی طور پر بھی باعث افتخار ہو اوسکو بھی خواہ نخواہ کسی عیسائی سے منسوب کر دیتے ہین۔ اور اسلئے اب سے پندرہ بیس برس پیشتر تک یہ خیال تھا کہ یہ کتاب ایک عیسائی طبیب یوحنا (سینٹ جان)

نامی کی تصنیف ہے جو دربار ابوجعفر منصور مین ملازم تہا اور گو کہ حال مین ڈاکٹر لائبریکیٹ اور پروفیسر میکسملر نے ثابت کردیا ہے کہ دراصل یہ کتاب سنسکرت سے لیگئی ہے۔ لیکن صرف چند روز ہوئے کہ پروفیسر گہن نے تسلیم کیا ہے کہ مسلمانون نے اس کتاب کے محفوظ رکہنے اور شایع کرنے مین کیا کوشش کی۔

اسلام نے جب اہل عرب پر دنیاوی ترقی کے دروازہ کھولدئے اور اونھون نے علمی ترقی کے میدان مین قدم رکھا تو جس طرح کہ اسلام کے زور بازو نے اقوام غیر سے زر وجواہر مین خراج وصول کیا تھا اوسیطرح اسلام کے دماغی عروج نے دوسری قومون کے اعلیٰ سے اعلیٰ علمی ترقی پر ٹیکس لگایا اور اون کی جان ومال کی طرح اونکے علوم وفنون کو بھی حلقہ بگوش کیا اور جسطرح کہ اسلام کی روحانی قوت نے وحشی درندون کو انسان کامل بنادیا تہا اوسی طرح اسلام کی دماغی ترقی نے دوسری قومون کے ناقص علوم وفنون کو بھی تکمیل کو پہونچایا۔ اگرچہ اس علمی ترقی کی بنیاد بنی امیہ ہی کے زمانہ مین خالد بن یزید بن معاویہ کے ہاتھہ پر پڑ چکی تھی۔ لیکن اصلی وپائدار ترقی ابوجعفر المنصور عباسی کے زمانہ سے شروع ہوئی۔ جسنے کتب قدیمہ کو جمع کرنا اور زبان فارسی وسریانی وقبطی ویونانی سے ترجمہ کرانا شروع کیا۔ جبکہ کوئی قوم علمی ترقی پر مایل ہوتی ہے تو وہ اپنی کوششون کو کسی خاص فن پر محدود نہین رکھا کرتی بلکہ جس فن پر بھی دسترس ہو جاے اوسکو غنیمت سمجھتی ہے اسی طرح ابوجعفر المنصور کے زمانہ مین مسلمانون نے صرف

نجوم وہندسہ وطب کے ضروری علوم ہی کی طرف توجہ نہین کی بلکہ منجملہ دوسرے
علوم کے علم اخلاق کی بعض نادر کتابون کا بھی ترجمہ ہوا اگر علامہ ابن الندیم کی
کتاب الفہرست کو دیکھا جاسئے تو معلوم ہوگا کہ اس کتاب کا نام اون ہندی
کتب مین داخل ہے جنکا ترجمہ خواہ براہ راست سنسکرت سے یا پہلوی کے
ذریعہ سے عربی مین ہوا تھا - یہ بیان کیا جاچکا ہے کہ بوذاسف وبلوہر کا ترجمہ ابتدا
مین پہلوی مین ہوا تھا قیاس یہ چاہتا ہے کہ اوسکا ترجمہ کلیلہ ودمنہ کی طرح سے
پہلوی سے عربی مین ہوا ہوا وسکی بنیاد یہ ہے کہ ابوجعفر المنصور کے زمانہ سے پیشتر
ہی ہندوی تعصب نے مذہب بودہ کا ہندوستان مین خاتمہ کردیا تھا اور اسلئے
یہ قیاس نہین چاہتا کہ وہ فاضل پنڈت جو ۱۵۴ھ مین سندہ سے سفارت کے
ساتھ آیا تھا وہ مذہب بودہ کے کسی مقدس کتاب کو اپنے ساتھ لایا ہو یہ امر کہ اس
کتاب کا ترجمہ ابوجعفر المنصور ہی کے زمانہ مین ہوا اوسکی بہت بڑی شہادت تو یہ ہے
کہ یوحنا طبیب جس سے اوس کا یونانی ترجمہ منسوب ہے منصور ہی کے زمانہ
مین گذرا ہے اور دوسری دلیل یہ ہے کہ کلیلہ ودمنہ کا ترجمہ بھی اوسیکے زمانہ مین
ہوا تھا - تیسرے طرز تحریر بھی اوسی زمانہ کا معلوم ہوتا ہے - اب بحث یہ ہے کہ اس
کتاب کا ترجمہ کسنے کیا منصور کے زمانہ مین مترجم پہلوی تین تھے (۱) نوبخت
منجم (۲) ابوسہیل مجوسی (۳) ابن المقفع - نوبخت تو جیسا اوسکے لقب سے ظاہر
ہے زیادہ تر علم نجوم سے دلچسپی رکھتا تھا اور اسیطرح ابوسہیل کو بھی ہندی اخلاق

کی کتابون سے زیادہ لگاؤ نہو سکتا تھا اور نہ یہ لوگ مجوسی ہوکر کسی دوسرے مذہب کی کتاب کے ترجمہ کی خاصکر منصور کے زمانہ مین جرارت کر سکتے۔ اسلئے قیاس یہہ چاہتا ہے کہ بوذاسف وبلوہر کا ترجمہ بھی اوسی آزاد منش شخص نے کیا ہوگا جو اسلام اور دوسرے مذاہب کو ایک نظر سے دیکھتا تھا۔ اور جسنے اس قسم کی ایک کتاب کلیلہ و دمنہ کا ترجمہ بھی کیا تھا۔ یہ شخص عبداللہ ابن المقفع[ف۱] تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب اسقدر مقبول ہوئی کہ عربی مین اوسکا ایک ہی ترجمہ موجود نہین ہے۔ بلکہ پروفیسر کُہن کا بیان ہے کہ تین مختلف صورتون مین یہ کتاب موجود ہے۔ دو نسخون کا پتہ تو ہمکو بھی لگ چکا ہے لیکن افسوس ہے کہ تیسرا نسخہ دستیاب نہین ہوسکا۔ سب سے قدیم نسخہ تووہی ہے جسکا ترجمہ کہ اب ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے اور اوسکے سب سے قدیم ہونیکا ثبوت یہہ ہے کہ وہی یونانی ترجمہ کی بہت زیادہ حدتک مطابق ہے اور اوسکی دوسری صورت شیعون کی مشہور کتاب اکمال الدین واتمام النعمہ مین موجود ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بوذاسف وبلوہر کی اخلاقی عظمت نے مجتہدین اہل تشیع کے دلپر ایسا اثر کیا تھا کہ اونہون نے اسکو علی بن حسین بن علی علیہ السلام سے منسوب کردیا۔ اور ابی جعفر محمد بن علی بن بابویہ القمی نے جو چوتھی صدی ہجری مین گذرا ہے اسکو احادیث مین درج کیا ہے۔ بظاہر اسباب کے تبانیکی کوئی ضرورت نہین ہے

[ف۱] قدما کے نزدیک عبداللہ بن المقفع کا زندیق ہونا مسلم ہے۔ البیرونی نے کتاب الہند مین ایک موقع پر لکھا ہے کہ وہ مانی کا پیرو تھا۔ مولف۔

کہ اس کا ثابت کرنا قریب ناممکن ہے کہ اس قصّہ کا وجود علی بن حسین بن علی علیہ السّلام کے زمانہ مین تھا لیکن اس حدیث سے یہ بخوبی ظاہر ہے کہ اوسکی قدامت محمد بن بابویہ کے زمانہ مین بھی مسلم تھی چونکہ ہمکو تیسرا نسخہ نہین مل سکا اسلئے ہم یہ نہین بتا سکتے کہ آیا ان تینون نسخون کا ماخذ ایک ہی تھا یا مختلف۔ لیکن اسقدر قیاس کیا جا سکتا ہے کہ یا تو ممکن ہے کہ پہلوی زبان ہی مین تین نسخے اس قصّے کے ہون اور اونہین سے مختلف اشخاص نے عربی مین ترجمہ کیا ہو یا یہ ہو کہ عربی ترجمہ ہی مین لوگون نے اپنے مذاق کے مطابق تصرف کر لیا ہو۔ اور بعض اور حکایتین داخل کردی ہون۔ محمد ابن بابویہ نے جو قصہ کہ نقل کیا ہے اوسکا دوثلث تو موجودہ قصّے کا خلاصہ معلوم ہوتا ہے اور اوس مین اور اصل مین بہت کم فرق ہے لیکن آخر کا حصّہ بالکل مختلف ہے بہت سی نئی حکائتین درج ہین۔ اور جو ماجرا کہ بادشاہ اور یوذاسف اور راکس اور بہون کے مابین ہوا اوسکا ذکر بھی نہین ہے۔ لیکن یہ ایک عجیب بات ہے کہ جو جدید حکائتین کہ اوسنے لکھی ہین اونکا ماخذ بھی بودہ ہی معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ایک حکایت جس مین دخمہ (یعنی پارسیون کے مدفن) کا ذکر ہے وہ ایرانی نژاد ہے۔ اگر کاش اس کتاب کا تیسرا حصّہ بھی موجود ہوتا تو ہم معلوم کر سکتے کہ اس کا آخری حصّہ کہین اوس سے تو ماخوذ نہین ہے اس خلاصہ کا اردو ترجمہ ڈاکٹر مرزا صفدر علیصاحب نے حال ہی مین نہایت عمدگی سے کیا ہے اور اسی خلاصہ کو ایک شخص الہام حسین نامی متوطن مضافات لکھنو نے فارسی

مین نظم کر کے حال مین چھپوایا ہے - عربی علم ادب پر اس کتاب کا
دوسری طرح پر بھی بہت اثر پڑا ہے - شیخ شہاب الدین سہروردی نے اپنی مشہور
کتاب عوارف المعارف مین نصیحت کے موثر اور غیر موثر ہونیکی اور ابن عبدربہ اندلسی نے
اپنی کتاب عقد الفرید مین دنیا اور اوسپر مفتون ہونے والون کی وہی مثال
دی ہے جو اس کتاب مین درج ہے اور متصوفین کے دوسری کتابون مین
بھی اسکی عمدہ تعلیم کے اثر نمایان ہین - نہین معلوم ابتدا مین اس کتاب کا ترجمہ
کیسی ساعت سعید مین ہوا تھا کہ اسقدر مقبول ہوئی کہ مشرق مین اوس کا ترجمہ
فارسی - حبشی - جارجین - آرمنی - اور عبرانی زبانون مین ہوا اور اوس کی شہرت
ایسی عالمگیر ہوئی کہ سنہ ۱۷۱۲ء مین جزائر فلیپان مین زبان تگالا مین بھی ترجمہ ہوا -
لیکن مغرب مین اوسکی قدردانی مشرق سے بھی زیادہ ہوئی اور ابھی تک
اوس مین کمی نہین ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب ترجمہ ہونے کے ساتھ
ہی اس قدر مقبول ہوئی کہ یوحنا دمشقی نے جو ابوجعفر المنصور کا طبیب تھا اوسکا
ترجمہ زبان یونانی مین کیا - لیکن چونکہ وہ ایک متعصب عیسائی اور اپنے مذہب
کا اسقدر پابند تھا کہ آخر عمر مین رہبان ہو گیا - اسلیے اوسنے ترجمہ پر عیسائیت
کا روغن چڑھا دیا اور بوذاسف اور بلوہر کو اولیاء عیسائی بنا دیا - تعجب ہے کہ
شمس العلما مولوی سید علی صاحب بلگرامی نے اپنے مضمون کلیلہ و دمنہ مین
وہی غلطی کی ہے جو اہل یورپ نے بیس برس پیشتر کی تھی - یعنی اس قصہ کو یوحنا

کی تصنیف قرار دیا ہے - پروفیسر گہن نے یہ قیاس ظاہر کیا ہے کہ یونانی ترجمہ
عربی سے نہین ہوا بلکہ پہلوی سے عربی کے ساتھ ہوا ہم نہین سمجھہ سکتے کہ اس
قیاس کی کیا بنیاد ہے لیکن اصل عربی کو یونانی کے ساتھہ ملانے سے معلوم ہوتا
ہے کہ دونون ایک دوسرے سے بہت کچھہ ملتی ہوئی ہین صرف اون مقامات
مین اختلاف پایا جاتا ہے جہان یوحنا نے اوسپر عیسائیت کا روغن چڑہایا ہے
اگرچہ یوحنا کا عربی جاننا تو مسلم ہے لیکن یہ امر پایۂ ثبوت کو نہین پہونچا ہے کہ وہ
زبان پہلوی بھی جانتا تھا اور نہ ایک شامی عیسائی کا جو ایران گیا بھی نہ تھا
پہلوی جاننا قرین قیاس ہے - اس مین بھی کوئی شک نہین ہے کہ عربی ترجمہ
یونانی سے نہین ہوا کیونکہ یونانی مین متعصب مترجم نے اپنے منصب کے
خلاف اوس نامہ کو بھی درج کردیا ہے جو عیسائی حکیم ارسٹائیڈیز نے رومی شہنشاہ
ہیڈرین کو ۱۲۵ءمین مذہب عیسوی کے اثبات مین لکھا تھا لیکن اس نامہ کا
پتہ بھی عربی ترجمہ مین نہین ہے پس اسمین کوئی شبہ نہین ہے کہ یوحنا نے عربی
ترجمہ کو اپنا ماخذ بنایا تھا - خاص یورپ مین اس قصّہ کا علم پہلی دفعہ سائیمون
میٹافراسٹ کی کتاب تذکرۃ الاولیاء کے ذریعہ سے ہوا جس مین اوس نے پورے
قصّہ کو زبان یونانی مین لکھا سائیمون ۱۱۵۰ءمین گذرا ہے اور اوس نے یہ کتاب
ایسے دلچسپ پیرایہ مین لکھی تھی کہ مقبول خاص و عام ہوئی اور ابھی تک اوس کی
تصنیفات کے انتخاب مین یہ قصّہ بغرض ہدایت عام شایع کیا جاتا ہے تیرہوین

صدی عیسوی مین ونسنٹ نے جو شہر بودے کا رہنے والا تھا اس قصہ کو اپنی کتاب اسپکیولم ہسٹوریال مین داخل کیا اور جیکوبس ڈی ڈورین نے کسیقدر اختصار کے ساتھ اپنی کتاب گولڈن لیجنڈ (حدیث زرین) مین اس کا اعادہ کیا اور انھین مصنفین کی کوششون کا یہ نتیجہ ہوا کہ بوذاسف و بلوہر کے نام سینٹ جوزافٹ۔ اور سنٹ بارلم کے لقب سے کلیسا یونانی و رومی کے اولیار کی فہرستون مین داخل ہوئے۔ پھر تو چند ہی روز مین ایسی شہرت ہوئی کہ اس قصہ سے بہت سی مثنویان اور مذہبی ناٹک لکھے گئے عیسائی واعظ ان چھوٹے چھوٹے دلچسپ اخلاقی قصون سے جو اوس مین جابجا مندرج ہین اپنی پند و نصائح کو موثر بنانے لگے اور اون سب باتون کا یہ اثر ہوا کہ سینٹ جوزافٹ و سینٹ بارلم اسقدر مقبول ہو گئے کہ اونکے نام سے گرجا بنائے گئے چنانچہ پالرمو واقع اٹلی مین ایک گرجا سینٹ جوزافٹ کے نام سے آج تک موجود ہے۔ ساکیامنی کی یہ سب سے نمایان فتح ہے کہ اوسنے عیسائیت کو اپنے اعلیٰ اخلاقی قوت سے ایسے وقت مسخر کیا جبکہ یورپ جہل و تعصب کی تاریکی مین پھنسا ہوا تھا۔ یورپ کی کوئی زبان باقی نرہی جس مین اس کا ترجمہ نہوا ہو یہان تک کہ بوہمیا اور پولینڈ اور آئس لینڈ کی زبانون مین بھی ترجمہ ہوا بلکہ آئس لینڈ کی زبان مین تو ایک ناروے کے بادشاہ نے ۱۲۰۴ء مین خود ترجمہ کیا۔ دوسری طرح پر بھی اس کتاب کے مضامین کا اثر یورپ کے لٹریچر پر بہت پڑا ہے اٹلی کے مشہور فسانہ نگار

بوکاچیو اور انگلستان کے شاعر گادر اور وحید الدہر شیکسپیر اور مولف جیسٹا روما نارم نے اپنے تصنیفات مین ان قصّون سے بہت مدد لی ہے۔

اب اگر خود قصّے پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اوس مین کوئی مافوق العادت بات جو انسان کو بالطبع مرغوب ہی نہین ہے بلکہ مصنف نے ساکیامنی کے ابتدائی حالات اور مذہب بودہ کے اخلاقی نصایح کو سیدھے سادے طور پر بیان کر دیا ہے اور اوس کا خلاصہ یہ ہے۔

ہندوستان مین ایک عظیم الشان بادشاہ تھا جسکا نام جنیسر تھا اور جو ہوا و ہوس نفسانی مین مبتلا اور حقانیت و رہبانیت سے سخت متنفر تھا جاہ و مال کی کثرت مگر اولاد کی کمی تھی۔لیکن آخر عمر مین ایک خوش جمال لڑکا پیدا ہوا جسکا نام یوذاسف رکھا گیا اور نجومیون نے طالع دیکھکر بیان کیا کہ یہ لڑکا عابدون اور اہل دین کا پیشوا ہوگا۔بادشاہ کو نجومیون کی پیشین گوئی سے بہت وحشت ہوئی اور ایک شہر خالی کرا کے وہان لڑکے کو قابل اعتماد دائیون اور کھلائیون اور خدمتگارون کی نگرانی مین رکھا اور سبکو تنبیہ کی کہ کبھی آخرت و غم و فنا و زوال کا ذکر بھولے سے بھی زبان پر نہ آنے پائے اور اسکے بعد اپنی طبیعت کے اقتضا اور مقصد کی تکمیل کی غرض سے عابدون و زاہدون پر اسقدر ظلم ڈہایا کہ اکثر یا تو قتل ہوئے یا خود جلا وطن ہو گئے۔ لڑکا جب بڑا ہوا تو سوائے آداب شاہی کے اور کچھ اوسکو نہین سکھلایا گیا مگر عقل اوس کی ایسی کامل اور ذہن نقاد

تھا کہ وہ اپنی حالت کو سمجھ گیا اور ایک خدمتگار کو دہمکا کر ساری کیفیت دریافت کر لی اور باپ سے بہت اصرار کے ساتھ آزادی حاصل کی اور بہت تزک و احتشام سے شہر مین سوار ہو کر نکلا۔ اگرچہ بادشاہ نے سخت اہتمام کیا تھا کہ کوئی امر کراہت و ناخوشی کا راہ بھر مین رہنے نہ پاوے مگر قضاء و قدر نے اوسکو دو فقیرون سے دوچار کر دیا جن مین سے ایک ورم مین سوجا ہوا تھا اور رنگ اوس کا زرد ہو رہا تھا اور دوسرا اندہا تھا جسکو ایک شخص ہاتھ پکڑے ہوئے لئے جا رہا تھا۔ بوذاسف نے پوچھا کوئی ایسا شخص بھی ہے جو ان بلاؤن مین مبتلا ہونے کی صلاحیت نرکھتا ہو۔ سب نے کہا کہ نہین۔ اس سے اوسکے دل پر بہت اثر ہوا اور چند روز کے بعد جب پھر سواری نکلی تو ایک معمر شخص نظر آیا جو ضعف پیری سے قبر مین پاؤن لٹکائے ہوئے تہا۔ دریافت کیا کہ کیا سبھی کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔ جواب ملا کہ ہان۔ اوسکے بعد پوچھا۔ کتنے دنون مین سب نے کہا۔ کوئی سو برس مین۔ پھر کہا۔ اسکے بعد کیا ہوتا ہے۔ جواب ملا۔ موت۔ کیا آدمی جتنی عمر چاہتا ہے اوس قدر ممکن ہے۔ سب نے کہا۔ نہین یہ دولت تو اوسکے دل پر ایسے لگے کہ اوسنے اپنی اصلی فطرت پر غور کیا۔ دنیا اوس کی نظر مین ہیچ ہو گئی اور اپنے رازدار خدمتگار سے درخواست کی کہ کسی اہل اللہ کو لائے۔ عابد و زاہد جو باقی رہے تھے وہ پہلے ہی بادشاہ کے ظلم سے جلاوطن ہو گئے تھے مگر ایک شخص بلوہر نامی بوذاسف کے عقل و علم و کمال

و فکر و تدبیر کی شہرت سنکر لنکا سے سوداگر کے بھیس مین چلا اور اوس خدمتگار
کے ذریعے سے بوذاسف سے ملا۔ یہ شخص عابد و زاہد ہونے کے علاوہ بڑا
عقیل تھا۔ اوسنے شہزادہ کو دیکھتے ہی اوس کی سمجھہ کا اندازہ کر لیا اور حکایات
و امثال کے ذریعہ سے اوس کی تعلیم شروع کی۔ سب سے پہلے تو اوسنے علم کی
عظمت اور جہل کی خرابی کو ثابت کیا اور بتایا کہ نصیحت کا اثر دل پر کس طرح
ہونا چاہیئے۔ اوسکے بعد۔ یکے بعد دیگرے مثالون کے ذریعہ سے اوس نے
دنیا کی فریب دہی اور اہل دنیا کے فریب کھانے اور اونکی خود فراموشی اور
ترک دنیا اور خوبی آخرت کی عمدگی اور بدی کی خرابی کو شہزادہ کے دلنشین کیا
اور راہ حق کو مختلف پیرایون سے بتایا اور حق و باطل مین تمیز کرائی اور منصب
پیغمبری کے فضائل اور بت پرستی کے گمراہی کو ظاہر کیا غرض کہ اوسنے چند ہی
روز مین شاہزادہ کو دنیا و جاہ و حشم دنیا سے متنفر کر کے ترک دنیا اور خلائق
کو راہ راست پر لانیکی ہدایت کرنے پر آمادہ کر دیا۔

اسی اثنا مین بادشاہ کو بلوہر کی طرف سے شبہ ہو گیا اسلیئے بلوہر چلا گیا۔ اور
بادشاہ ایک جادوگر راکس نامی کو اپنے ساتھ لیکر بلوہر کی تلاش مین جنگل
کی طرف گیا بلوہر تو نہ ملا۔ مگر زاہدون کا ایک گروہ ملا جنکو اوسنے سخت اذیت
سے قتل کرایا اور پھر بوذاسف سے ملکر اوسکو اپنے آبا و اجداد کے قصّہ سنا کر
جو بودہ کے بہت بڑے پیرو تھے اپنا ہم رائے بنانا چاہا۔ مگر اوسنے اولٹا

قائل کر دیا۔ اسکے بعد بادشاہ اور شاہزادہ مین سب لوگون کے سامنے مباحثہ ہوا اور راکس باہر کی شکل مین شاہزادہ کی مدد کے لئے آیا۔ مگر شاہزادہ پر پہلے ہی تمام راز افشار ہو چکا تھا۔ اسلیئے راکس کو بھی سوائے اوس کی اطاعت کے کچھہ چارہ نہوا۔ اور بالآخر اوسپر ایمان لے آیا۔ پھر راجہ نے ایک جوگی پہون نامی کی صلاح سے چار ہزار عورتین شاہزادہ کے محل مین داخل کین۔ اور اوسکی تمام خدمتین اونھین کے سپرد کین۔ عورتین عجب نازو انداز سے اوسکو اپنی طرف مائل کرنے لگین۔ ایک عرصہ تک تو بوذاسف پر کسیکا جادو نہ چل سکا۔ لیکن بالآخر ایک راجہ کی لڑکی کے زاہد فریب کرشمون نے اوسے اپنی طرف مائل کر لیا یھانتک کہ ہمبستری کی نوبت پہونچی اور اوسکے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام سائل رکھا گیا۔ لیکن بوذاسف بہت ہی جلد اوسکے دام سے نکل گیا۔ اوسنے عالم رویا مین بہشت کی سیر کی اور پھر دنیا کا عیش و آرام اوسکی نظر مین ہیچ ہو گیا اسکے بعد بوذاسف سے اوریھون سے مباحثہ ہوا اور یھون نے اوس کی ہدایت سے راہ راست اختیار کی پھر نیکی کے فرشتہ نے آکر اوسکو بشارت دی اور وہ چندروز بعد اوسکی رہبری سے اوٹھہ کھڑا ہوا اور تزک و احتشام شاہی کو خیرباد کہکر جنگل کی راہ لی اور جنگل کی طرف بڑھنا شروع کیا اور چلتے چلتے ایک ایسے مقام پر پھونچا جہان ایک شفاف چشمہ کے کنارہ پر ایک سرسبز شاداب اور پھولا پھلا درخت دیکھا

جسکا میوہ نہایت لذیذ اور جس کی شاخون پر بیشمار پرند بیٹھے ہوئے تھے
اس درخت کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور سمجھا کہ درخت بجاے خوشخبری ہدایت
کے ہے جو مجھے پہونچی ہے اور پانی کا چشمہ بجاے علم وحکمت کے ہے
اور پرند بجاے اون کثیر التعداد لوگون کے ہین جو مجھہ سے ہدایت پائینگے
اوسکے بعد چار فرشتے اوسے نظر آئے اور اونھون نے اوسکو کیے بعد دیگرے
ایسی تعلیم دی کہ اوسپر نشاء اولی یعنی عالم ارواح اور نشاء وسطی یعنی عالم اجسام
اور نشاء اخری یعنی قیامت کا راز پوری طرح پر کھل گیا اور ان چارون فرشتون
مین سے ایک شخص ہمیشہ اوسکے ساتھہ رہا اور پھر لوگون کو ہدایت کرتا ہوا اپنے
باپ کے ملک مین آیا اور اوسکو اور اوس کی رعایا کو راہ راست پر لایا اور وہان
سے دوسرے بہت سے شہرون مین گیا اور آخر کار کشمیر مین پھونچکر لوگون کو ہدایت
کی۔ اور اپنے مرید ابابیل کو اپنا قایم مقام کر کے رہگراے عالم بقا ہوا۔ یہہ ایک
نہایت ہی عجیب وغریب بات ہے کہ ملک کشمیر مین ابھی تک ایک نہایت پرانا مزار
موجود ہے جو بوذاسف نبی کا مزار کہلاتا ہے[۱]۔ اس سے دو باتین مستنبط ہوتی ہین
ایک تو معلوم ہوتا ہے کہ اس قصہ کی کچھہ اصلیت ہے اور بوذاسف (بودہ ست)
جیسا کہ اوس کے نام سے ظاہر ہے مذہب بودہ کا مجدد تھا دوسری صدی عیسوی
کے قریب مذہب بودہ کا تسلط کشمیر پر بھی ہوگیا تھا۔

[۱] ست بچن موءلفہ میرزا غلام احمد قادیانی

چند روز بعد ہندوستان مین ایک جابر بادشاہ ابینر نامی ہوا جسکو عیسائیون سے سخت نفرت تھی اور اوسنے تمام رہبانون کو اپنے ملک سے نکالدیا۔ اتنے تغیر کے بعد قصہ اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے صرف اتنا فرق ہے کہ شاہزادہ کا نام بجاے یوذاسف کے جوزافٹ ہے اور بلوہر کا بارلام ہے اور بارلام بجاے لنکا کے مقام سنارٹیس واقع مصر سے چلا ہے اور شہزادہ کو دین مسیحی کی تعلیم دیتا اور رہبانیت کی طرف مائل کرتا ہے اور دلچسپی بڑہانے کے لئے آخر مین اسقدر اضافہ کردیا ہے کہ اتفاق سے بادشاہ نے ایک جادوگر تہیوڈالیس نامی کو متعین کیا جسنے اپنے منتر کے زور سے شہزادہ کے پاس بجاے خدمتگارون کے زہرہ جبین عورتین جو عجب عشوہ و ناز سے اپنی طرف مائل کرتی تہین موجود کردین مگر جب اونکے زاہد فریب کرشمون اور توبہ شکن غمزون کا بھی شاہزادہ کے دلپر کچھہ اثر نہوا تو بادشاہ نے اوسکو بھی کاروبار سلطنت مین شریک کرلیا۔ اور چند روز کے بعد شہزادہ کی صحبت سے خود بھی دین حق قبول کیا اور اوسکے چند سال بعد راہی ملک بقا ہوا۔ جوزافٹ نے ایک دوست براکیس نامی کو سلطنت دیکر جنگل کی راہ لی۔ اور دو برس کی تلاش و جستجو اور سیکڑون بہوتون اور دیوون کی مکر و فریب پر غالب آنے کے بعد بارلام سے ملاقی ہوا مگر وہ چند روز بعد مر گیا جسکے بعد جوزافٹ مدتون تک رہبان کی حیثیت سے زندگی بسر کرکے راہی ملک بقا ہوا۔ اس کے بعد بادشاہ براکیس جنگل مین آکر ان دونون

اولیاء کے نعشون کو بنگالہ لیگیا جھان اون سے بہت سی کرامتین ظہور مین آئین

عیسائیت کا جو روغن کہ یونانی مترجم نے اس قصّہ پر چڑہایا ہے اوس کے ملاحظہ

سے معلوم ہوتا ہے کہ یورپ مین اوس زمانہ مین جہل ونادانی کا کیسا زور وشور تھا کہ

کوئی مذہبی کتاب بھی خواہ اوس مین کیسی ہی اخلاقی مضامین درج ہون اوسوقت تک

مقبول نہو سکتی تھی جب تک کہ اوس مین مافوق العادت اور خلاف عقل

امور کو درج کر کے رنگ آمیزی نکی گئی ہو۔ لیکن برخلاف اسکے ہندی مصنّف

نے جو صدی عیسوی سے پیشتر گذرا ہے اپنے سامعین کے تربیت پذیر دلونکو

مخاطب کرنے کے لئے کسی ایسی چیز کی بہت ہی کم ضرورت سمجھی اور نہ مسلمانون

نے عیسائیون کی طرح قصّہ کو بد دیانتی سے اپنے خیالات کے مطابق بنانیکی

کوشش کی۔ یہ امر کسیقدر تعجب خیز ہے کہ اس بودھ قصہ نے کیسی

آسانی سے عیسائیت کا قالب قبول کر لیا لیکن اوس کی اصل وجہ یہ ہے۔ کہ

عیسائیت مین بھی مذہب بودہ کی طرح روحانیت پر زور دیا گیا ہے اور رہبانیت

کو روحانی ترقی کا زینہ قرار دیا گیا ہے بلکہ فرقہ کیتھولک کے رہبانون کے

عقاید اور طرز عبادت اور لباس فرقہ بودہ کے رہبانون سے اسقدر ملتا ہوا

ہے کہ بعض محققین کا تو یہ خیال ہے کہ دراصل طریقہ رہبانیت عیسائیت مین

مذہب بودہ ہی سے آیا ہے۔

ہم سمجھتے ہین کہ ہم نے کافی صراحت سے بیان کر دیا ہے کہ قصہ کی اصل ہیئت

کیا تھی اور متعصب عیسائیون کے ہاتھ مین جاکر کیا ہوئی اور اب ہم تھوڑی دیر
کے لئے یہ دیکھنا چاہتے ہین کہ اس سیدھے سادے قصّہ مین کونسی ایسی بات
ہے کہ جسکی بدولت اوسکا ایسا عمیق اثر مغرب و مشرق کے اخلاق پر پڑا ہے
اگر فطرت انسانی کو غور سے دیکھا جاے تو معلوم ہوگا کہ ہر شخص کے دل مین
ایک پر زور و خود فراموش مگر بظاہر غیر محسوس و ناقابل فہم کشش نامعلوم
کیطرف ہوتی ہے اور اوسکی جستجو کو ہم اپنی ناقص فطرت کے کمال کے لیے ضروری
سمجھتے ہین۔ اسیوجہ سے ہماری بہترین جذبات وہی ہوتے ہین جنکو محسوسات
فی الخارج سے کوئی تعلق نہین ہوتا اور اسی لحاظ سے ہر مذہب نے آخرت و فنا
و زوال پر زور دیا اور ترقی روحانی کو نجات ابدی کے حصول کے لئے لازم سمجھا
ہے بوزاسف و بلوہر کے مصنف نے جو فطرت انسانی کا بہت بڑا مبصر تھا
اسی قسم کے امور کو اپنا رہبر طریق بنایا ہے اور نہایت عمدگی سے بتایا ہے کہ دنیا
ویرانۂ آباد نما ہے اور اگر کچھ کارآمد ہے تو صرف اسی لحاظ سے ہے کہ اوسکو نجات
اُخروی کے حصول کا ذریعہ بنا سکتے ہین۔ اور یہ کہ آلام و افکار دنیاوی کے پنجہ
سے نکلکر حیات ابدی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ اسیوجہ سے اس کتاب کا فقرہ
فقرہ ہر شخص کے دلپر خواہ اوس کا کچھ ہی مذہب ہو نشتر کا کام کرتا ہے اور مقناطیس
کی طرح اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اسکے علاوہ اوس کی نظر اسقدر عمیق ہے کہ جو بات
لکھتا ہے وہ فطرت انسانی کے اسقدر مطابق ہوتی ہے اور ایسے انداز سے

لکھتا ہے کہ اوس کا اثر براہ راست دلپر پڑتا ہے۔ ایشیا مین خدا کے بعد بادشاہ
کا درجہ سمجھا جاتا ہے اسلئے بیدار مغز مصنف نے اپنے کلام کو پر اثر بنانے کے
لئے جو حکایت بیان کی ہے وہ عموماً کسی نہ کسی بادشاہ سے منسوب ہے اور بلوہر کے
منہ سے بادشاہون کا ذکر اسوجہ سے اور بھی اچھا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک شہزادہ
کو تعلیم دے رہا ہے لیکن مصنف کا اصل کمال یہ ہے کہ وہ معمولی روزمرہ کی باتون
سے ایسا نتیجہ نکال دیتا ہے جو صدہا برس کے تجربہ کا ثمرہ معلوم ہوتا ہے اور دلپر
نشتر کا کام کر جاتا ہے۔ جس اصول کو ہاتھ مین لیتا ہے اوسکے متعلق ایسی مثال
دیتا ہے کہ دل مین اوتر جاتی ہے چنانچہ دنیا اور اہل دنیا کے فریب کھانیکو مست
ہاتھی اور ایک شخص کی مثال سے جو اوسکے خوف سے کوئین مین جا پڑا کیا اچھی
طرح ذہن نشین کیا ہے۔

اسی طرح ترک دنیا کے نتائج کو کیسی خوبی سے امیرزادہ کی فقیر کی بیٹی سے
شادی کرنیکی مثال سے دل مین اوتار دیا ہے۔

یہہ تو صرف چند حکایتین ہین جن کا ہمنے حوالہ دیا ہے لیکن حقیقت مین تمام
حکایتین ایسی ہی چبھتی ہوئی ہین اور ان مین سے بعض کو منتخب کرنا اور بعض کو
چھوڑ دینا ممکن نہین ہے نصیحت کی کیا اچھی مثال دی ہے۔ کہ
کسان بونے کے لئے اچھے اچھے بیج نکالتا ہے اور جب ایک مٹھی بھر کر
پھینکتا ہے تو کچھہ دانے رستہ کے کنارہ پر گر جاتے ہین اور تھوڑی دیر مین چڑیان

جھک جاتی ہین اور کچھ پتھرون پر گرتے ہین اور اگر کسی پر ذراسی مٹی بھی جمی
ہوئی ہے تو پہوٹتے ہین اور سبزہ لہلہاتا ہے مگر جب پتھر پراون کی جڑ پہونچتی
ہے تو جل کر سوکھ جاتے ہین اور کچھ دانے زمین پُرخار پر جا پڑتے ہین اور
جب وہ اوگتے ہین اور بالین نکلتی ہین اور پہلنے پہولنے کا زمانہ قریب آتا ہے
تو کانٹون مین لپٹ کر ضایع و بیکار ہو جاتے ہین اور جو دانے ایسی زمین پر گرتے
ہین جو تھوڑی سے ہے مگر صاف ہے تو وہ خوب پھلتے پہولتے ہین - اے شہزادہ
کسان تو مثل ناصح کے ہے اور دانی نصیحتین ہین - لیکن وہ دانے جو رستہ
کے کنارہ پر گرے اور چڑیان چگ گئین وہ اون نصیحتونکے مانند ہین - جو
کان تک پہونچین اور دلپر موثر نہ ہوئین اور جو دانے پتھر پر گرے اور کچھ جمے
اور پہر اوس کی سختی نے اونھین جلادیا وہ مثل اون نصیحتون کے ہین کہ کوئی شخص
سُنے اور دل لگا کر سُنے اور سمجھے لیکن اونکو اپنے ذہن مین محفوظ رکھے اور جو دانے
اوگے اور کانٹون نے اونھین بیکار کردیا اون کی مثال اون نصیحتون کی ہے
کہ سُننے والا سُنے اور سمجھے اور گرہ مین باندہے مگر جب عمل کرنے کا موقع
آئے تو خواہشہاے نفسانی قدم آگے نہ بڑہنے دین اور اونکے عدم و وجود کو
برابر کردین - اور وہ دانے جو پہلے اور پہولے وہ ایسی نصیحتین ہین جنھین کان
سنین اور عقل سمجھے اور حافظہ محفوظ رکھے اور عزم و ہمت اونہین عمل مین لائے
اور یہ بات جب ممکن ہوتی ہے کہ بری خصلتون اور خواہشون کی جڑ دل سے

اوکھاڑ ڈالی ہو اور نفس کو برائیون سے پاک وصاف کرلیا ہو ۔

اگرچہ اس کتاب کا اصل الاصول ترک دنیا ہے لیکن جو پند ونصایح کہ مندرج ہین وہ ایسے وسیع دنیاوی تجربہ پر مبنی معلوم ہوتے ہین کہ دنیاوی کامیابی کیلیئے بھی ازبس مفید ہین چنانچہ ایک موقع پر لکھا ہے کہ

جو باتین کہ صاحب عقل کو لازم ہین اون مین سے یہ بھی ہے کہ جو امور اوسے پیش آئین اون مین غور وفکر کے بعد جس بات کو حق وصواب کے موافق پاوے اوسپر عمل کرے ۔ اور جس مین دہوکہ دیکھے اوسکو ترک کرے اور اپنے آپ کو اوس سے روکے اور چاہیئے کہ اپنے آپ کو اور اپنے علم و فہم و راے کو حقیر سمجھتا رہے تاکہ غرور وخود بینی اوسپر غالب نہو جاے ۔

یہ تحقیق ہے کہ حق تعالی نے اہل عقل کی مدح فرمائی ہے اور جاہل وخود بین کی مذمت کی ہے اور بعنایت آلہی عقل سے ہر چیز کو دریافت کرسکتے ہین اور ناواقفیت سے لوگ تباہ ہوجاتے ہین ۔

اور ایک موقع پر لکھتا ہے کہ

سب سے بڑھ کر عادل وہ ہے جو لوگون کے ساتھ اکثر اپنے نفس کو ملزم قرار دے اور سب سے بڑھ کر ظالم وجابر وہ ہے جو اپنے ظلم ونا انصافی کو عدل سمجھے اور اہل عدل کے عدل کو ظلم وجور شمار کرے اور سب سے بڑھ کر عاقل وہ ہے جو اپنا سامان آخرت درست کر رکھے ۔ اور سب سے بڑھ کر نادان وہ ہے جو ہمہ تن

دنیا ہی مین مصروف ہوجاے اور گناہ و معصیت سے کام رکھے اور سب سے
بڑھکر خوش نصیب وہ ہے جسکے اعمال کا انجام بخیر ہو۔ اور سب سے بڑھکر بدنصیب وہ
ہے کہ اوسکے اعمال کا نتیجہ ایسا ہو کہ غضب پروردگار کا باعث ہو۔
اس کے بعد حکیم نے کہا کہ جو شخص لوگونکے ساتھہ ایسا سلوک کرے اور اُنکو
اسطرح سے بدلہ دے کہ اگر اوسکے ساتھہ ویسا ہی سلوک کرین اور اوسکو ویسا ہی
بدلہ دین تو اوسکی تباہی و بربادی کا باعث ہو تو اوسنے اپنے خدا کو غضبناک
کیا اور اوس کی مرضی کے خلاف کار بند ہوا۔ اور جو شخص لوگون سے اسطرح
پیش آے کہ اگر اوس سے اوسی طرح کوئی پیش آے تو اوسکی بہتری کا باعث ہو تو
وہ شخص اپنے خدا کا فرمان بردار ہے اور خوشنودی الٰہی کے حصول کی اوسنے
توفیق پائی ہے اور غضب خدا سے محفوظ ہے۔ اسکے بعد کہنے لگا کہ کوئی اچھی اور
نیک بات اگر بُرے لوگون میں بھی دیکھو تو ہرگز اوسکو بُرا نہ سمجھو اور اگر نیک
لوگون مین بھی کوئی بُری بات دیکھو تو اوسکو اچھا نہ خیال کرو۔
یہہ ایسے اعلیٰ اخلاقی اصول ہین کہ دنیا و عقبیٰ دونون کے لئے مفید ہین
اور خصوصاً جو اصول کہ آپس کے برتاؤ کے متعلق بتایا ہے وہ وہی ہے
جسپر عیسائیت کو اسقدر ناز ہے یعنی یہ کہ اپنے ہمسایہ کے ساتھہ ویسا ہی سلوک
کر جیسا کہ تو اوس سے کرانا چاہتا ہے اور یہی اصول دراصل اسلام کا بھی ہے
گو کہ عیسائی اسکو تسلیم کرنا اپنی مصلحت کے خلاف سمجھتے ہین۔

اسی طرح جذبات بہیمیہ کی ایسی خوبصورتی سے تعریف کی اور اون کی خصوصیات
کو بتایا ہے کہ اگر کوئی شخص سرسری طور پر بھی دیکھ لے تو کبھی نہ بھول سکے۔
پوچھا کہ جس انجام پر کہ آپ نے فرمایا نظر کرنا چاہیئے وہ کیا ہے اور جن دشمنون
سے کہ حذر کرنا چاہیئے وہ کون ہین کہا انجام تو آخرت ہے اور وہ دشمن حرص
اور غصّہ اور حسد اور بوالہوسی اور ریاکاری اور بیہودہ لجاجت ہین۔ پوچھا جن
دشمنون کا آپ نے نام لیا ان مین وہ کونسا ہے جو سب سے زبردست ہے
اور اوس سے بچنا مشکل ترین ہے۔ کہا کہ حرص اور اوس مین خوشحالی نہین
رہتی اور غیظ و غضب کا باعث ہوتا ہے اور کسی سے حسد کرنا خدا کی نسبت
بدگمانی اور عقیدہ مین فساد ہے اور کینہ خواہی انتہا کی لجاجت اور گناہان
کبیرہ کا باعث ہے اور بغض سے عداوت دیرینہ و بیدردی و نامہربانی و شدت
و قہر و غلبہ پیدا ہوتا ہے اور ریاکاری تمام مکاریون سے بدتر ہے اور لجاجت
کرنا بہت ہی جلد آدمی کو مقابلہ کے وقت عاجز اور دلیل کو قطع کر دیتا ہے۔
پوچھا کہ شیطان کی مکاریون مین کونسا مکر لوگون کے تباہ کرنے مین پورا
اترتا ہے اور تاثیر زیادہ رکھتا ہے کہا جو خواہشہاے نفسانی کے سبب سے
لوگون پر نیک و بد اور ثواب و عذاب اور امور ناشایستہ کے انجام کو مشتبہ
اور پوشیدہ کر دے۔ پوچھا کہ حق تعالیٰ نے وہ کون سی قوت انسان کو عنایت
فرمائی ہے جس سے ان سب برے خصائل اور بدفعلیون اور خراب کرنے والی

خواہشون پر غالب ہو سکے کیونکہ وہ قوت عقل اور اوسکے ساتھ علم اور دونون پر عمل کرنا اور اپنی خواہشون سے کے ترک پر نفس کو مجبور کرنا اور شرع مین جو ثواب وارد ہوئے ہین اون کی امید رکھنا اور فنائے دنیا و نزدیکی موت کو بہت یاد کرنا اور ہمیشہ حذر کرتے رہنا کہ دنیا کے امور فانی کی وجہ سے آخرت کے امور باقی کہین فوت ہوجائین اور دنیا کے گذشتہ معاملون کا جو برا انجام ظاہر ہوا ہے اوس سے عبرت پکڑنا اور اپنے آپ کو اہل عقل کی راہ وروش پر اور نفس کو بری باتون سے باز رکھنا اور اچھی عادتون اور اچھے اخلاق کی عادت ڈالنا اور دور و دراز امیدون کو اپنے دل سے دور کرنا اور سختی مین صبر کرنا اور بقدر کفاف رزق پر قانع رہنا اور قضائے آلٰہی پر راضی رہنا اور عذاب آخرت کی شدت کو سوچتے رہنا اور آدمی سے دنیا مین جو چیزین فوت ہوجایا کرتی ہین اون مین اپنی آپ کو تسلی دینا اور جو کام انجام کو پہونچنے والا نہین ہے اوسے ترک کرنا اور امور آخرت مین سے جس امر پر کہ اوسکا انجام ہوتا ہے اوسکو آنکھ کھولکر دیکھنا اور سعادت کے طریق کو گمراہی کی راہ پر مقدم رکھنا اور اس بات کو یقین جاننا کہ عمل خیر و شر کے لئے جزا و سزا ہے اور خدا اور خلق خدا کے حقوق کو پہچاننا اور سب کا خیرخواہ رہنا اور ہوا وہوس کی اطاعت اور خواہشون کے پورا کرنے سے نفس کو بچانا اور ہر کام کو سوچ سمجھکر کرنا۔ اگر کوئی خرابی اوس سے پیدا بھی ہو تو یہ معذور ہے اس سبب سے کہ اسنے غور و تامل کرلیا تھا۔ یہ سب باتین

وہ قوتین اور فوجین ہین جن سے اون دشمنون پر غالب ہو سکتا ہے ۔

یہ وہ نادر اصول ہین جو انسان کو دین و دنیا دونو نکے لئے کارآمد ہین اور اگر کوئی شخص بھی اونپر عمل کرے تو انسان کامل بن سکتا ہے ۔ حقیقت مین کتاب پندو نصائح اور کارآمد اصولون کا عجب ذخیرہ ہے اور اس قابل ہے کہ بادشاہون کے مشیر وزراء کی ندیم امراء کی جلیس شرفاء کی انیس اور غرباء کی ہمدم بنائی جائے اور امیر غریب بڈہے جوان بچے سب کے حق مین یکسان مفید ہے اور ہر شخص کو لازم ہے کہ اسکو دیکھے پڑہے سوچے سمجھے حافظہ مین جگہ دے اور اوسکے مضامین کو اپنا ہادی و رہبر طریق بنائے کیونکہ اوس مین کوئی ایسی بات درج نہین ہے جو کسی مذہب کے خلاف ہو بلکہ جو اصول اوس مین بتائے گئے ہین وہ یکسان تمام مذاہب مین پائے جاتے ہین اور یہی وجہ ہے کہ مغرب و مشرق دونون کے اخلاق پر اس چھوٹی سی کتاب کا ایسا عمیق اثر پڑا ہے ۔ پس اس لحاظ سے سب لوگونکو مولوی سید عبد الغنی صاحب کا ممنون ہونا چاہیئے کہ اونھون نے پوری کتاب کا ترجمہ کرکے اوسکے فیض کو عام کیا اور اونکو اس بات کا فخر حاصل ہے کہ اونھون نے ایک ہندی کتاب کو جسنے اہل ہند کی ناقدردانی کی وجہ سے ممالک غیر کو اپنا گھر بنا لیا تھا ۔ پھر وطن مین پھونچایا ۔

ترجمہ کی زبان سلیس اور با محاورہ اور الفاظ مضمون سے لپٹے ہوئے ہین ۔ اور یہی دراصل ترجمہ کی اصلی تعریف ہے ۔ ہمکو پوری امید ہے کہ ملک بھی مولوی عبد الغنی صاحب کی کوششونکی ایسی ہی قدردانی کریگا جسکے وہ مستحق ہین ۔ فقط

خاکسار
محمد عزیز مرزا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہتے ہین کہ ہندوستان کے راجاؤن مین ایک راجہ جبنیسر نام گذرا ہے اوسکا ملک بہت وسیع تہا اور اوسکی فوج نہایت کثیر۔ فتح و نصرت گویا اوسکے حصے مین۔ اور لوگون پر اوسکی ہیبت طاری تہی۔ دنیا پر دلدادہ و فریفتہ اور بہزار جان سے اوسکا والہ و شیفتہ تہا۔ اوسکی ساری عقل و قوت اوسیکے نذر تہی۔ اور اوسکا کل ارادہ و ہمت اوسی مین صرف ہوتی تہی۔ جو شخص معاملات دنیا مین اوسکی مدد کرتا وہ اوسکے خیر خواہون مین شمار کیا جاتا۔ اور جو دین مین اوسکی تائید کرتا اور دنیا سے نفرت دلاتا اوسکو وہ بدخواہ جانتا۔ اور چونکہ عین جوش جوانی مین جبکہ خواہشات نفسانی کا اوسپر غلبہ تہا اوسکو سلطنت ملگئی تہی اور جو کام اوسکے ہاتہہ مین آتا تہا اوسمین اوسکی عقل بہی لڑتی تہی جسپر وہ نازان بہی تہا اسلئے وہ کئی طرح کے نشون مین چور تہا۔ نشہ حکمرانی نشہ جوانی نشہ نخوت نشہ شہوت اور اسپر جب فتوحات اوسکو حاصل ہوئین اور لوگون پر اوسکے

رعب و داب کا سکہ بیٹھا تو ان نشون کی تیزی دو بالا ہو گئی۔ پھر تو اوسنے لوگون پر
ظلم کا ہاتھ دراز کیا۔ اور اونھین ذلیل و خوار سمجھکر دبانے لگا اور جب بہت سے
لوگون نے خود اوسکی اور اوسکی عقل و دانش کی مدح سرائی شروع کی تو اوسکے
دل مین یہ سما گئی کہ دنیا مین اگر علم ہے تو مجکو ہے اور عقل ہے تو میری ہے۔ بس
وہ سر سے پاؤن تک دنیا مین ڈوب گیا۔ دنیا کی جس چیز کی خواہش اوس کے
دل مین پیدا ہوتی تھی اوسکو پورا کئے بغیر نہین رہتا تھا۔ مگر فرزند کے نہ ہونے سے
مغموم تھا۔ اوسکی سب رانیون کے یہان کثرت سے لڑکیان پیدا ہوئی تھین۔ بیٹا
ایک بھی نہ تھا۔ اوسکے عہد حکومت سے پہلے اوسکے ملک مین عابد و زاہد آزادی سے
رہتے تھے۔ مگر اوسکے سر پر دنیا کچھہ ایسی سوار تھی کہ آخرت کا ذکر بھی اوسکو گران گذرتا
تھا اور اپنے زعم مین یہ سمجھتا تھا کہ مبادا کوئی زاہد وہوکھا دیکر کسی شخص کو مجھہ سے
منحرف کرائے یا خود اوس سے دنیا چھوڑوا دے۔ اسلئے شیطان کے فریب اور
سلطنت کے غرور مین آکر دین و مذہب کی عداوت پر کمر بستہ ہو گیا اور اسکو اپنی
رعایا کے حال پر شفقت سمجھنے لگا۔ دینداروںکو نقصان پہونچا کر پراگندہ کر دیا اور بت
پرستون کو مقرب بنا کر اپنے پاس جمع کیا۔ اونکے لئے سونے اور چاندی کے
بت بنوائے اور اونکے ہر فرقہ کو اپنے کام مین دخیل کیا۔ گو انکے آپسمین پھوٹ تھی
اونکے تہوارون مین شریک ہونے لگا اور اونکے بتون کو سجدہ کرنے لگا۔ بت پرست
سرتاج بنگئے۔ اور دیندار خاک مین ملگئے۔ رعایا بھی راجہ کی تقلید مین بہت جلدی
دین کو چھوڑ بیٹھی۔ سب کے سب فرایض و عبادات سے آزاد ہو گئے۔ اور کھانے
پینے ناچ رنگ وغیرہ لذات کے بندے بنگئے۔ دینداروں کے سایہ سے

بہاگ گئے اور اونہین اذیتین دینے لگے۔ ظاہر ہے کہ جب ایسا حال ہو تو صابر اور سچے دینداروں کے سوا اور کون دین پر قایم رہ سکتا ہے مگر راجہ کی بیبیون مین سے ایک رانی نے جو ذاتی خوبیون اور صفائی نیکیون کے زیور سے آراستہ تھی ایک دن خواب دیکھا کہ ایک سفید ہاتھی ہوا مین اڑ رہا ہے وہ ہاتھی اوسکے نزدیک آیا یہان تک کہ اوسکے پیٹ مین ہو گیا۔ مگر اوسکو کچھ نقصان نہین پہونچا۔ جب صبح ہوئی تو اوسنے راجہ سے اس خواب کو بیان کیا۔ راجہ نے خواب کی تعبیر دینے والونکو بلا کر اون سے اوسکی تعبیر پوچھی۔ سبنے بالاتفاق خوشخبری دی کہ مہاراج کے یہان بیٹا پیدا ہونے والا ہے۔

اسی اثنا مین ایک دن راجہ نے اپنی ارکین سلطنت مین سے ایک شخص کا حال دریافت کیا کہ وہ کیا ہوا اور کہان گیا۔ کیونکہ راجہ اوسکی توقیر کرتا تہا اور اوسے دوست رکھتا اور مشکل معاملات مین اوس سے مدد بھی لیتا تہا۔ راجہ کو اوسے سرفراز کرنا اور بعض امور مین اوس سے مشورہ لینا منظور تہا لوگون نے کہا کہ اوسنے دنیا کو چھوڑ دیا۔ اور اہل و عیال اور مال و متاع سے کنارہ کشی کرکے زاہدون مین مل گیا۔ راجہ کو اس خبر سے ملال ہوا۔ غصہ سے ڈھونڈوا کر بلوایا اور زاہدون کا لباس پہنے دیکھکر اوسکو برا بھلا کہا۔ اور کہنے لگا کہ ایک دن وہ تہا کہ تو میرے خاصان مین داخل تہا۔ مین اپنی سلطنت کے سب لوگون سے تجھ پر زیادہ اعتبار کرتا تہا۔ یہ تیری کیا شامت آئی کہ تو اپنے آپ کو رسوا کرکے اور گھربار مال و دولت کو خاک مین ملا کے بدنصیبون اور گمراہون مین جا ملا اور لوگون کو اپنے پر ہنسوایا۔

زاہد نے کہا۔ کہا اے راجہ اگر میرا کوئی حق تجھپر نہین تو تیری عقل کا حق تو تجھپر ہے

کہ غصّہ کو فرو کرکے پہلے میری سن لے۔ پھر جیسا تیرے جی مین آئے ویسا حکم میرے معاملہ کو سمجھکر صادر کر۔ کیونکہ غصہ عقل کا دشمن ہے۔ اور اسی لئے وہ آدمی کو سمجھنے اور سُننے سے باز رکھتا ہے

راجہ۔ نے کہا۔ اچھا جو کچھ تیرے دل مین ہے وہ کہہ گذر۔ کیونکہ مین تیری بات کو ٹالنا نہین چاہتا

زاہد۔ اے راجہ مین تجھسے یہ پوچھتا ہون کہ تو نے مجھپر جو عتاب کیا تو کیا اس سبب سے کہ مین نے اپنی ذات پر ظلم کیا ہے یا اس وجہ سے کہ مجھ سے تیرا کوئی گناہ سرزد ہوا ہے۔

راجہ۔ تو نے اپنی ذات پر جو ظلم کیا ہے وہی میرے نزدیک سب سے بڑا جرم ہے۔ اور اسکی وجہ یہہ ہے کہ اگر مین تیرے معاملہ مین اسکو جائز رکھون تو اپنی کل رعایا کے حق مین کانٹے بوؤن اور اون مین فساد پھیلاؤن۔ کیا میری رعایا مین سے جو شخص اپنے آپکو ہلاک کرنا چاہے مین اوسے ہلاک ہونے دون۔ نہین مین تو اوسکی ہلاکت نفس کو غیر کا ہلاک کرنا سمجھونگا جسکا مین نگہبان و محافظ و حامی ہون۔ اسلیئے مین تیری نفس کی طرف سے تجھپر حاکم بنتا ہون اور اوس کی دادرسائی مین تجھپر عتاب کرتا ہون کہ تو نے کیون میری ایک رعیت کو یعنی اپنے آپ کو ہلاک کیا اور اوسکو نقصان پہونچایا اور کیون اپنے بال بچون کو مصیبت و وبال مین ڈالا۔

زاہد۔ اے راجہ مجھے تیری ذات سے امید ہے کہ جب تک قاضی حکم نہ دیگا تو مجھے ماخوذ نہ کریگا۔ اور گو ان لوگون مین سے کوئی شخص تجھپر قاضی نہین ہے مگر تیرے پاس ایسے قاضی موجود ہین جنکے احکام کو تو مانتا ہے اور مین اون مین

سے بعض سے راضی ہون اور بعض سے ناراض۔

راجہ۔ وہ قاضی کونسے ہین۔

زاہد۔ جن قاضیون سے مین راضی ہون وہ تیرا علم اور تیری عقل ہے۔ اور جن سے مین بیزار ہون وہ تیرا غصّہ تیری نفسانیت اور تیرا جوش ہے۔

راجہ۔ اچھا کھہ جو تیرے دل مین آئے۔ اور اپنا ٹھیک ٹھیک حال بیان کر۔ اور یہ بتا کہ تیری یہہ رائے کب قرار پائی اور تیرے معاون اور تیرے مصاحب و جلیس کون اور کیسے لوگ ہین۔

زاہد۔ جھان تک کہ میری ذات کو دخل ہے وہ یہ ہے کہ مین نے اپنے لڑکپن مین ایک بات سنی تہی جو اوسیوقت میرے دل پر اپنا اثر کر گئی تھی۔ بس اوسیکو ابتدا یا پہلا بیج سمجہنا چاہیئے۔ وہی پہوٹا پہلا اور بڑہا اور نشو و نما پا کر اب ایک تنومند درخت ہو گیا جسکو تو دیکھہ رہا ہے۔ وہ بات یہہ ہے کہ مین نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا تھا کہ جو اصل چیز ہے اوسکو جاہل ہیچ سمجہتا ہے۔ اور جو ہیچ ہے اوسکو اصل چیز جانتا ہے۔ جو شخص ناچیز کو ترک نہین کرتا وہ اصل چیز کو نہین پاتا۔ اور جو شخص کہ اوس چیز کو جو اصل ہے نہین دیکھتا وہ خوشی کے ساتھہ ناچیز کو چھوڑتا ہی نہین اور وہ اصل چیز تو آخرت کا معاملہ ہے اور جو ناچیز ہے وہ دنیا کے معاملات ہین۔ یہ بات تو میرے دل مین اوسی وقت بیٹھہ گئی اور میرے دل مین آ گئی تھی۔ مگر نفسانی خواہشین غالب تہین اونھون نے ایک زمانہ تک مجھے اسبات کے نفع سے روکا۔ مگر پھر خود دنیا ہی اپنے حالات مجھپر ظاہر کر کے اپنے نقصانات اور اپنی برائیان جتانے لگی اور طرہ یہ ہے کہ اسکے ساتھہ مجھے بہی اپنا بنانا چاہتی تہی مگر مین کب

اوسکے قریب ہین آنے والا تہا۔ اور اوسکی جو خبرین صبح وشام میرے پاس پہونچتی تہین اون کی تصدیق بہی اوسی سے ہوتی جاتی تہی چنانچہ یقین جان اے راجہ۔ کہ مجہے دنیا کی زندگی موت معلوم ہونے لگی اور اوسکی صحت ۔ بیماری۔ اوسکی قوت۔ کمزوری۔ اوسکی عزت۔ خواری۔ اوسکی امیری۔ فقیری اوسکی خوشی۔ رنج۔ اور اوسکی سیری۔ گرسنگی۔ اور اے راجہ۔ کیونکر اوسکی زندگی موت نہو۔ دنیا ہین آدمی مرنے ہی کے لئے تو جیتا ہی ہے۔ ہ

یہ اقامت ہمین پیغام سفر دیتی ہے ✻ زندگی موت کے آنیکی خبر دیتی ہے

موت کا تو یقین ہے۔ اور زندگی کا بہروسا نہین۔ اور اوسکی صحت بیماری کیون نہو دنیاوی صحت کا مدار چار و خلطون یعنی خون۔ صفرا۔ سودا۔ بلغم سے ہے ان مین سب سے اعلی اور زندگی کا معین خون ہے۔ لیکن اوس کا یہ حال ہے کہ جب اوس مین زور ہوتا ہے تو ناگہانی موت وبا ورم گلو۔ خارشت وامراض سینہ کا کھٹکا ہر وقت لگا رہتا ہے۔ اور دنیا کی قوت کمزوری کیون نہ سمجہی جائے جبکہ قوت والا اپنی ذات مین اونہین چیزون کو جمع کرتا ہے جو اوسکے لئے مضر اور مہلک ہین۔ اور اوسکی عزت۔ خواری کیون نہ کہی جائے جبکہ آج تک کوئی ایسی عزت ہی نہوئی ہو جسکا مآل ذلت نہ ہوا ہو ہ بلندی کا مآل کار جب دیکہا تو پستی ہی ہے کیونکہ اگر ہم سب سے بڑے عزت والون پر نظر دوڑائین تو وہ اگلے بادشاہ ہین۔ اونکا یہ حال ہے کہ اونکو اور اونکے خلف کو اوسیقدر رسوائی وخواری نصیب ہوئی جسقدر زیادہ اونکی عزت ومنزلت ہوئی تہی اور اسکا تو کچہ پوچہنا نہین کہ عزت چندروزہ ہے اور ذلت دیرپا۔ دنیا کی خدمت کرنیکا حق سب سے بڑھکر اوس

شخص کو حاصل ہے جس کے لیے دنیا ہر طرح کے اسباب مہیا کر چکی ہو۔ اور جسکی مرادین بر لا چکی ہو۔ اور اب اوسکو ہر وقت دنیا سے یہ ڈر لگا ہو کہ کہین اوسکے مال پر دست درازی کرکے اوسے محتاج نہ بنا دے یا اوسکے محبوب کو چھینکر غم مین نہ مبتلا کر دے یا اوسکی قوت واقتدار کے محل کو نہ ڈہا دے یا چپکے چپکے اوسکے جسم مین خلل پیدا کرکے اوسے بیمار۔ بیکار۔ یا مفلوج نہ کر دے یا خود اوسکے جسمانی بنیاد ہی کی طرف دست درازی نہ کرے اور اوسے جڑ سے نہ کھود ڈالے اور اون کل چیزون کے چھوڑنے کی مصیبت مین نہ ڈالدے۔ جنکی حفاظت وہ بخیل بنکر کیا کرتا تھا۔ اور دنیا کی امیری فقیری کیون نہ قرار دیجائے۔ جبکہ حالت یہ ہو کہ اس سے کسی شخص کو جو چیز ملتی ہے وہی دوسری ایسی چیزون کی احتیاج پیدا کر دیتی ہے جو اوسکی اصلاح کے لیے ضروری ہوتی ہین۔ مثلاً جس شخص کو دنیا سواری کے لیے کوئی گھوڑا دیتی ہے تو اوسکے لیے دانے چارے۔ سائس۔ طویلے اور ساز و براق کی ضرورت پیدا کر دیتی ہے اور ان مین سے ہر چیز کے لیے دوسری دوسری چیزون کا محتاج بنا دیتی ہے۔ اور مانا کہ یہ سب حاجتین پوری بھی ہوئین تب بھی اس سے وہی شخص بہتر ہے۔ جسکو کوئی حاجت گھر بار یا مال و متاع کی پیش ہی نہ آئے۔ کیونکہ ایک حاجت سے بے انتہا حاجتین پیش آتی ہین۔ اور اسکی خوشی رنج کیون نہ معلوم ہو جبکہ دنیا کی کیفیت یہ ہو کہ جس شخص کو اس سے کوئی خوشی پہونچتی ہے۔ اوسکو رنج و غم کا امیدوار بنا دیتی ہے۔ یعنی جب کسی چیز سے آدمی کا دل خوش ہوتا ہے تو اوسکے ساتھ ہی یہ اندیشہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ کہین اسی چیز کی بدولت وہ گونہ غم کا سامنا نہو۔ اگر اولاد کے پیدا ہونے سے خوشی حاصل ہوتی ہے تو اوسکی بیماری۔ موت آفت مین پھنسنے اور بلا مین مبتلا ہو جانے کا اسقدر خوف لگا رہتا ہے کہ اوسکے مقابلہ مین وہ خوشی محض ہیچ ہو جاتی ہے اور اگر مال کے ملنے سے کسیکو فرحت ہوتی ہے تو یہ فرحت

اوس کلفت کے پاسنگ کو نہین پہونچتی ہے جو اوس مال کی وجہ سے آدمی کو اوٹھانی پڑتی ہے - پس جب کسی چیز کا چھوڑنا اسقدر شاق اور رنج وغم کا باعث ہو اور اوسکا چھٹ جانا اور جاتا رہنا بھی لابدی ہو تو جن چیزون کو غافلون نے اپنا مایۂ ناز بنا رکھا ہے اونکی نسبت اونہین خبردار کر دینا چاہیئے - کہ یہ چیزین اونکے گلون مین غم و رنج و مصیبت کی پہانسیان ہین - اور اوسکی سیری کا نام گرسنگی کیون نہ رکھنا چاہیئے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ بدن مین ایک آگ بھڑکتی رہتی ہے اگر کوئی چیز اوسکو فرو کرنے والی نہ ملی تو اوس نے جسم ہی کا لقمہ بنایا - اور اگر کچھہ کہانا پینا ملگیا اور جسم کو اوس نے چھوڑ دیا تو اوس آگ کا زور اور بڑہ گیا اور دوسری دفعہ زیادہ شدت کے ساتھہ بھڑکنے کا سامان پیدا ہوا - پس اسکے سوا کچھہ نہین ہے کہ آسودگی بھوکھہ کو بڑہاتی ہے - اے راجہ اس سب کا خلاصہ یہ ہے کہ سب سے بُری چیز دنیا ہی ہے کیونکہ جو چیز یہ دیتی ہے وہ پھر لے لیتی ہے اور اوسکا وبال گردن پر چھوڑ دیتی ہے - اور جو کچھہ پہناتی ہے وہ اوتروا لیتی ہے اور پھر ذلیل و رسوا چھوڑ جاتی ہے اور جسکو بلندی پر چڑہاتی ہے اوسکو پستی مین پہونچاتی ہی ہے مگر اضطراب و بیتابی بھی دیجاتی ہے - اور جس سے عشق کرتی ہے اوسکو فراق کا داغ تو دیتی ہی ہے - مگر بعد کو ندامت کا مزہ بھی چکھاتی ہے - اور جو اسکی اطاعت کرتا ہے اوسکو فریب دیکر خطرون مین بھی ڈالدیتی ہے اور بعد کو کمبختی مین مُبتلا بھی کرتی ہے - یہ اپنے چاہنے والون کو باتون سے دام مین پہنسا کر کنوئین جھکواتی ہے اور اپنی طرف میلان رکھنے والون کو ہادی بنکر گمراہ کرتی ہے - یہ بد رکاب گھوڑا - بیوفا رفیق فاین امین - مہلک راہ پہسلوان سڑک - نشیب کا مکان - سانپون سے بہری ہوئی منزل درندون سے معمور باغ - اور روزن دار جہاز ہے - لوگ اسکی عزت کرتے ہین - مگر یہ کسی کی عزت نہین کرتی - لوگ اسکا برابر ساتھہ دیتے ہین - لیکن یہ کسی کا ساتھہ نہین دیتی - لوگ

اسپیر مرتے ہین مگر یہ کسی سے محبت نہین کرتی - اس سے وفا کرو تو بے وفائی کرے سچائی برتو تو جہوٹہ سے کام لے - ایفاء وعدہ کرو تو خلاف وعدگی کرے - جو اس سے سیدہا ہے اوس سے یہ ٹیڑہی ہے جو اسپر بھروسا کرتا ہے اوسکو یہ اونگلیون پر نچاتی ہے کسیکو خدمت ہی کرتے کرتے خادم بنا دیتی ہے - کسیکو کہانا ہی کہلاتے کہلاتے دوسرے کا لقمہ کر دیتی ہے - کسیکو ہنساتے ہی ہنساتے دوسرے دن کو اوسپر ہنسواتی ہے - کسیکو رولاتے رولاتے خود اوسی پر رونے لگتی ہے - کسی سے مال واسباب بکواتے ہی بکواتے خود اوسیکو بیچ ڈالتی ہے - کسی کے ہاتہون کو اپنے انعام کے لیے پہیلواتے پہیلواتے سوال کے لیے پہیلواتی ہے صبح کو تو تاج شاہی سے سربلند کرتی ہے - اور شام کو خاک مذلت پر بٹہلاتی ہے - آج اگر ہاتہہ کو کنگن و جوشن سے زیب وزینت دیتی ہے تو کل طوق و زنجیر سے ذلت - جس آدمی کو آج تخت شاہی پر بٹہلاتی ہے اوسیکو دوسرے دن زندان مین پہونچاتی ہے - جسکے لیے آج ایوان شاہی مین حریر و دیبا بچہواتی ہے اوسی کو دوسرے دن قبر مین خاک پر سلاتی ہے - جسکے لیے آج ارباب نشاط اور گانے بجانے والون کو جمع کرتی ہے اوسی کے لیے دوسرے دن ارباب تعزیت اور رونے پیٹنے والون کو اکٹھا کرتی ہے - آج تو کسی کے بال بچون کو اوسکی نزدیکی کا گرویدہ بناتی ہے - اور کل اوس سے دور بہاگنے کو لابدی قرار دیتی ہے - آج اوسکی خوشبو سے دماغون کو معطر کرتی اور کل اوسی کے بدبو سے طبیعت کو پراگندہ کرتی ہے - کسی کے دل کو اپنی باتون سے اور ہاتہونکو اپنی نعمتون سے بھر دیتی ہے اور پھر یکبارگی دل اور ہاتہہ دونون کو خالی کر دیتی ہے - جو گیا وہ گیا جو رہا وہ رہا اور جو تباہ ہوا وہ تباہ ہوا - ہر ایک کے بعد اوسکو دوسرا ملجاتا ہے - اور ہر شخص کے بدلے وہ دوسرے سے راضی ہو جاتی ہے - اور ہر زمانے کی جگہہ مین دوسرے زمانے کو قایم کرتی ہے -

اور ہر قوم کا چہوٹا دوسرے قوم کو کملاتی ہے - اچھون کی جگہہ برون کو بٹھاتی شریفون کی جگہہ کمینون کو دیتی اور ہوشیارون کا قایم مقام غافلون کو بناتی ہے - ایک قوم کو کال سے نکالکر رستے سے مین پہونچاتی اور پیادہ سے سوار بناتی اور بہوکہہ سے آسودگی مین اور پیاس سے سیرابی کی حالت مین لاتی ہے اور جب اونکو ان باتون کا عادی بنالیتی ہے تو پھر پلٹا کھاتی ہے گرانی پر صبر کرنیکی عادت تو پہلے ہی چہٹوا چکی تھی اب ارزانی سے بھی اونہین محروم کر دیتی ہے اور اونکو نہ آرام سے زندگی بسر کرنے دیتی ہے نہ تکلیف سے - وہ محتاجی کی حالت سے بھی بڑہکر محتاج اور قحط زدہ سے بھی زیادہ تر مصیبت زدہ اور سختی و بلا کشیدہ سے بھی زیادہ بلا نصیب ہوجاتے ہین -

اے راجہ - اب رہی یہ بات کہ تو مجھپر یہ الزام لگاتا ہے کہ مین نے اپنے اہل و عیال کو ضایع کیا اور اونہین چھوڑ دیا - اوسکا جواب یہ ہے کہ مین نے اپنے اہل و عیال کو نہ ضایع کیا نہ چھوڑا - بلکہ اونکو اپنے آپ سے ملایا اور سب کو چھوڑکر اونہین کا ہوگیا - البتہ یہ ہوا - کہ پہلے مین اونکو جادو کی ہوئی آنکھہ سے دیکہتا تہا اور اپنے پرائے اور دوست و دشمن مین تمیز نہین کرتا تھا - مگر جب میری آنکھہ کا جادو اوتر گیا اور وہ اصلی حالت پر آگئی تو یگانہ و بیگانہ اور دوست و دشمن مین فرق نظر آنے لگا جن لوگون کو مین اہل و عیال - دوست و احباب - اور بہائی سمجھتا تہا وہ خونخوار درندے دکہائی دینے لگے جو صرف یہی چاہتے ہین کہ مجہہ ہی کو کہاجائین یا میری غذا مین شریک ہوجائین - ہان اتنا ہے کہ جسکی جیسی قوت ہے ویسی ہی اوسکی منزلت ہے فکر ہر کس بقدر ہمت اوست - کوئی توانین سے زیادہ کہانے اور بہت سختی سے حملہ کرنے مین شیر کے مانند ہے اور کوئی بیٹہ مار اوچک لیجانے اور جھپکر لے بہاگنے مین گویا بہیڑیا ہے - اور کوئی بہوکنے اور چاپلوسی کرنے مین کتّے کا نمونہ ہے - اور کوئی دبک کر آنے اور چرا لیجانے مین لومڑی کا جواب - یعنی طریقے جداگانہ ہین اور مقصود ایک - اور اے راجہ باوجود اسکے کہ تیری حالت

نہایت عمدہ - اور تیری سلطنت بہت بڑی - اور تیرا کُنبہ بہت وسیع - اور تیرے مصاحب
وشاگرد پیشہ و ملازم بیحساب - اور تیری سپاہ و رعایا کثرت سے ہین - لیکن اگر تو اپنی حالت
کو غور سے دیکھے تو تجھے معلوم ہوجائے کہ تو تن تنہا بے یار و بے مددگار ہے - دنیا والون
مین سے کوئی بھی تیرا ساتھی نہین ہے - اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ تجکو معلوم ہوچکا
ہے کہ عام قومین تیری دشمن ہین اور اس خاص قوم مین جسکی حکومت تجکو حاصل ہے تیرے
بہت سے ایسے دشمن - حاسد - اور اہل کینہ داخل ہین جو تیرے خون کے پیاسے ہین
اور جنکی صحبت تیرے حق مین خونخوار درندون اور زہریلے کیڑون سے بھی زیادہ مضر ہے -
اور جن لوگون کو تجھسے سخت غصہ اور کینہ ہے وہ اطراف و جوانب کی قومین ہین اس لیے
اگر تو اپنے خالص فرمانبردارون اور مددگارون ہی کے بارہ مین غور کرے تو تجھے معلوم ہوجائے
کہ یہ لوگ تیرے معین تنخواہون پر بندے ہوکر کام کرتے ہین - اور ساتھ ہی اسکے اسپر تلے ہوئے
ہین کہ تجھسے تنخواہین بڑہوائین اور کام کی مقدار کو کم کروائین - اور اگر تو رشتہ دارون اور عزیزون
پر غور کی نگاہ ڈالے تو تجھے معلوم ہوجائے کہ تیری ساری محنت و مشقت اور خدمت و ذلت
اونہین کے نفع پہونچانے کے لیئے ہے مگر اونکا یہ حال ہے کہ جو کچھ تیرے پاس ہے
اگر کل کا کل اونکو تقسیم کردے تو بھی اونمین سے ایک متنفس تجھسے راضی نہوگا - اور اگر تو اونہین
کچھ بھی نہ دے تو پھر کوئی تیری بات بھی نہ پوچھے - اور تیرے ساتھ اونکی جو برائیان اور
دشمنیان کُھلی کُھلی ہون اونکا کیا ذکر ہے - کیا اسپر بھی اے راجہ - تو اپنے آپکو اکیلا اور تنہا نہین
سمجھتا جسکا نہ کوئی عزیز ہے نہ دلسوز - نہ دوست - رہا مین - میرے تو اہل و عیال بھی ہین اور
احباب اور اخوان بھی - جو نہ مجکو کھاتے ہین اور نہ میرے سر کھاتے ہین اور نہ مین اونہین کھاتا ہون
مین اونپر عاشق ہون وہ مجھپر شیدا - اور ہمارے عشق کی بنیاد ایسی ہے جسکو کبھی زوال نہین -

اور ہماری دوستی ایسے اتفاق پر مبنی ہے جسکے بعد اختلاف ہی نہین ہے - اس لیے ہمارے آپس کی دوستی کبھی منقطع ہونیوالی نہین ہے اور وہ اور مین ایک دوسرے کے لئے ایسی اجرت پر کام کرتے ہین - جولازوال ہے - اس لیے وہ کام ہمیشہ قایم رہتا ہے اور ہم اوس بھلائی کے طالب رہتے ہین جسمین اسکا خوف ہی نہین ہے کہ ایک دوسرے پر غالب آکر آپس مین تفاخر کریگا - اس لیے ہمارے یہان اپنے مکسوبہ چیز کے بارہ مین نہ باہمی فساد ہے نہ نزاع - نہ حسد - اور ہم اپنے کمائیون کو گھر کی کوٹھریون اور تہ خانون مین چھپاکر نہین رکھتے اور نہ اوس کے لیے جھونٹ بولتے ہین - بلکہ سچ پوچھو تو ہم مال ومتاع سب سے آزاد ہین اور ہمارے آپس مین نفسا نفسی نہین ہے پس ایسے لوگ میرے عزیز وقریب ہین جنکے ساتھہ سب سے قطع تعلق کرکے رشتہ محبت مین نے جوڑا ہے اور جنہین مین اپنا دوست ویگانہ سمجھتا تھا وہ میرے دشمن نکلے - پس اونسے مین نے کنارہ کرکے اپنے آپ کو اونکے ہاتھون سے بچالیا -

اور دنیا کا جسکی نسبت مین تجھسے کہہ آیا ہون کہ محض ناچیز کا نام ہے یہی حسب ونسب اور یہی کام اور کرتوت ہین - جب مین نے اوسکو پہچان لیا تو اوس سے کنارہ کیا - اور جب مین نے اوسکو آزمالیا تو چھوڑدیا - اور جب اوس سے دست بردار ہوا تو مین نے اوس شے کو دیکھہ لیا جو اصل چیز ہے - اور اے راجہ اگر تو چاہتا ہے کہ مین وہ کیفیت بیان کرون جو مین نے اصل چیز مین دیکھی ہے تو اوسکے سُننے کے لیے سنبھل بیٹھہ - مگر تو اوسکو اون کانون سے شُن جن سے تو دنیا کے حالات سنا کرتا ہے -

راجہ پر ان باتون کا کچھہ اثر نہین ہوا وہ کہنے لگا کہ تو نے جھونٹ کہا اور جھک مارا - تو نے کمبختی ورنج کے سوا نہ کچھہ دیکھا اور نہ کچھہ پایا - یہان سے چلا جا اور میری سلطنت کے اندر

کہین مقام نکر۔ تو خود خراب ہوا۔ اور اب دوسرون کو بھی خراب کریگا۔ اور اگر میری تیری دوستی نہوتی تو مین تجھے لوگون کے لیے عبرت بناتا۔ بس اب اسی مین خیر ہے کہ یہان سے نکل جا اور یہان نہ ٹھہر۔ کیونکہ مین اپنے راج کی قسم کھاکر کہتا ہون کہ اگر مین اسکے بعد تجھے اپنے ملک کے کسی حصہ مین دیکھونگا تو تجھے ضرور سزا دونگا اور باہمی ربط اوس وقت ہرگز مانع نہوگا۔

لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اسی زمانہ مین راجہ کے یہان بڑی منتون اور آرزوٴن کے بعد لڑکا پیدا ہوا یہ لڑکا ایسا شکیل وجمیل تھا کہ کبھی زمانے کی آنکھ نے بھی نہین دیکھا تھا۔ اس لڑکے کے پیدا ہونے سے راجہ کو اسقدر خوشی ہوئی کہ قریب تھا کہ شادی مرگ ہوجائے مگر نادانی سے وہ یہ سمجھا کہ جن بتون پر منت مانا اور بھینٹ چڑہایا کرتا تھا اونہین نے اوسکو یہ لڑکا دیا اس لیے جتنا مال اوسکے خزانہ مین تھا سب کا سب بتخانون اور اونکے نگہبانون پر نچھاور کردیا۔ اور رعایا کو سال بھر تک دعوتین کھانے اور رنگ رلیان مچانے کا حکم دیا۔

اسکے بعد راجہ نے پنڈتون اور نجومیون کو راج کنور کا جنم پترا بنانے کو جمع کیا۔ نجومیون نے کہا کہ ہمارے بچار سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ راج کنور ایسا عالی ہمت وبلند مرتبہ ہوگا کہ کبھی سارے ہندوستان مین کوئی راجہ اس پایہ کا نہوا ہوگا۔ اس بات مین تو سب یکزبان تھے۔ مگر اونمین سے ایک شخص جو سن رسیدہ اور نجوم کی باریکیون سے پورا ماہر تھا راج کنور کی صفات کا بیان کر کے بولا کہ جو بزرگی وبلند رتبگی اس لڑکے کے نصیبون مین ہے۔ وہ میرے خیال مین اُخروی ہے۔ اور کچھہ شبہہ نہین کہ یہ لڑکا عنقریب دین ومذہب کا پیشوا ہوگا۔ اور آخرت مین بھی اوسکا یہی درجہ ہوگا۔

اوس نجومی کی یہ بات راجہ کے دل مین نشتر کی طرح چبھی۔ اور جو خوشی اوسکو لڑکے کے پیدا ہونے سے ہوئی تھی وہ رنج وملال سے بدل گئی۔ اور چونکہ نجومی کے علم وسچائی پر راجہ کو بڑا اعتقاد تھا اس لیے اوس نے حکم دیا کہ ایک پورا شہر خالی کیا جائے۔ اور معتمد کھلائیان اور انائین اور معتبر محافظ

وخدمتگذار لڑکے کے لیے مقرر کیے جائین - اور سب کو سخت تاکید کر دیجائے کہ موت وحیات مذہب وآخرت زہد واتقا - فنا وزوال کا کوئی شخص ذکر نہ کرے - اور جب انمین سے کسی شخص کو کوئی شکایت یا بیماری لاحق ہو تو اوسکو فوراً اوس شہر سے نکالدین تاکہ ممنوعات کا ذکر اونکی زبانون پر نہ آئے -

چنانچہ جب اوس بچہ مین سمجھہ آنی شروع ہوئی - تو اون لوگون نے اوسکے سامنے کسی ایک چیز کا ذکر نہین کیا جس سے یہ خوف ہو کہ اوسکے دل مین گھر کر جائیگی - اور دینداری وترک دنیا کا ذریعہ ہو گی اس زمانہ مین راجہ کی عداوت اور اوسکا غیظ وغضب زاہدون پر اور بھی زیادہ ہو گیا - اور اوسکو یہ ڈر پیدا ہوا کہ اگر زاہدون کے ساتھہ میری دشمنی اور اونکی اذیت وپنچکنی کا حال میرے بیٹے کو معلوم ہو گا تو اوسکو ان لوگون کے فعل کی حرص پیدا ہو گی -

اب سنئے کہ اوس راجہ کا ایک وزیر تھا - جس نے سلطنت کا سارا بوجھہ اپنے سر پر اوٹھاکر راجہ کو امور سیاست وسلطنت سے سبکدوش کر رکھا تھا - اس وزیر نے راجہ سے نہ کبھی خیانت کی تھی اور نہ کبھی اوس سے جھوٹھہ بولا تھا اور نہ کوئی بات چھپائی تھی - خلاصہ یہ ہے کہ اوسکی خیرخواہی پر نہ کسی شئے کو مقدم سمجھتا تھا - اور نہ اوسکے کسی کام مین سستی وکاہلی کو کبھی دخل دیتا تھا - اور ساتھہ اسکے سچائی کو کار عامہ خلایق کا پیارا اور چاہیتا تھا - مگر راجہ کے مصاحب وہمنشین اوس سے جلتے اور رشک کرتے تھے - اور اوسکے رتبہ عالی کو دیکھہ نہین سکتے تھے - ایک دن وزیر شکار کو باہر نکلا اور رستہ مین ایک آدمی کو ایک درخت کے نیچے پڑا دیکھا - اس شخص کا ایک پاؤن بالکل شل ہو گیا تھا جسکی وجہہ سے اپنی جگہہ سے ہل نہین سکتا تھا - وزیر نے اوسکی حالت وکیفیت دریافت کی تو اوس نے کہا کہ درندہ جانور نے مجھے زخمی کیا ہے - پھر وزیر سے کہنے لگا کہ تو مجھے اپنے ہمراہ لیچل - تجکو مجھسے فائدہ پہونچے گا - وزیر نے کہا کہ مین تجکو لیے ہی جاتا ہون گو

مجھے کوئی فائدہ نہ پہونچے - لیکن یہ تو بتا کہ تو کون سے فائدہ کا مجھسے وعدہ کرتا ہے - کیا تو کسی دستکاری مین دستگاہ رکہتا ہے - یا کوئی تعجب انگیز کام کرنا جانتا ہے - اوس نے کہا ہان مین وہ شخص ہون کہ اپنی بات سے دوسرے کے کلام مین رخنہ بندی کرتا ہون - وزیر نے پوچہا کہ تو کیونکر بات سے بات کی رخنہ بندی کرتا ہے - اوس نے جواب دیا کہ جب کسی کلام مین کوئی خلل واقع ہوتا ہے تو مین اوسکو رفع کر دیتا ہون یا پہلے سے اوسکو ایسا درست کر دیتا ہون کہ اوس مین فساد آنے نہین پاتا - لیکن وزیر اوسکی بات کو خیال مین نہ لایا مگر باینہمہ اوسکو اپنے ساتھہ اوٹہوا لیگیا - اور اوسکے سب ضروریات کا بندوبست کر دیا - چنانچہ وہ شخص عرصہ تک وزیر کے پاس رہا -

راجہ کے جو اہل دربار تھے - اس وزیر سے جلتے تھے اونہون نے اتفاق کر کے اس وزیر کی بات بگاڑنے کے لیے چالین اور تدبیرین سوچین - اور اپنے گروہ مین سے ایک شخص کو خفیہ اس کام کے لئے راجہ کے پاس بہیجا - اس شخص نے راجہ سے عرض کی کہ اے راجہ - کیا تو نہین جانتا کہ یہ وزیر چاہتا ہے کہ تیرے بعد تیرے وارثون کو نکالکر خود بادشاہ بنجائے - اور وہ چُہپ چُہپ کر اسکے لیے تدبیرین کرتا ہے - اور لوگون پر احسان کر کے اونکو اپنی طرف مائل کرتا ہے اور اگر تو اس بات کا پتہ لگانا چاہے تو اوس سے یہ کہہ دیکہہ کہ مین چاہتا ہون کہ دنیا کو ترک کر کے گوشہ نشینی اختیار کرون اور سلطنت سے دست بردار ہو کے زاہدون مین داخل ہو جاؤن - اس سے تجکو فوراً معلوم ہو جائیگا کہ وہ اس بات سے کسقدر خوش ہوتا ہے - اور تیری اس رائے کو کسقدر پسند کرتا ہے - جس سے تجکو میرے بیان کی تصدیق ہو جائیگی - وزیر کے دشمنون نے یہ تدبیر اس لیے قرار دی تھی کہ وہ سب جانتے تھے کہ آخرت کی پائداری اور دنیا کی بے ثباتی کے ذکر کا وزیر کے دل پر گہرا اثر پڑتا ہے اور وہ دینداروں اور زاہدون سے نہ صرف

محبت رکھتا ہے بلکہ اون سے ملتا جلتا بھی رہتا ہے -

چونکہ یہ بات کسیقدر قرین قیاس تھی اسواسطے جب راجہ سے کھی گئی - تو اوسکے دل مین بھی اوتر گئی - اور اوس نے ٹھاکہ مین ضرور وزیر کا مافی الضمیر دریافت کرونگا - چنانچہ جب وزیر کی بار یابی ہوئی - تو راجہ نے اوس سے کہا - کہ اے وزیر تو جانتا ہے کہ مین نے جب سے ہوش سنبھالا ہے کسقدر دنیا پر جان دیتا رہا ہون - مگر اب جو مین نے پہلی باتون پر غور کیا تو مجھے سب ہیچ نظر آیا اور اس سے مین سمجھتا ہون کہ جو حصہ باقی رہگیا ہے وہ بھی ویسا ہی بے سود و بیکار ہوگا - اور قریب ہے کہ بقیہ حصہ بھی گذر جائے اور مین ہاتھ ملتا رہجاؤن - اس لیے مین نے اب یہ ٹھان لیا ہے - کہ جسقدر زور و قوت مین نے دنیا کے لیے محنت کرنے مین صرف کی ہے اوسیقدر آخرت کے لیے بھی صرف کرون - اور میرے نزدیک اسکے سوا کوئی اور سبیل نہین ہے کہ زاہد ون مین جا ملون - اور اس سلطنت پر لات مارون -

یہ سُنکر وزیر کا دل بھر آیا - اور کہنے لگا - کہ اے راجہ بیشک جو چیز پائدار اور لازوال ہے گو وہ مشکل سے ہاتھ آئے مگر ضرور اس قابل ہے کہ تلاش کیجائے - اور جو چیز مٹنے والی اور بے ثبات ہے گو وہ موجود اور حاصل ہے لیکن یقیناً اُس لایق ہے کہ ترک کیجائے - واقعی تیری یہ رائے بہت اچھی ہے اور مین امید کرتا ہون کہ خدا دنیا کی سلطنت کے ساتھ آخرت کی نعمت بھی تجھے عطا کریگا -

وزیر کا یہ کہنا راجہ کو سخت ناگوار ہوا - اور اوسکے دل مین کاوش پیدا ہوگئی - اور گو راجہ نے زبان سے کچھ نہین کہا لیکن وزیر اوسکے بشرہ سے تاڑ گیا کہ راجہ کو اوسکی بات بری لگی - اور اوہر راجہ کو بھی یقین ہوگیا کہ لوگون کا کہنا سچ ہے - وزیر نہایت متفکر و مغموم ہو کے اپنے گھر کو واپس آیا اور سوچنے لگا کہ یہ کسی شخص کی چال تھی - اب بگڑی ہوئی بات کے سنوارنے کی کوئی تدبیر کرنی چاہئے

اسی فکر مین وہ رات بھر پڑا رہا - اور ساری رات سوچتے سوچتے آنکھون مین کٹ گئی اتفاق سے اوسکو وہ شخص یاد آگیا جس نے کہا تہا کہ مین بگڑی بات کا سنوارنا جانتا ہون - وزیر نے اوسے بلوا بہیجا - جب وہ سامنے آیا تو کہا کہ تو نے مجہسے ایک بات کہی تہی وہ تجکو یاد ہے یا نہین - یعنی تو نے مجہسے کہا تہا کہ تو بگڑی ہوئی بات کو بنا دیتا ہے اوس شخص نے جواب دیا - کہ ہان کیا تجکو ایسی کوئی ضرورت پیش آئی ہے - وزیر نے کہا کہ ہان پیش آئی ہے - اور اوسکو مین تجہسے بیان کرتا ہون - بات یہ ہے کہ مین اس راجہ کا اوسوقت سے مصاحب ہون جب یہ تخت نشین بہی نہین ہوا تہا - اور جب سے یہ گدی پر بیٹہا ہے کبہی کسی بات مین ایک گہڑی کے لیے بہی مجہسے آزردہ و رنجیدہ نہوا ہے - کیونکہ وہ خوب جانتا ہے کہ مجہے اوس سے سچی محبت ہے - اور مین اوسکو دوست رکہتا ہون اور خود اپنی ذات اور سب لوگون پر اوسکی بہتری کو مقدم جانتا ہون مگر آج مین نے اوسے اپنی طرف سے سخت برہم پایا اب مجہے اپنی خیر نظر نہین آتی - مین اوس سے ڈر گیا ہون اور خیال کرتا ہون کہ اب وہ مجہسے کبہی صاف نہوگا -

اوس شخص نے پوچہا آخر اس کشیدگی کا کوئی سبب بہی ہے - وزیر نے کہا مجہے کچہہ خبر نہین صرف اتنا ہوا کہ اوس نے آج مجہے بلوا بہیجا - اور تنہائی مین یہ یہ باتین کین اور مین نے اونکا یہ جواب دیا دونون کی مفصل گفتگو سنکر اوس شخص نے کہا کہ مجہے وہ رخنہ معلوم ہوگیا - تو غم نہ کر اور بشاش ہوجا - مین اوسے درست کئے دیتا ہون - راجہ کو یہ گمان گذرا ہے کہ تو نے سلطنت سے کنارہ کشی کرنے کی جو اوسے صلاح دی اور اسکو تو نے ناپسند نہین کیا - تو تیرا ارادہ یہ ہے کہ اوسکے بعد تو سلطنت پر قابض ہوجائے - اور اسکی وجہ یہ ہے کہ اوس نے جب تجہسے ترک سلطنت کا مشورہ لیا تو تو نے اس رائے کو عمدہ قرار دیا اور اس رائے مین تو نے اوسکی تائید کی حالانکہ یہی بات لوگون نے تیری طرف سے اوسے بڑہائی تہی - اور اسی کو تیرے پہنسانے کا

دشمنون نے جال بنا رکھا تھا بہر کیف تدبیر آسان ہے۔ صبح ہوتے ہی اپنے سارے کپڑے اوتار ڈال اور اپنی وضع بدل دے اور ٹھیک زاہدون کے سے پھٹے چیتھڑے پہن۔ اور سر منڈوا کر راجہ کی ڈیوڑہی پر حاضر ہو۔ تیری ایسی ہیئت دیکھکر فوراً لوگ جمع ہو جائینگے۔ اور تیری خبر راجہ کو پہونچا ئینگے راجہ تجھے اپنے پاس بلائیگا اور پوچھیگا کہ تو نے یہ کیا کیا۔ تو کہنا کہ اے راجہ تو نے مجھے اسپر آمادہ کیا۔ کیونکہ تجکو میرا حال معلوم تہا کہ مین موت کو اس سے بہتر سمجھتا تھا مگر اے راجہ جب مین نے تجکو اسکی طرف راغب اور آمادہ دیکھا تو تیری راے کی پیروی کی۔ اور مجھسے یہ ہو نہین سکتا تہا کہ تیرا اسبات مین ساتھ ندون کیونکہ مین نے تجھے اسکی صلاح دی تھی۔ اور جو شخص اپنے دوست اور آقا کو کوئی راے دے۔ اوسکا فرض ہے کہ خود بھی اوسپر کاربند ہو۔ خصوصاً جو شخص ایسی قربت اور مرتبہ کا ہو جو تیرے سامنے مجکو حاصل ہے بس اوراجہ اوٹھہ کھڑا ہو۔ مین سایہ کی طرح تیرا ساتھ دونگا۔ جہان تو جائیگا وہان مین بھی جاؤنگا۔ تو نے جس کام کی مجھے رغبت دلائی ہے اوسکی نسبت مین اس قدر جانتا ہون۔ کہ ہماری موجودہ حالت سے بہتر ہے۔

دوسرے روز صبح کو وزیر نے اوس شخص کے کہنے پر عمل کیا۔ اور وہ بگڑی ہوئی بات بنگئی اور اوسکی طرف سے جو ملال راجہ کے دل مین پیدا ہوا تہا وہ جاتا رہا۔ اور راجہ سمجھہ گیا کہ لوگ اس سے جلتے ہین اس لیے اسپر بہتان لگاتے ہین۔ راجہ کو اسپر اور زیادہ اعتبار ہو گیا۔ اور پہلے سے زیادہ اسکو انعام واکرام دیکر سرفراز کیا۔

لیکن راجہ کے دل مین زاہدون کی عداوت کی آگ اور زیادہ بھڑکی اور لوگون کو جو اونکی طرف مائل اور اونکی بزرگی و نیکی۔ علم و دانش کا قائل پایا تو غصہ کے مارے آپے سے باہر ہو گیا۔ اور حکم دیدیا کہ میرے کل شہرون سے ایسے لوگ نکال دئے جائین۔ اور اگر نہ نکلین تو اپنی جان

سے ہاتھ دہوئین - اس حکم کا دینا تھا کہ بیچارے خداپرست وتارک دنیا بھاگنے اور چھپنے لگے - اسی عرصہ مین ایک دن راجہ شکار کو باہر نکلا اوسکی نگاہ دور سے دو شخصون پر پڑی - انہین اپنے سامنے بلوایا - اور معلوم ہوا کہ دونون زاہد ہین -

راجہ - کیا وجہ ہے کہ تم لوگ ابھی تک میرے ملک سے باہر نہین نکلے -

زاہد - ہمکو تیرا حکم پہونچ گیا - اور ہم تیرے ملک سے باہر ہی جا رہے ہین -

راجہ - پھر آج تک تمنے دیر کیون کی -

زاہد - ہم کمزور لوگون مین سے ہین - ہمارے پاس سواری ہے نہ زاد راہ پھر اسکے سوا اور کیا چارہ تھا - کہ پیدل چلین -

راجہ - لیکن جو آدمی موت سے ڈرتا ہے وہ بغیر سواری اور زاد راہ کے بھی تیز چلتا ہے -

زاہد - ہمکو معلوم ہے کہ موت آئیگی - اور مقرر آئیگی - پس ہم اوس سے ہرگز نہین ڈرتے - بلکہ اوسکے سوا کسی اور چیز کو اپنی راحت کا ذریعہ نہین سمجھتے - حالانکہ دنیا دار دنیا کے مال ومتاع کو اپنے نجات کا موجب خیال کرتے ہین - لیکن ہم اوس سے آزاد ہو چکے ہین - اور پھر اوسکے جنجال مین پڑنا نہین چاہتے -

راجہ - یہ جھوٹا دعوی ہے کہ تم موت سے نہین ڈرتے - کیونکہ میرے نوکرون نے تمکو ملک سے جاتے ہوئے دیکھا ہے - کیا یہ موت سے ڈر کر بھاگنا نہین ہے -

زاہد - یہ بھاگنا - موت سے ڈرنا نہین ہے - یہ گمان نکر کہ ہم تجھسے ڈر کر بھاگے - بلکہ ہم اسکو برا سمجھتے ہین کہ اپنے قتل مین ہم تیرے معین ہون -

اسپر راجہ کے غصہ کی آگ بھڑکی - اوس نے حکم دیا کہ ان دونون کو آگ مین جلا دو اور اپنے ملک مین ڈھنڈورا پٹوا دیا کہ جو زاہد ہاتھ آئے اوسکو جلا دو - بت پرستون کے

سرداروں کی بن آئی - ایسے لوگون کی تلاش مین سرگرم ہوئے - اور ایک انبوہ کثیر کوان لوگون نے پکڑ کر آگ مین جھونک دیا - اوسی زمانہ سے ہندوستان کے ملک مین مُردون کو آگ مین جلانیکی دائمی رسم پیدا ہوئی - کیونکہ زاہدون کے پیرو سمجھے کہ اس جلانے سے وہ اعلیٰ رتبہ پر پہونچ گئے - اس لیے لوگون نے خوشی سے جلنے کو اختیار کیا - تاکہ ہم بھی اونکی طرح جلکر مکتی ہون - اور اعلیٰ رتبہ پر پہونچ جائین -

بالجملہ اس دار وگیر کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ملک سُولَابسْتْ مین خدائی دین کا کال پڑ گیا صرف وہی خالص دیندار رہگئے - جو ظاہر مین نہ دیندار معلوم ہوتے تھے - اور نہ ایسے کام کرتے تھے جن سے وہ پہچانے جائین - اور تھوڑے سے وہ خداپرست و تارک الدنیا باقی رہگئے جنھون نے باہر جانا پسند نکرکے وہان چھپکر ٹھہرنے کو بہتر جانا تاکہ جو لوگ اونکی باتون سے خدا رسیدہ ہونا چاہین اونکو وہ راہ پر لائین اور سیدھا رستہ بتائین -

اس عرصہ مین راج کنور ہونہار پودہ کی طرح بڑھا - عقل و جمال مین چمکنے اور فضل و کمال مین ممتاز نظر آنے لگا - صرف اتنی کسر تھی کہ اوسکو اوسی علم و ادب کی تعلیم دی گئی تھی جسکی ضرورت بادشاہون کو ہوا کرتی ہے - جس مین نہ موت کا ذکر - نہ دنیا کی بے ثباتی کا اشارہ - نہ کائنات کے نیست ہوجانے کا بیان تھا - مگر اس لڑکے کو ایسا خداداد حافظہ - سمجھ - اور دانائی ملی تھی کہ لوگون کو حیرت ہوتی تھی - لیکن اوسکا باپ عجب طرح کی کشاکش مین مبتلا تھا - اوسکی سمجھ مین نہین آتا تھا کہ لڑکے کی ان خوبیون پر خوشیان منائے یا غم کرے - کیونکہ اوسے اس بات کا خوف تھا کہ کہین یہ باتین اوسے دینداری کی طرف کھینچ نہ لیجائین لہذا اوس نے اپنے بیٹے اور اوسکے ہمراہیون کو اوسی شہر مین محصور رکھنے کی تاکید کی اور اونہین حکم دیا کہ اوسے شہر سے باہر نکلنے نہ دین - اور تحقیقات و تفتیش اور علم و آگاہی کا ذکر اوسکے کانون تک نہ پہونچنے دین -

لیکن تہوڑے عرصہ کے بعد جب وہ ہونہار لڑکا سمجھ گیا کہ ان لوگون نے مجھے اس شہر مین قیدی بناکر رکھا ہے۔ اور دنیا کے حالات مجکو دیکھنے اور سننے نہین دیتے۔ تو اوسکے دل مین شک پیدا ہوا۔ مگر وہ چپکا ہو رہا اور اپنے دل مین کہنے لگا کہ میرا باپ میری مصلحتون کو مجھسے زیادہ جانتا ہوگا۔ لیکن جب اوسکے سن اور تجربہ نے اوسکی عقل بڑہائی تو وہ اپنے ہمراہیون سے بحث کرنے لگا۔ اوس نے اپنے دل مین کہا کہ مین تو ان لوگون مین اپنے سے کوئی بات زیادہ نہین پاتا۔ اور مجھے زیبا نہین ہے کہ مین انکی تقلید کرون۔ کیا وجہ کہ مین اپنے لیے خود اپنی رائے سے اہلکار مقرر اور نہین انتظام مین شریک نہ کرون اور اگر اونکی رائے ٹہیک ہو تو اوس مین شریک نہون اوس لڑکے نے یہ بھی ارادہ کیا کہ جب اپنے باپ سے ملے تو اوس سے گفتگو کرے اور پوچھے۔ کہ اوس نے مجھے اس شہر مین کیون نظر بند کر رکھا ہے۔ پھر وہ سوچا کہ یہ امر اوسیکی طرف سے اور اوسی کی تدبیر سے ہے وہ مجکو اسکی خبر کیون دیگا۔ اسلیے اسکی واقفیت کسی اور شخص سے حاصل کرنا چاہیئے۔ اور وہ بھی ایسے شخص سے جسکی نسبت یہ اُمید ہو کہ لالچ دلانے سے ڈہنگ پر آجائیگا۔ اور ڈرانے سے بھی دب جائیگا۔

اس کے محافظون مین سے ایک شخص تھا جو سب سے زیادہ اسپر عنایت و شفقت رکہتا اور اسکا رفیق بھی تھا اور یہ خود بھی اوس سے مانوس تھا۔ پس اوسکو اُمید بندہی کہ اسی سے حال معلوم ہوگا۔

اس شہزادہ کا نام **یوذاسف** بن راجہ **جینسر** تھا۔ جب یوذاسف نے اپنے اوس محافظ سے اور ربط بڑہایا اور اوسپر بہت مہربانی کرنے لگا۔ یہان تک کہ وہ محافظ اوسکو اپنے بال بچون اور خود اپنی ذات سے بھی بڑہکر دوست رکہنے لگا۔ جب یہ حالت ہوگئی تو ایک روز رات کو یوذاسف اوس محافظ کی کوٹھری مین پہونچا۔ اور اوس سے بڑی نرمی کے ساتھ ملنساری کی باتین

کر کے کہا۔ کہ تم مجھے اپنا فرزند سمجھو۔ اور مین تمکو اپنا باپ سمجھتا ہون اور سب لوگون سے زیادہ تمکو دوست رکہتا ہون۔ اوسکو کچھہ لالچ دیا اور کچھہ ڈرایا بھی۔ پھر اوس سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ یہ سلطنت آخر مجھہ ہی کو ملیگی۔ تم اوسوقت یا تو سب سے اچھے حال مین ہوگے یا سب سے برُے حال مین۔

محافظ۔ جب تیری سلطنت ہو تو مین بھلا برُے حال مین کیون ہونگا۔

لڑکا۔ اس لیے کہ جو بات آج تجھسے پوچھنا چاہتا ہون اگر تو اوسکو مجھسے چھپائیگا تو مین اوس کینہ کو کل کے لیے اوٹھا رکھون گا۔ اور معتقد رہو کر اوسکا پورا بدلہ لونگا۔

محافظ سمجھا کہ یہ سچ کہتا ہے۔ اور اوسکو آیندہ کے لیے طمع بھی ہوئی۔ اور سوچا کہ یہ اپنی بات کو ضرور پورا کریگا۔ اس لیے اوس نے راز افشا کر دیا۔ اور جو کچھہ نجومیون نے اوسکے بارہ مین اوسکے باپ سے بیان کیا تھا۔ اور اوسکے باپ کو رنج و ملال ہوا تھا سب کہہ سنایا۔ لڑکے نے اوسکا شکریہ ادا کیا۔ اور سر جھکا کر غور و فکر مین ڈوب گیا۔ جب اوسکا باپ اوسکے پاس آیا۔ تو اوس نے عرض کی کہ اے والد بزرگوار اگرچہ مین نے آپکا بچپن نہین دیکھا ہے مگر مین نے اپنا بچپن اور اپنی حالتون کا بدلنا تو دیکھا ہے اور اس زمانہ کی جو باتین یاد ہین وہ یاد ہین اور جو یاد رہگئی ہین اونکو اون باتون سے تمیز کرتا ہون۔ جو نہین یاد ہین۔ اور مین جانتا ہون کہ جب سے آپ نے جامہ ہستی پہنا ہے کبھی اس طور اور اس حالت پر نہ رہے اور نہ کبھی آپ اس حالت پر رہنے والے ہین۔ اور اگر آپنے یہ چاہا ہے کہ آپ مجھسے تغیر اور نقصان اور دنیا دار سے دنیا کے چلے جانے کو پوشیدہ رکہین تو یہ باتین مجھسے چھپی ہوئی نہین ہین۔ اور اگر آپ نے مجھے باہر نکلنے اور انسان سے ملنے سے اسواسطے روکا ہے کہ جس حال مین مین ہون اوسکے سوا اور کسی بات کا شوق نہ پیدا ہو تو یقین جانیے کہ جس بات سے آپنے مجھے روک رکھا ہے۔ اوسی کے لیے میرا دل اسقدر بیچین ہے کہ اوسکے

سوا مجھے کسی اور چیز کی دہن ہی نہین ہے - اور جس حال مین مین ہون اوسکی کسی چیز سے نہ میری تسکین ہوگی - نہ دلبستگی نہ مجھے صبر آئیگا - اس لیے آپ مجھے اجازت دین - کہ مین انسان کا نظارہ کرون - اور آپ مجھے آگاہ کردین کہ کس امر کو آپ ناپسند کرتے ہین - تاکہ اوس سے بچون اور اوس مین آپکی خواہش وخوشنودی کو سب پر مقدم سمجھون - اور اوسکے سوا اور امور مین بھی آپ کی مرضی کے بموجب کام کرون -

راجہ جینسر نے جب اپنے بیٹے یوذاسف کی یہ باتین سنین - تو سمجھہ گیا کہ جن باتون کے علم کو وہ ناپسند کرتا تھا - وہ اوسے معلوم ہوگیئن - اور اب اوسکے روک ٹوک سے اونہین چیزون کی خواہش وآرزو زیادہ ہوگی - جن سے وہ اوسے بچانا چاہتا تھا - پس راجہ نے کہا کہ میرے پیارے بیٹے تیری بندی جو مین نے کی ہے اسکا مقصود صرف یہی ہے کہ تجھے آفتون سے بچاؤن - اور تیرے کانون مین وہی باتین پہونچین جو تجھے سازوار آئین اور تیری مسرت کا سبب ہون - لیکن جب تیری خواہش اسکے خلاف ہے - تو مین تیری خواہش وخوشنودی آرزو کو سب پر مقدم سمجھتا ہون اور اوسی پر کاربند ہونا چاہتا ہون -

اس کے بعد اوس نے راج کنور کے ہمراہیون کو حکم دیا کہ اوسکی سواری کے جلوس مین جائین - چنانچہ بڑی دہوم دہام سے شہزادہ کی سواری نکلی - عمدہ عمدہ سواریون اور اچھی اچھی پوشاکون مین سب باہر نکلے - اور راجہ نے یہ بھی حکم دیا کہ رستہ بھر مین کوئی مکروہ چیز رہنے نہ پائے - اور نغمہ وسرود کے اسباب وآلات مہیا رہین - اور راہ مین انواع واقسام کے پہول بچھائے جائین اور خوبصورت ڈومنیان اور حسین گانے والیان ہر جگہہ پر موجود رہین - اور سب لوگ اپنے مکانون کو آراستہ کرین اور صاف ستھری پوشاکین پہنین - اس حکم کی پوری تعمیل ہوتی رہی - اور یوذاسف اکثر سوار ہوکر باہر نکلنے لگا لیکن چند ہی روز مین لوگ اس حکم کی تعمیل سے بیزار ہوگئے -

ایک دن لوگون کی غفلت سے بوذاسف کو رستہ مین دو فقیر ملے۔ ایک کا سارا بدن سوجا ہوا تھا بدن کی جلد زرد پڑ گئی تھی اور رونق جانے سے صورت ڈراونی ہو گئی تھی۔ اور دوسرا اندھا تھا اور ایک شخص اوسکا ہاتھ پکڑے لیے جاتا تھا۔ بوذاسف اونہین دیکھکر گھبرایا اور اسکے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ ان دونون کی حالت پوچھی تو لوگون نے کہا کہ ایسا ورم اندرونی بیماری سے ہوتا ہے اور اندھاپن بینائی کے جاتے رہنے کا نام ہے۔

بوذاسف ۔ کیا یہ بیماری بہت آدمیون کو ہوا کرتی ہے۔

مصاحب ۔ ہان۔

بوذاسف ۔ کوئی آدمی ایسا بھی ہے جو ان بیماریون سے بے کھٹکے ہو۔

مصاحب ۔ نہین۔

بوذاسف ۔ اچھا جس شخص کی بینائی جاتی رہتی ہے اوسکو یہ قدرت بھی ہوتی ہے کہ بینائی پھر حاصل کرے۔

مصاحب ۔ نہین۔

یہ سنکر بوذاسف نہایت غمگین و ملول ہو کر گھر کی طرف چلا۔ اور اوس دن سے اپنی ذات کو بری نگاہ سے اور اپنی اور اپنے باپ کی سلطنت کو حقارت کی نظر سے دیکھنے لگا۔ کچھ زمانہ تو اسی سوچ مین گذرا اسکے بعد پھر ایک دن سوار ہو کر باہر نکلا۔ راستہ مین ایک بڈھے پر نظر پڑی جسکو ضعف پیری نے خمیدہ کر دیا تھا۔ اوسکے بال سفید ہو گئے تھے۔ رنگ سیاہ ہو گیا تھا اور تمام بدن پر جھریان پڑ گئی تھین۔ سارے اعضا ڈھیلے تھے۔ قدم اوٹھانا دشوار تھا۔ یہ دیکھکر بوذاسف سخت حیران ہوا۔ اور پوچھنے لگا۔ کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ ساتھیون نے کہا کہ یہ بڑھاپے کی تصویر ہے۔

بوذاسف - کتنے دن مین انسان کا یہ حال ہوجاتا ہے۔

مصاحب - کوئی سو برس مین۔

بوذاسف - پھر اسکے بعد کیا ہے۔

مصاحب - موت۔

اسپر بوذاسف اپنے دل مین کہنے لگا کہ اگر آدمی کو مونہہ مانگی عمر بھی ملے تو بھی تہوڑی ہے کسی نہ کسی زمانہ مین اس حالت کو ضرور پہونچ جائیگا - اور اوسکا وہی نقشہ ہوگا جو مین آنکھون سے دیکھہ رہا ہون اور اسکے بعد موت ہی کی راہ دیکھا کریگا - پھر کہنے لگا کہ دن بارہ گھنٹے کا اور مہینا تیس دن کا اور سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے - اور عمر کی انتہائی تعداد سو برس ہے - اُف اوہ ! کتنے جلدی گھنٹے ختم ہوکر دن بنجاتا ہے - اور دن گذر کر مہینا پورا ہوجاتا ہے - اور مہینے تمام ہوکر سال کہلانے لگتا ہے - اور سال گذر کر عمر پوری ہوجاتی ہے - انہین باتون کو وہ اپنے دلمین دوہرایا کیا - اور اسی سوچ مین رات بھر جاگتا رہا - خدا نے اوسکو زندہ دل بنایا تہا - اس لیئے وہ کسی چیز کو بھولتا تہا نہ اوس سے غفلت کرتا تہا - اسی سبب سے اندوہ و غم نے اوسکو گھیر لیا - اور دنیا اور اوسکی خواہشون سے اوسکا دل بالکل پھر گیا - اسپر بھی اپنے باپ کے ساتھہ نرمی و مدارا اور اوسکے سامنے ویسی ہی باتین کرتا تہا جسکو سمجھتا تھا کہ اوسے پسند آئینگی - مگر ہر شخص کی بات کو اس امید سے کان دہر کر سُنتا تہا کہ شاید کوئی ایسی بات ملجائے جو رہائی کا ذریعہ ہو - اور کوئی ایسی صورت نکل آئے جو موجودہ حالت سے نکالکر دین کی طرف رہنمائی کرے - ایک دن اوس نے اپنے اوس محافظ سے جس نے اسکو راز بتلادیا تہا تنہائی مین پوچھا کہ تم کسی ایسے آدمی کو جانتے ہو جسکا طریقہ ہمارے طریقہ سے علیحدہ اور جسکی حالت ہماری حالت سے جداگانہ ہو - اوس محافظ نے کہا - کہ اب سے پہلے یہان کچھہ لوگ تھے جو زاہد کہلاتے تھے وہ دنیا پر

لات مارکر مذہبی عزت اور اُخروی نعمت تلاش کرتے تھے - اونکی کوئی خاص باتین اور اونکا
کوئی خاص علم تھا مگر مین نہین جانتا کہ کیا تھا - صرف اتنا جانتا ہون کہ لوگ او نکے دشمن ہوکر
جان کے لاگو بن گئے - اونہین مارنے پیٹنے اور ایذائین دینے لگے - اور راجہ بھی اونہین بُرا
سمجھنے لگا - جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اون لوگون کو اپنے ملک کی سرحد سے باہر نکال دیا اور جو باقی رہے
اونکو آگ مین جلوا دیا - خبر نہین کہ اب اونمین سے ہمارے ملک مین کوئی ہے یا نہین -
یہ سنکر وہ لڑکا نہایت مغموم ہوا اور اوسکی ایسی حالت ہوگئی کہ گویا اوسکی کوئی چیز جاتی رہی ہے
جسکے بغیر اوسکو چین نہین ملتا ہے -

اس لڑکے کے حسن وجمال - عقل وکمال - فہم وفراست - زہد وپرہیزگاری - دنیا سے
نفرت وبیزاری کا شہرہ دور دور تک پہونچا - مگر جب اوسکے باپ نے دیکھا کہ وہ رنج وکلفت
اور تلاش علم وحکمت مین مبتلا ہے - اور ایسی تمام باتون سے اوسکو لذت وراحت ملتی ہے
جن مین آخرت کا ذکر ہوتا ہے تو اوس نے حکم دیا کہ یہ ہماری عورتون مین رکھا جائے - اور عورتون
سے کہدیا کہ اپنی توبہ شکن باتون سے اوسے دام مکر وفریب مین پہنسائین - اور زاہد فریب
نازو کرشمون سے اوسکے دل کو لبھائین اور لعل ویاقوت - الماس ومروارید - اور دیبا وحریر
واستبرق اور شال پر اوسے فریفتہ کرین - اور بن ٹہن کر اوسکے ساتھ ہنسی دلگی چہل - مذاق
کرین - تاکہ وہ عورتون کا مفتون ہوجائے - چنانچہ یہ سب سامان ہوئے - مگر اوس نے
اون سامانون اور اون عورتون کو نظر اوٹھا کر بھی نہ دیکھا - اور زبان حال سے یہی کہتا رہا ہے

ہمہ شہر پُر ز خوبان منم وخیال ماہے چہ کنم کہ چشم بدخو نکند بکس نگاہے

جب یہ تدبیرین بھی کارگر نہوئین - تو راجہ نے کاہنون اور نجومیون کو بلوایا - اور اون سے اوس
لڑکے کا حال پوچھا - اسپر اونمین سے ایک نے کہا کہ اے راجہ جب تک یہ لڑکا اپنے

ہاتھہ سے کسی کا خون نکلیگا - اوسوقت تک دنیا کی کسی چیز سے دل نہین لگانے کا - چنانچہ
راجہ نے ایک بکری اور چھری منگوائی اور زنانہ مین گیا - اور بوذاسف کو بھی وہین بلوایا -

والدین - بیٹا ہم چاہتے ہین کہ تو ہمارے لیئے اس بکری کو ذبح کردے -

بوذاسف - آپ کے نوکر چاکر کیا ہوئے - یہ کام تو وہ لوگ کرلینگے - اور کیا باعث ہے
کہ آپ دونون مجھسے ایسی درخواست کرتے ہین -

والدین - ہمارے معبود نے ہمپر یہ عنایت کی ہے - کہ تجھسا بیٹا دیا ہے - اس لیے
ہماری آرزو یہ ہے کہ تیرے ہاتھہ کا ذبیحہ کھائین -

بوذاسف - مجھے اس سے معاف فرمائیے - مین نرم دل اور گھبرانے والا ہون -
اور گنہگار بھی ہوتا ہون -

والدین - اس مین تمپر کوئی گناہ نہین ہونیکا - اس کا گناہ ہم اپنی گردن پر لیئے لیتے ہین .
تمپر اسکا مواخذہ نہوگا -

جب دونون نے اوسکی بہت منت وسماجت کی تو بوذاسف نے کہا کہ جب آپ میرے
گناہ کے ضامن ہوتے ہین - تو اچھا مین آپ کی خوشنودی کے لیئے ابھی ذبح کیئے دیتا
ہون - یہ کہکر اوس نے آستینین چڑہائین - اور انگرکھے کے دامنون کو لپیٹا - اور بکری کو زمین پر
لٹایا اور باپ سے کہا کہ اسکا سر تہامیئے اور اپنی مان سے کہا کہ اسکی ٹانگین دبائیے .. اسکے
بعد داہنے ہاتھہ مین چھری لی - اور بائین ہاتھہ کو بکری کی گردن کے نیچے زمین پر رکھا - اور چھری کو
اسطرح پھیرا کہ گویا بکری کو ذبح کرنا چاہتا ہے - لیکن وہ چھری اوسکی ہتیلی مین گھس گئی اور وہ
بیہوش ہوکر گر پڑا - باپ چلا اوٹھا - اور مان نے مونہہ پیٹ لیا تھوڑی دیر مین وہ لڑکا جب ہوش
مین آیا - تو اوسکے ہاتھہ مین سے چھری نکالی گئی -

لڑکا۔ اباجان۔ مین تکلیف مین ہون۔ میرے درد و رنج کو دور کر دیجیے۔

باپ۔ پیارے بیٹے! صبر کرو۔ جلد اچھے ہو جاؤ گے۔ اور درد و تکلیف جاتی رہیگی۔

لڑکا۔ حکیمون کو بلوائے۔ کہ مجھے ابھی اچھا کر دین۔

باپ۔ یہ میری قدرت سے باہر ہے۔

لڑکا۔ اچھے اباجان۔ کچھہ میرا درد بٹا لیجیے۔

باپ۔ میرے پاس اسکی کوئی تدبیر نہین ہے۔

اسپر لوذاسف ہنسا اور کہنے لگا کہ اے پدر بزرگوار جب ایسا ہے۔ تو مجھے آپنے کیون اپنے اس قول سے دہوکا دیا۔ کہ آپ اوسکے ذبح کرنے کا گناہ و وبال اپنی گردن پر لے لینگے۔ آپ سلطنت کرنے کی حالت مین تو ایسے بے بس ہین کہ ذرا سے چھری کے زخم سے مجھے اچھا نہین کر سکتے۔ پھر کیونکر آپ مجھے جہنم کی دہکتی ہوئی آگ سے بچا لینگے حالانکہ اوسوقت آپ بالکل بے بس و تنہا ہونگے۔ آپ کا ملک دوسرے کے قبضہ مین ہوگا۔ آپ کا حکم کوئی سنیگا نہین۔ اور آپ کی فوج منتشر ہوگی۔ نہ لڑائی پر قدرت نہ خزانہ پر دسترس کسی کو بلاؤ تو کوئی جواب نہ دے۔ فریاد کرو تو کوئی سنے نہین۔ اور خود اپنے اعمال کے سوگ مین گرفتار۔ خود اپنی ہی ذات کے غم سے فرصت نہین۔ اور کہتے ہین کہ جو کچھہ لذتین دنیادارون کو ابتدا سے انتہا تک حاصل ہوتی ہین وہ سب ملکر بھی آخرت کی اوس آگ کے برابر نہین ہوسکتین جو اونکے لیئے تیار ہے۔

آخر اوس لڑکے کے ہاتھہ کا زخم اچھا ہوا۔ اور وہ بالکل تندرست ہو گیا۔ اوسکے جمال وکمال۔ عقل و فہم۔ اور دنیا سے متنفر و بیزار ہونے کی خبر سب جگہہ تو مشہور ہو ہی چکی تھی۔ سراندیپ کے ایک فقیر کو بھی جسکا نام بلوہر تھا۔ معلوم ہوئی۔ اس فقیر نے اپنے دل مین کہا کہ مین ضرور

اس زندہ دل شخص تک پہونچون گا جو مردون مین قید ہے - اور اوسے انکے پنجہ سے نکالونگا - غرض وہ دریا کے رستہ سے ملک **سولابت** مین پہونچا - اور فقیرانہ لباس اوتار ڈالا اور تاجرانہ لباس پہنکر شہزادہ بوذاسف کے محل کے دروازہ تک رسائی حاصل کی - اور کچھہ عرصہ تک وہان آتا جاتا رہا یہانتک کہ محل کے رہنے والون اور شہزادہ کے دوستون اور ملنے والون سب سے واقف ہوگیا اور جب اوسے سب کے حالات معلوم ہوگئے - تو اوسپر اوس محافظ کا حال بھی کھلگیا - کہ یہ شخص بوذاسف کا رازدار اور یار غمگسار ہے اور وہ اسکی بڑی قدر و منزلت کرتا ہے - اس لئے فقیر نے اس سے بہت ربط بڑھایا اور ایک دن موقع پاکر تنہائی مین کہا کہ مین سراندیپ کا ایک سوداگر ہون عرصہ ہوا کہ وہان سے نہایت عمدہ و قیمتی اسباب لیکر یہان وارد ہوا ہون مین ایسے شخص کی جستجو مین تھا جسپر مجھے پورا اطمینان ہو - اور اب میری آنکھہ تمپر پڑی ہے - اسلیے تم سے کہتا ہون کہ میرا اسباب کبریت احمر سے بھی زیادہ نادر الوجود ہے نابینا کو بینا - بیمار کو تندرست - اور بہرے کو سامع - اور کمزور کو زور آور بنا دیتا ہے - جنون سے محفوظ رکھتا اور دشمن پر فتح دیتا ہے اور مین نے اوسکے لایق اس جوان شہزادہ کے سوا اور کسی کو نہین دیکھا - اور مجھے امید ہے کہ میری مراد اسی سے بر آئیگی - اس لیے اگر تم مناسب سمجھو تو شہزادہ سے اس اسباب کا ذکر کردو - اگر اوسکو اسکی ضرورت ہوگی تو تم مجھے اوسکے پاس لے چلنا - جب وہ میرا اسباب دیکھیگا تو اوس سے اوسکی خوبیان چھپی نہ رہین گی - محافظ نے کہا کہ تم تو کچھہ ایسی عجیب و غریب باتین کرتے ہو کہ تمہارے سوا آج تک مین نے کسی سے بھی نہین سنین - تمہارا تو کچھہ نہین بگڑیگا - مگر مجھہ جیسے لوگ ایسی چیز کا شہزادہ کے سامنے ذکر نہین کرسکتے جسکو نہ جانین اور نہ پہچانین کہ کیا ہے اور کیسی ہے - ہان اپنا اسباب میرے پاس لے آؤ اگر مین اوسین

کوئی چیز ذکر کے لایق دیکھونگا - تو ذکر کرونگا - کیونکہ یہ مناسب نہین ہے کہ راج کنور کے سامنے کسی چیز کو بہت بڑہا چڑہا کر بیان کرون - اور ملاحظہ و آزمایش کے وقت وہ ٹہیک نہ نکلے - تاجر نے کہا کہ سنو! مین طبیب بھی ہون مجھے تمھاری بینائی کمزور نظر آتی ہے اور مجھے خوف ہے کہ اگر اس جوہر پر تمھاری نگاہ پڑیگی تو تمھاری بینائی اوسکی تاب نہ لا سکے گی - مگر مجھے معلوم ہے کہ شہزادہ کی بصارت درست ہے - اور وہ نوعمر بھی ہے - اوسکے دیکھنے مین کسی طرح کی برائی کا اندیشہ نہین ہے بس وہ ایک نظر میرے اسباب کو دیکھ لے اگر اوسکو کوئی حیرت انگیز چیز نظر آئے تو جس قیمت چاہے مجھسے لے لے ورنہ اوسکو نہ کوئی عیب لگے گا نہ اوسکی شان جائیگی - اور نہ کوئی تکلیف پہونچے گی اور یہ بہت نادر چیز ہے تمکو زیبا نہین ہے کہ اس سے اوسے محروم رکھو اور اوسپر نہ ظاہر ہونے دو -

الحاصل وہ محافظ یوذاسف کے پاس گیا - اور اس شخص کا ماجرا کہہ سنایا - یوذاسف کا دل بول اوٹھا کہ میری مراد بر آئی - اور اوس سے کہا کہ بہت جلد اوس شخص کو میرے پاس لا مگر رات کے وقت چھپا کر لانا - کیونکہ ایسے کام مین احتیاط ضرور کرنی چاہئیے -

محافظ نے باہر آکر بلوہر سے کہا کہ یوذاسف کے پاس چلنے کی تیاری کرو - بلوہر نے ایک پٹارہ لیا جس مین کتابین تہین - اور کہا کہ میرا سامان اسی پٹارہ مین ہے - محافظ اوسے ساتھ لایا اور جب وہ شہزادہ کے حضور مین آیا - تو بلوہر نے سلام کیا - یوذاسف نے بڑے تپاک سے اوسکا جواب دیا - محافظ باہر چلا گیا - اور بلوہر وہان بیٹھا - اور سب سے پہلے یوذاسف سے مخاطب ہو کر اوس نے کہا کہ اے شاہزادے مین نے تجھے دیکھا کہ تو نے اپنے ملک کے بزرگون اور اشراف سے زیادہ تعظیم کے ساتھ مجھے سلام کیا - یوذاسف نے کہا کہ یہ اسلئے ہے کہ مجھے تیری ذات سے بڑی بڑی امیدین ہین - بلوہر نے کہا کہ اگر ایسا ہی تو سن -

ظاہری حال اور باطنی کمال کی تمثیل

کسی ملک مین ایک بادشاہ تہا جو خدا کو پہچانتا اور لوگونکو اوس کی طرف بلاتا اور اوس سے ثواب کی اُمید رکھتا تہا۔ ایک دن وہ اپنے جلوس اور لشکر کے ساتہہ جا رہا تہا کہ اثناء راہ مین اوسے دو آدمی ملے جو ننگے پانون چلے جاتے تھے۔ اونکے کپڑے پھٹے پرانے تھے۔ اور سختی اور مصیبت کے آثار اونکے چہرہ سے ٹپکتے تھے۔ بادشاہ کی نظر ان دونون پر پڑی بیتاب ہوگیا۔ بے اختیار گھوڑے سے اوتر پڑا۔ اور دونون کو سلام کرکے اون سے بغلگیر ہوا۔ اوسکا یہ فعل اوسکے مصاحبون کو برا معلوم ہوا۔ وہ سب اوسکے اوس بھائی کے پاس پہونچے جو اس بادشاہ کے خدمت مین بیباک تھا اور اوس سے کہا کہ آج بادشاہ نے ایک ایسی لوچ حرکت کی ہے جس سے خود بھی ذلیل ہوا اور اپنی اہل سلطنت کو بھی رسوا کیا ہے وہ حرکت یہ تھی کہ رستے مین دو ادنیٰ فقیرون کے لئے گھوڑے سے اوتر پڑا۔ اسلئے آپ بادشاہ کو سمجہائین۔ اور نفرین کرین تاکہ پھر ایسا ناشایستہ فعل نہ کرے چنانچہ اوسکے بھائی نے مصاحبون کے کہنے کے موجب اوسکو چشم نمائی کی جب وہ مجمع برخاست ہوگیا جسمین یہ باتین ہوئی تہین۔ بادشاہ اپنے بھائی کو کچھ جواب دیکر چلا گیا۔ جس سے اوسکو پتہ نہ لگا کہ میری باتون سے بادشاہ راضی ہوا یا ناراض۔ مگر جب اس واقعہ کو کئی دن گذر گئے بادشاہ نے ایک ڈہنڈہورے کو جسے موت کا پیادہ کہتے تھے۔ حکم دیا کہ میرے بھائی کے دروازہ پر جاکر پکار اور موت کا نقارہ بجادے اس بادشاہ کا معمول تہا کہ جس شخص کو قتل کرنا چاہتا تہا۔ اوسکے ساتھ پہلے یہی برتاؤ کرتا تہا۔ پھر کیا تھا اوسکے بہائی کے گھر مین کھرام مچگیا۔ اور اوس کا بھائی کفن پہنکر روتا اور ڈاڑھی اور سر کے بال نوچتا بادشاہ کی ڈیوڑھی پر پہونچا۔ بادشاہ نے یہ خبر سنکر اوسکو اپنے پاس بلایا۔ جونہین اوسکی نظر بادشاہ پر پڑی زمین پر گر پڑا اور ڈہاڑین مارکر

رویا۔ اور الحاح وزاری سے بادشاہ کی طرف ہاتھ اوٹھایا۔ بادشاہ نے کہا اے نادان
تجھے کیا ہوا ہے جو گھبراتا ہے۔ اوسنے جواب دیا کہ تو خودہی میرے موت کا حکم دیتا ہے
اور خودہی ملامت کرتا ہے کہ مین گھبراتا کیون ہون۔ بادشاہ نے کہا کہ کیا تو اس سے گھبرگیا
کہ ایک پیادہ نے تیرے دروازہ پر ایک مخلوق کے حکم سے جو پیدا کرنے والا نہین ہے۔
آواز دی حالانکہ وہ تیرا بہائی ہے اور تجکو معلوم ہے کہ تو نے اوسکا کوئی ایسا جرم نہین کیا
ہے جسکی وجہ سے تجکو قتل کرے۔ اور پھر تو ہی مجھے ملامت کرتا ہے کہ مین اپنے رب کے
پیادہ کو دیکھکر ایسا کیون بیقرار ہوگیا۔ کہ اوس موت کو یاد کرکے جسکی خبر مجھے اوسی دن سے
دیگئی ہے جس دن مین پیدا ہوا تھا۔ زمین پر گر پڑا حالانکہ مین اپنے گناہون سے واقف
اور خوف زدہ بھی ہون۔ اچھا تو جا کیونکہ مین جانتا ہون کہ تجکو میرے وزیرون نے بہکایا
اور بہیجا تھا اور اونھین بہت جلد اپنی غلطی معلوم ہوجاتی ہے۔

اسکے بعد بادشاہ نے لکڑی کے چار صندوق بنوائے۔ جن مین سے دو کے اوپر
سونے کا پانی چڑہوایا اور دو پر قیر کا رنگ۔ اسکے بعد قیر والے صندوقون کو سونے۔ چاندی
یاقوت۔ موتی اور زبرجد سے بھرا۔ اور سونے کے پانی والے دونون کو مردار گندگی۔ خون
لاش۔ اور بالون سے اور چارون کو بند کروادیا۔ اور اون وزیرون امیرون اور سردارون
کو جمع کیا جنکی نسبت اوسے گمان تہا کہ انہین اون دونون فقیرون سے میرا ملنا ناگوار گذرا تھا
اور چارون صندوقون کو اونکے سامنے رکھوا کر کہا کہ انکی قیمت لگاؤ۔ ان لوگون نے کہا کہ
بادشاہ سلامت! بظاہر مین تو سونے کے دونون صندوق اپنی خوبی و عمدگی و حسن کی وجہ
سے قیمتی اور انمول ہین۔ اور قیر والے چونکہ خراب و ذلیل و بدہیئت و بدشکل ہین اسلیے
ان کی کچھ قدر و قیمت نہین ہے اور دونون قسم کے صندوقون مین کوئی لگاؤ نہین ہے

بادشاہ نے کہا کہ بس تمہاری شناخت سب چیزوں کے بارہ مین ایسی ہی ہوا کرتی ہے اور تمہاری عقل کی رسائی یہین تک ہے یہ کہکر فقیر کے صندوقون کو کھلوایا تو جواہر - موتی - یاقوت اور زبرجد کی روشنی سے سارا مکان جگمگا گیا - بادشاہ نے کہا کہ ان دونون صندوقون کی مثال اون دونون شخصون کی ہے - جنکے لباس اور ظاہری صورت و حالت کو تم ذلیل و حقیر سمجھے - حالانکہ وہ علم حکمت - نیکوکاری - سچائی اور اون سب اچھی صفتون سے جو موتی - یاقوت - جواہر - زبرجد - اور سونے سے کہین عمدہ اور نفیس ہین - مالامال تھے - اسکے بعد سونے کے ملمع والے صندوق کھولے گئے - تو سارا مجمع دیکھتے ہی تھرا اوٹھا اور بدبو سے پریشان ہوگیا - بادشاہ نے کہا کہ یہ اون لوگون کی مثال ہے جو ظاہر مین لباس اور بناؤ سنگار سے آراستہ ہین - اور باطن مین جہل و عداوت - کبر و غرور رشک و حسد جھوٹ اور فریب - لالچ اور بدی - اور دنیا بھر کی بُری عادتون سے جو مردار خون - اور گندگیون سے بھی بڑھکر خراب اور نجس ہین معمور ہین - یہ سنکر سارا مجمع بول اوٹھا کہ ہمکو نصیحت ہوئی - اور ہم سمجھ گئے کہ ہماری کارروائی حقیقت مین واہیات اور غلط تھی - اور آپ کا فعل واقعی عمدہ اور صحیح تہا - اس حکایت کے بعد بلوہر نے کہا کہ اے شاہزادہ آپنے جو میری تعظیم و تکریم کی اوس کی یہ تمثیل ہے -

بوذاسف نے بلوہر کی زبانی جو یہ سنا تو سیدہا ہو بیٹھا - اور کہنے لگا کہ اب مجھے یقین آگیا - کہ میری آرزو پوری ہوگی - آپ کوئی اور مثال بیان کرین -

بیج بونے اور اوسکے اوگنے کی مثال

بلوہر نے کہا کہ سب سے اچھا وہ علم ہے - جو خدائے پاک کے پہچاننے اور اچھے کام

کرنے کی راہ بتائے۔ اسلئے مین جو کچھہ تجھسے بیان کرتا ہون اوسکو سمجھہ۔ کسان عمدہ
بیج لیکر بونے کے لئے باہر نکلتا ہے۔ اور مٹھی بھر بھر کر کھیت مین بکھیرتا ہے۔ سو اون مین
سے کچھہ تو کھیت کی مینڈون پر گرتے ہین جو بہت جلد چڑیون کا رزق ہوتے ہین۔
اور کچھہ ایسے پتھر پر گرتے ہین جسپر تھوڑی سی مٹی اور کسیقدر نمی ہوتی ہے یہ دانے
اوگتے تو ہین مگر جب اون کی جڑین پتھر تک پہونچتی ہین۔ تو سوکھہ جاتے ہین کچھہ
پُرخار زمین پر گرتے ہین یہان تک کہ جب اون مین بالین نکلتی ہین اور پھلنے کو آتی ہین
تو کانٹے اونکے گردنین دباکر سوکھا ڈالتے اور ضایع کر دیتے ہین۔ اور اون مین سے
تھوڑے اچھے پاک وصاف زمین پر گرتے ہین۔ جو محفوظ رہکر نشو و نما پاتے اور بخوبی
پروان چڑھتے ہین۔ اسکی تشریح یہ ہے۔ کہ کسان تو حکمت جاننے والے ہین۔ اور
عمدہ دانے اونکے پند و نصایح ہین۔ اور وہ دانے جو مینڈون پر گرتے اور جن کو چڑیان
چگ جاتی ہین۔ وہ نصیحتین ہین جو کانون ہی تک پہونچکر رہجاتی اور دل تک
نہین پہونچتی ہین اور جو دانے پتھر پر کے نمناک مٹی پر گرکر اوگتے ہین اور بعضین اونکی
جڑین پتھر پر پہونچکر سوکھہ جاتی ہین۔ وہ وہ باتین ہین جنکو کسی شخص نے جی لگا کر سنا
اور اچھا جانا۔ اور اپنی سمجھہ سے اونکو پہچانا ہو۔ مگر اونپر عمل کرنے کے ارادہ سے اونکو
گرہ مین نہ باندہا ہو اور نہ اوس کی عقل نے اونکو اپنا بنا لیا ہو۔ اور جو بیج کہ اوگے اور
پھلنے کو ہوئے مگر کانٹون نے اونکو سر اوٹھانے ندیا۔ وہ ایسی نصیحتین ہین۔ جنکو سننے
والے نے گرہ مین باندہ رکھا۔ اور عقل سے اوسے سمجھا بھی مگر جب اونپر عمل کرنے کا
وقت آیا جو اونکا پھل ہے اوسوقت نفسانی خواہشون نے اونکو دباکر ضایع کر دیا۔ اور
جو دانے پاک وصاف زمین مین پہونچے۔ اور محفوظ رہکر پھولے پھلے۔ اور پروان چڑھے

وہ ایسی نصیحتین ہین - جنکو عقل و بینائی نے پسند اور کانون نے قبول کیا اور دل نے محفوظ رکھا - اور ارادہ نے اونکو تکمیل کو پہونچایا - یعنی نفسانی خواہشون کے اوکھاڑ پہینکنے اور نجس خیالات سے قلب کو پاک کرنے کا کام اونسے لیا -

یوذاسف نے کہا کہ مین امید کرتا ہون کہ جو بیج آپنے مجھمین بوئے ہین - وہ محفوظ رہینگے - اور نشو ونما پاکر عمدہ پھل لائینگے - اب میری حاجت برآری کیجئے -

بلوہر نے کہا کہ مہربان طبیب جب دیکھتا ہے کہ کسی مریض کے بدن کو اخلاط فاسدہ نے گھلا دیا ہے اور وہ اوس بدن کو قوت دینا اور موٹا تازہ کرنا چاہتا ہے - تو وہ پہلے ایسی غذا ہی نہین دیتا ہے جس سے گوشت بڑہے اور قوت پیدا ہو - کیونکہ اوسے معلوم ہے کہ اگر برے مادون کے موجود ہوتے ہوئے مقوی غذا دیجائیگی - تو نہ کوئی فائدہ ہوگا اور نہ کچھ قوت آئیگی - بلکہ وہ پہلے ایسی دوائین دینا شروع کرتا ہے جن سے برے مادے زایل ہوکر جسم کے رگ و پٹھے صاف ہوجائین - جب یہ کرچکتا ہے تب اوسکے مزاج کے موافق کھانا پینا بتاتا ہے - جس سے اوسکو نفع پہونچیگا اور گوشت اور چربی پیدا ہوگی اور قوت بڑہیگی یہی حال اوس زمین کا ہے جسمین آدمی بیج بونا چاہتا ہے - اگر بونے والا پہلے زمین کو کانٹون سے صاف نہ کریگا اور اوسکے لئے نہر اور گڑہے نہ کھودیگا اور ان کامون کے بعد اپنی بساط بھر عمدہ بیج چنکر ٹھیک وقت اور موسم دیکھ کر نہ بوئے گا - اور چڑیون اور کیڑون سے اون کی حفاظت نہ کریگا اور وقت پر پانی نہ دیگا تو یہ دانے ہرگز نہین اوگینگے - اور اگر اوگے بھی تو نشو و نما نہین پاسکینگے - کسان کی محنت رایگان جائیگی - اور مشقت بیکار - اوس کی امید لغو ثابت ہوگی - اور توقع بیہودہ - اور خود بیج بھی ضایع جائین گے - نفع کا کیا ذکر ہے -

یہ سنکر یوذاسف نے کہا۔ کہ اب کوئی مثال دنیا کے فریب اور اہل دنیا کے فریب مین آنے کی بیان کیجیے

دنیا اور اہل دنیا کے فریب کی ایک تمثیل

بلوہر نے کہا کہ لوگ بیان کرتے ہین۔ کہ ایک شخص جنگل کی طرف جا نکلا۔ وہ جا رہا تھا کہ ایک مست ہاتھی اوسکے پیچھے پڑا۔ وہ شخص اوس سے بچنے کو بھاگتا پھرتا تھا۔ اور ہاتھی اوسکا پیچھا نہین چھوڑتا تھا۔ یہان تک کہ رات ہوگئی اور اوس بیچارہ نے مجبور ہوکر ایک کنوئین مین پناہ لی اور اوس مین لٹک گیا۔ اور درخت کی ٹہنیان جو کنوئین کے کنارہ پر اوگی ہوئی تھین دونون ہاتھون مین پکڑ لین۔ اوسکے دونون پانون کسی چیز پر جاکے ٹکے۔ جو کنوئین کے عرض مین پھیلی ہوئی تھی۔ جب صبح ہوئی تو اوسنے دیکھا کہ ٹہنیون کی جڑ مین دو گھونسین لگی ہوئی ہین۔ ایک سفید ہے۔ اور دوسری سیاہ اور اونھین کاٹ رہی ہین۔ اور اپنے پانون کے نیچے چار سانپ دیکھے کہ اپنے بانبیون سے سر نکالے ہوئے ہین۔ اور کنوئین کی تہہ کو جو غور سے دیکھا تو ایک بڑا اژدہا نظر آیا۔ جو اسکو اپنا نوالہ بنا لینے کی امید مین منھہ پھیلائے ہوئے ہے۔ پھر اوسنے ٹہنیون کی جڑ کو جو سر اوٹھا کر دیکھا تو اوسکے اوپر کیجانب تھوڑا سا شہد لگا ہوا تھا۔ وہ دونون ڈالیون کو اپنے منہ کے پاس لایا اور اوس شہد کی مٹھاس سے کسیقدر مزہ اوٹھایا۔ اور اوس مٹھاس مین وہ ایسا غافل اور ازخود رفتہ ہوگیا کہ نہ تو اوسے اون دونون ٹہنیون کا کچھہ غم رہا جن مین وہ لٹکا ہوا تھا۔ حالانکہ وہ دیکھہ چکا تھا کہ دونون گھونسین اونھین تیزی سے کتر رہی ہین اور نہ اون چارون سانپون کا اوسے اندیشہ رہا جن پر پانون ٹیکے ہوئے تھا اور نہین جانتا تھا کہ وہ کب جوش مین آکر اوسے ڈس لینگے۔ اور نہ اوس اژدہے کا خوف باقی رہا جو منھہ پھیلائے ہوئے تھا اور اوسے خبر نہ تھی کہ کب گرکر اوسکا لقمہ بنے گا۔ بس وہ کنوان تو یہ دنیا ہے جو آفتون اور

بلاؤن سے بھری ہوئی ہے۔ اور ٹہنیان یہ بری زندگی ہے اور سفید و سیاہ گھونسین دن اور رات ہین۔ اور اونکا ٹہنیون کو جلدی جلدی کترنا لیل و نہار کا تیزی کے ساتھ عمر کو تمام کردینا ہے اور چارون سانپ جسم کے چارون خلط ہین۔ جو واقع مین بس کی گانٹھین ہین۔ اور جو اژدہا نگلنے کو منہ پہیلائے ہوئے ہے وہ موت ہے۔ جو تاک لگائے ہے۔ اور ہاتھی وہ وقت معین جو ہمہ دم آدمی کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ اور شہد دنیا کی ناپائدار اور ناچیز لذتین ہین جنہون نے آدمی کو فریب دیکر بالکل غافل بنا رکھا ہے

یوذاسف نے کہا کہ یہ مثال بیشک عجیب ہے اور تشبیہ بالکل ٹھیک ہے۔ اب کوئی اور مثال اسکی بیان فرمائے کہ اہل دنیا۔ دنیا کے فریب مین آکر اون چیزون پر فریفتہ ہین۔ جن سے کوئی فائدہ نہین۔ اور اون امور سے غافل ہین جن کا فائدہ اونھین پہونچنے والا ہے۔

فائدہ کی باتین چھوڑ کر بیفائدہ باتون مین اہل دنیا کے پھنسنے کی مثال

بلوہر نے کہا کہ۔ نقل ہے کہ ایک آدمی کے تین رفیق تھے۔ اون مین سے ایک کو یہ سب سے بڑھ کر سمجہتا تہا۔ اوس کی خواہش کو اپنی ذات پر مقدم رکھتا۔ رات دن اوسی مین پہنسا رہتا۔ اوسکے سبب سے جانکر جوکہون مین پڑتا۔ اور کبھی اوس سے سیر نہین ہوتا۔ اور اوسکے لئے جان و مال خرچ کرنے مین دریغ نہین کرتا۔ اور دوسرے کا رتبہ پہلے سے کم تہا۔ تاہم اوسکو دل سے دوست رکھتا۔ اوسکی خاطرین کرتا۔ اپنے پاس رکھتا اوسپر لطف و کرم اور اوسکی خدمت کرتا۔ اور اوسکے لئے روپے اوٹھاتا۔ اوس سے غفلت نہین کرتا۔ اپنی ساری کوششون کو اوسپر وقف کئے ہوئے اور ہمہ دم اوس کی رضا جوئی مین مصروف رہتا تہا۔ یہانتک کہ اوس سے بڑھ کر کوئی چیز اوسکے نزدیک پیاری اور کوئی شئے اوس سے زیادہ اوسکی دل بستگی کی نہ تھی۔ اور تیسرا رفیق اوسکے ظلم و ستم

کانشانہ۔ دلپہ جبیر اور اوسکے نزدیک محض ناپرسان تھا۔ اوسکی طرف بہت کم توجہ اور
اوسکے ساتھ اوسے بہت تہوڑی محبت تھی۔ اور اوسکے لئے قہرًا و جبرًا کبھی کبھی تہوڑا سا
خرچ کرتا تہا۔ یکایک اوس شخص پر ایسی مصیبت آئی کہ دوستون ہمنشینون اور رفیقون کی
مدد کا سخت محتاج ہوا۔ اور بادشاہ کے پیادے اُسی بادشاہ کے حضور مین لیجلنے
کو آموجود ہوئے گھبراکر اپنے پہلے رفیق سے پناہ مانگی اور کہنے لگا۔ کہ تمکو معلوم
کہ مین تم پر کیسا مہربان تھا۔ اپنی جان ومال تجپر فدا کرتا تھا۔ اور تمہارے سبب سے
خطرون مین پڑا کرتا تھا۔ آج مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔ یہ بتاؤ کہ تم میرے لئے کیا
کرسکتے ہو۔ اوسنے کہا۔ کہ مین تیرا رفیق نہین میرے اور بہت سے ایسے دوست ہین۔ جو
مجھے تجہ سے زیادہ عزیز ہین۔ اونہین چہوڑ کر مین تیری طرف توجہ نہین کرسکتا۔ ہان رستہ
کے لئے مین تھوڑا سا کپڑا تیرے ساتھ کرسکتا ہون۔ مگر اوس سے کچھ ایسا فائدہ نہین
ہونیکا۔ تب وہ دوسرے رفیق سے ملتجی ہوا جسکے ساتھ مہربانی وعنایت کیا کرتا تہا۔ اور
اوس سے کہا کہ مین ہمیشہ تیری حاجتین پوری کرتا تھا۔ آج مجھے ضرورت آپڑی ہے۔
یہ بتا کہ تو میرے لئے کیا کرسکتا ہے۔ اوسنے کہا کہ مین خود اپنی فکر مین مبتلا ہون۔
فرصت کسکو ہے جو تیری خبر لے۔ یہ سمجھ لے کہ اب میری تیری دوستی ختم ہوگئی۔ تیری راہ
اور طرف ہے۔ میری اور طرف۔ البتہ اتنا کرسکتا ہون۔ کہ چند قدم تیرے ساتھ جاکر
لوٹ آؤنگا۔ اسکے بعد اوسنے تیسرے رفیق کی طرف جسکو فراخ حالی مین پوچھتا بھی تھا
رُخ کیا۔ اور کہا کہ تم سے بہت شرمندہ ہون۔ اسلئے کہ زمانہ تک مین تمپر ستم کرتا رہا۔ مگر کیا
کرون مرتا کیا نہین کرتا۔ بےسہارے ہوکر تمہارے پاس آیا ہون۔ تم میرے کچھ
کام آسکتے ہو یا نہین۔ اوسنے کہا۔ مین اپنی بساط بھر تمکو بچاؤنگا۔ تمہارا ساتھ نہین چھوڑونگا

اور تم سے غافل نہین رہونگا۔ مین تمہارا ایسا ساتھی ہون کہ تمکو بلا کے ہاتھون مین نہ پہنچنے دونگا۔ اور نہ رسوا و ذلیل ہونے دونگا۔ اور تم اس سے نہ خوف کھاؤ اور نہ کچھ غم کرو کہ تمنے پہلے میرے ساتھ بہت کم سلوک کیا تھا۔ کیونکہ جو کچھ تم مجھے دیتے تھے مین اوسے حفاظت سے اپنے پاس رکھتا جاتا تھا۔ مگر مین نے اسی قناعت نہین کی تمہارے لیئے اوس سے تجارت بھی کی۔ اور بہت کچھ منافع حاصل کرکے رکھہ چھوڑا ہے۔ اسلیئے جتنا تمنے مجھے دیا تھا اوسکا کئی گونہ میرے پاس امانت رکھا ہوا ہے اور مین امید کرتا ہون کہ اتنے مال سے بادشاہ راضی ہوجائیگا۔ اور تم رہائی پاجاؤگے۔ بس اب چلو مین تمہارے ساتھ ہون یہ سنکر اوس شخص نے کہا کہ مین حیران ہون اسوقت کس بات پر زیادہ حسرت و افسوس کرون۔ اس سچے دوست اور باوفا رفیق کے ساتھ بے اعتنائی اور کم التفاتی کرنے پر یا ان دونون جھوٹے اور بےوفا رفیقون پر جان و مال نثار کرنے پر۔ بلوہر نے کہا کہ پہلا رفیق مال ہے۔ دوسرا رفیق اہل و عیال۔ اور تیسرا اعمال۔ بوذاسف نے کہا کہ بیشک یہی حق ہے۔ مہربانی فرماکر دنیا کی اور اہل دنیا کے اوسپر بہولنے کی ایک مثال اور بیان کیجیے۔

باب فریب دنیا کے بیان مین

بلوہر نے کہا کہ ایک شہر کے رہنے والون کا معمول تھا کہ کسی ایسے اجنبی شخص کو اپنا حاکم بنالیا کرتے تھے جو اونکی عادت سے ناواقف ہوتا تھا۔ اور سال بھر تک اوسی کی حکومت کو مانتے تھے وہ شخص اپنی ناواقفیت سے یہ سمجھتا تھا کہ مین ہمیشہ ان پر حاکم رہونگا مگر جب ایک سال پورا ہوجاتا اور وہ شخص غفلت سے عیش و عشرت مین مصروف ہوتا۔ تو

یہ لوگ اوسنے ننگا کر کے اپنے یہان سے باہر نکال دیتے تھے۔ اور وہ بدحالی و افلاس کی مصیبت و تکلیف مین مبتلا ہو جاتا تھا۔ حالانکہ پہلے اوسکے خیال مین بھی یہہ بات نہین گذری ہوئی تھی۔ کہ لوگ مجھے حکومت سے نکال دینگے۔ اسوجہ سے اوسکی پہلی حکومت اوسکے لئے وبال اور مصیبت کا ذریعہ ہو جاتی تھی۔

ایک مرتبہ اتفاق یہ ہوا کہ اوس شہر کے باشندون نے ایک شخص کو اپنا حاکم جو ہوشیار و عاقل۔ صاحب حیا و حکمت۔ دنیا اور اوسکے معاملات سے واقف کار تھا۔ اس شخص نے جب دیکھا کہ مین ان لوگون مین محض اجنبی ہون۔ تو اوسنے وہ مانوس نہوا اور الگ تھلگ رہنے لگا۔ اور اس فکر مین رہا کہ اونہین لوگون مین سے ایک ایسا آدمی چن کر نکالے کہ یہان کی لوگون کے معاملات سے خبردار ہو اور شہر کی حالت کی خبر دیتا رہے ایسے شخص کی تلاش مین برابر سرگرم رہا۔ اور آخرش جوئندہ یابندہ۔ ایک آدمی اوسے مل ہی گیا۔ اوس سے وہان کے لوگون کے حالات دریافت کئے۔ اوسنے اوس شہر والون کا راز افشا اور اونکی عادت سے اوسے آگاہ کر دیا۔ اور اوسکو جتلا دیا کہ جو کچھ مال تمہارے قبضہ مین آئے۔ اوسکو اپنے حتی المقدور بچاؤ اور اوس مکان مین جمع کرتے جاؤ جہان تم نکالکر پہونچائے جاؤ گے۔ اس تدبیر سے یہ فائدہ ہوگا کہ حکومت جانے کے بعد بھی اس دور اندیشی کے بدولت فراخی و عیش سے بسر ہوگی

ع مرد آخر بین مبارک بندہ ایست۔ اوس شخص نے اوسکے کہنے پر عمل کیا۔ اور آخری افلاس کی تکلیف سے محفوظ رہا۔ بس اے شاہزادہ تم گویا وہ شخص ہو جسنے غربت مین ملنساری نہین کی اور حکومت کے دہوکے مین نہ آکر اوس قوم اور اوسکے شہر کے دستور سے واقفیت حاصل کی۔ اور مین بمنزلہ اوس آدمی کے ہون جسکو اوسنے

ڈھونڈھ کر نکالا تھا۔ اور اوسی کی طرح مین تمکو راہ بتلانے اور تمہاری مدد کرنے کو آمادہ ہون۔ بوذاسف نے کہا۔ آپنے سچ کہا اور بیشک آپ وہ گمشدہ چیز ہین جسکی مجھے جستجو تھی۔ اب آپ آخرت کی باتین بیان فرمایئے۔ رہا دنیا سے بچنا سو مین اوسکے شروع ہی سے بچا اور اوسکو نفرت اور ذلت کی نگاہ سے دیکھتا رہا ہون۔

نے کہا۔ کہ دنیا سے بچنا ہی آخرت کی رغبت کی کنجی ہے۔ اور جو شخص آخرت کی خواہش کرتا ہے اوسکو وہ ضرور ملتی ہے اور وہ شخص اوس کی حمایت مین آجاتا ہے اور تجھسا آدمی کیونکر دنیا سے پرہیز نہ کرے خدا نے جیسی عقل تجھے عطا کی ہے وہ ظاہر ہے اور تجھکو دکھائی دے رہا ہے کہ دنیا سرتاپا تاریکی و دشمنی۔ نقصان و عصیان کا گھر ہے۔ اور اس مین جتنی مخلوق ہے سب سے افضل یہی حضرت انسان ہین جن مین دو چیزین ہین ایک ظاہر اور ایک باطن۔ باطن کا یہ حال ہے۔ کہ وہ نادانی و گمراہی۔ رنج و بیماری گناہ و دروغگوئی۔ غیظ و غضب۔ کینہ و شر۔ فکر و طمع۔ احتیاج و خواہش۔ ہلاک کرنیوالی شہوت۔ اور برباد کرنیوالی آرزو۔ بتون کی محبت۔ خداشناسی سے عداوت شیطان پر ایمان رحمن کے ساتھ بے ایمانی۔ اور بدی و سرکشی کے زور۔ اور نیکی و پرہیزگاری کی کمزوری سے مالامال ہے۔ اور ظاہر خود ظاہر ہے سب سے بڑھکر کمزور اور سب سے زیادہ تاریک اس کی بدبوئی اور برائی و گندگی چھپی ہین اور ساری مخلوق سے زیادہ یہ آفتون کا نشانہ ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ ساری دنیا کا خلاصہ یہ ہے کہ اس بدن کے لئے سامان جمع کیا جائے۔ اور اس بدن کی یہ کیفیت کہ اس مین قیام ہے نہ کسی قسم کی روک۔ گرمی اسکو پگھلا اور سردی اسکو ٹھٹھرا دیتی ہے۔ لو اسکو جھلسے۔ پانی اسے ڈبوئے۔ زہر اسے جلائے۔ کیڑے مکوڑے اسے سوجاوین۔ درندے پھاڑین۔ لوہا اسکو ٹکڑے

ٹکڑے کر دے لکڑی اسکو توڑ دے۔ جادو اسکی صورت بدلے۔ خلاصہ یہ کہ اسکی طبیعت کا خمیر ہی طرح طرح کی بیماری آزار روگ دکھ۔ درد اور ہرج مرج سے ہے۔ بس وہ تو ان سب بلاؤن کے ہاتہہ مین گروا رہا ہہین کا منتظر بیٹھا ہے۔ اور چار خلطون کے موجودگی مین جسمین سے ہر ایک دوسرے کی ضد ہے۔ وہ زیادہ عرصہ تک اپنے صحیح و سلامت رہنے کی امید ہی نہین رکھ سکتا ہے۔ انکے علاوہ اوسکے ساتہہ سات بلائین لگی ہوئی ہین۔ جن سے کسی شخص کو بھی چھٹکارا نہین۔ یعنی گرمی۔ سردی۔ بھوک۔ پیاس۔ ڈر۔ بیماری۔ اور موت اور تم جو آخرت کی حالت پوچھتے ہو۔ تو سنو مین بیان کرتا ہون کہ اوسکی جس بات کو تم دور سمجھتے ہو اوسکو نزدیک۔ اور جسکو تم دشوار خیال کرلیتے ہو اوسکو آسان اور جسکو تھوڑا گمان کرلیتے ہو اوسکو بہت پاؤ گے۔

یوذاسف۔ جن لوگون کو میرے باپ نے نکلوایا اور جلوایا۔ کیا آپ نے اونکو دیکھا تہا وہ سب آپ کے ساتہہ کے لوگ تھے یا نہین۔

بلوہر۔ ہان

یوذاسف۔ مین نے سنا ہے کہ سب کے سب اونکی دشمنی اونکی بدگوئی کرنے اونھین برا کہنے مار ڈالنے اور جلا دینے پر متفق ہو گئے تھے۔

بلوہر۔ اون کی بدگوئی کا جو تمنے ذکر کیا۔ بھلا ایسے لوگون کو کوئی کیا برا کہیگا۔ جو سچ بولتے ہین جھوٹے نہین۔ دانا ہین۔ نادان نہین۔ مصیبت اوٹھائین۔ مگر اف نہ کرین۔ عبادت کرین۔ تو سوئین نہین۔ روزے رکھین تو روزہ توڑ بین نہین۔ بلاؤن مین پھنسین۔ تو صبر کرین۔ مال اور اہل وعیال کی طرف سے اپنے دل پر جبر کرین اور کسی کے مال و اہل وعیال کو تاکین نہین۔

بوذاسف ۔ پھر دنیاداروں سے اونسے عداوت کرنے مین ایکا کیونکر کیا۔ حالانکہ اونکے آپس مین ہمیشہ پہوٹ رہتی ہے ۔

بلوہر ۔ اسبارہ مین دنیا دارونکی مثال اون کتون کی ہے ۔ جو مختلف رنگ اور قسم کے تھے اور سب ایک مردار کے کھانے کو اکٹھے ہوئے تھے ایک دوسرے پر غُرّاتا اور بھونکتا ۔ اور یہ اوسکو اور وہ اسکو کاٹنے کو دوڑتا تھا ۔ یہ سب اوس مردار پر لڑ جھگڑ رہے تھے کہ اودہر سے ایک آدمی گذرا سب نے باہمی لڑائی کو چھوڑکر اوس بیچارے آدمی کا پیچھا لیا ۔ کوئی اوسپر بھونکا ۔ کوئی غُرّایا ۔ کسی نے کپڑے نوچے اور کسی نے دانت مارے ۔ اورسب اسمین ایک دوسرے کے معاون و مددگار بنگئے حالانکہ ان کی آپس مین دشمنی تھی ۔ اور ظاہر ہے کہ اس مرد کو نہ تو اونکے مردار کی ضرورت تہی اور نہ وہ اونسے اوسکے لیے جھگڑنا چاہتا تھا ۔ مگر کتون نے اوسے اجنبی پایا اسلیے اوس سے بھڑکے اور آپس مین ایک ہو گئے ۔ پس دنیا کے مال ومتاع کو مردار سے تشبیہ دیگئی ہے ۔ اور مختلف قسم کے آدمی یعنی بتون وغیرہ کے پوجنے والون کو رنگ برنگ کے کتون سے ۔ کیونکہ یہ سب دنیا ہی کو چاہتے اور اوسی کے لئے آپس مین لڑتے جھگڑتے اور خونریزی کرتے ہین اور نہ اوس سے کبھی اونکا دل اکتاتا ہے اور نہ وہ اوسکو چھوڑتے ہین ۔ اور اوس دیندار کو جو دنیا پر لات مارکے اوس سے علیحدہ ہوگیا ۔ اور اوسکے لیے کسی سے لڑتا جھگڑتا نہین ہے اور نہ لوگون کو اس سے روکتا ہے کہ اوسکو اجنبی سمجھکر اوسپر بھونکتے اور غراتے کیون ہین ۔ اوس آدمی سے تشبیہ دی جسپر کتے ایکا کرکے لوٹ پڑے تھے حالانکہ اوسے مردار سے کچھ غرض نہ تھی ۔ پھر اس مین تعجب کیا ہے کہ لوگون کی ساری ہتین

دنیا ہی پر وقف رہین - اور اوسی کے لئے لڑے مرتے ہین - یہان تک کہ جب
ایسے آدمی کو بھی دیکھ پاتے ہین جو اوس مردار کو اونھین کے ہاتھون مین چھوڑ کے
اور خود اوس سے اپنا دامن ہٹا کر جدا ہو گیا ہے تو اوس شخص سے بمقابلہ اون لوگونکی
جو دنیا کے لئے اون سے نزاع و تکرار کرتے ہین - زیادہ تر دشمنی برتتے اور کشت و
خون کرتے اور غیظ و غضب ظاہر کرتے ہین - جن لوگون کی آپس مین [illegible] ہو
خبر نہین کس مُنہ سے وہ بے سرو کار شخص کی دشمنی پر کمر بستہ ہو جاتے ہین - اہل دنیا
دنیا کی آرزو و رغبت ہی کو دینداری سمجھتے ہین -

بوذاسف - ای حکیم - اب اپنے کہانے پینے کی کیفیت سے مجھے آگاہ کیجئے -

بلوہر - مین نے اپنے نفس کو جسقدر کہانے پینے کا عادی کیا ہے - اور جسقدر غذا
اوسکو کافی ہوتی ہے وہ معمول سے بہت ہی تھوڑی ہے - اور میرا نفس اسپر قناعت
کر لیتا ہے - اور اوس سے راضی رہتا ہے وہ نہ اوس سے زیادہ طلب کرتا ہے اور
نہ اوسکے سوا کسی اور چیز کے لئے مجکو تنگ کرتا ہے - مین اوسکی تمثیل مین تم کو ایک
حکایت سناتا ہون -

کسی ملک مین ایک بادشاہ تہا اوسکا ملک بہت بڑا اوس کا لشکر جرار اور خزانہ بے شمار
تہا - بیٹھے بٹھائے اوسکو سوجھی کہ ایک دوسرے بادشاہ سے لڑکر اُسکی ملک کو اپنی ملک
مین ملا لینا چاہیے - تاکہ ملک بھی زیادہ ہو جائے اور مال بھی - چنانچہ اپنا خزانہ - توشہ
خانہ - اپنی عورتین بچے - گھوڑے - ہاتھی - سب کو ساتھ لیکر روانہ ہوا - دوسرے بادشاہ
کو جب یہ خبر پہونچی تو وہ بھی جنگ کے لئے اپنے پایۂ تخت سے باہر نکلا - اثناء راہ مین
مقابلہ ہوا - اس دوسرے بادشاہ کی فوج نے غنیم کی فوج کو مار کر پسپا کر دیا - اور

غلطی ملک گیری

فتح پائی۔ بہاگنے والون مین سے ایک خود بادشاہ بھی تہا۔ وہ اپنی بیبیون اور چھوٹے
چھوٹے بچون کو لیکر دشمن کے پنجہ سے نکلا۔ اور شام کے وقت سرکنڈون کے
ایک چھوٹے سے بن کے پاس پہونچا۔ جو نہر کے کنارہ پر تھا۔ بال بچون کو ساتھ
لیکر اوس مین گہس گیا اور اپنے گھوڑونکو چھوڑ دیا کہ کہین اونکے ہنہنانے کی آواز
سنکر دشمن پتہ لگا لے۔ رات بھر اوسی بن مین پناہ لی۔ اور برابر ہر طرف سے گھوڑون
کے ٹاپون کی آواز سنا کیا۔ جب صبح ہوئی تو اوس بن سے نکلنا چاہا۔ مگر نہ نکل سکا
اسلیئے کہ نہر سے پار اوترنا اوسکے لیئے ناممکن تھا۔ اور صحرا مین دشمن کا ڈر لگا تھا۔ ناچار
اوسی تنگ جگہہ مین ٹھہرا۔ پانی کے موذی جانورون دشمن اور سردی کی دہشت
تو تھی ہی اوسکے ساتھ کسی قسم کا کھانا بھی نہ تھا۔ اور چھوٹے چھوٹے بچے بھوک کی
مارے روتے تھے اسی حالت سے اوسنے دو دن کاٹے۔ آخر اوسکا ایک بچہ بہوک
سے مر گیا۔ جسکو نہر مین پہینک دیا اور ایک دن اور بھی اوسی مصیبت مین کاٹا۔ جب محض
مجبور ہو گیا تو اپنی بی بی سے کہا کہ ہم سب کے سب مرنے کے قریب ہو گئے ہین
اور سب کے مرجانے سے بہتر یہ ہے کہ کچھہ مرین اور کچھہ باقی رہین۔ اسلیے صلاح یہ ہی
کہ اپنے کسی بچہ کو جلد ذبح کرین۔ اور جب تک اللہ یہان سے نکلنے کی کوئی صورت
نہ پیدا کرے اوسوقت تک کے لیئے ہماری اور ہمارے بقیہ اولاد کی زندگی کا وہی سہارا
ہو۔ اور اگر اسمین ہم دیر کرینگے تو بچے دبلے ہو جائینگے۔ اور پھر اونکے گوشت سے
کچھہ فائدہ نہین پہونچیگا۔ اور ماسوا اسکے ہم خود ایسے کمزور ہو جائینگے کہ اگر
یہان سے نکلنے کی کوئی سبیل بھی ہوگی تو اپنی جگہہ سے ہل نہ سکینگے اوس کی
بی بی نے بھی اس صلاح کو مان لیا۔ اور بچون مین سے ایک بچہ ذبح کیا گیا۔ اور

سب کے بیچ مین لاکر رکھا گیا۔ اور سب نے دانتون سے نوچکر کھانا شروع کیا۔
بلوہر نے پوچھا کہ اب اسے شہزادہ یہ بتلا۔ کہ اوس بادشاہ کی نسبت تیرا کیا خیال ہے۔ آیا وہ کتون کی طرح پیٹ بھر کر کھائیگا۔ یا کسی کام مین پہنسے ہوئے ناچار شخص کی طرح جان بچانے کو ایک دو نوالے ۔

بوذاسف۔ کام مین پہنسے ہوئے ناچار شخص کی طرح۔

بلوہر۔ بس اس دنیا مین بحالت موجودہ میرا کھانا پینا اسی قسم کا ہے ۔

بوذاسف۔ اچھا یہ بتا۔ئے کہ جس راہ کی طرف آپ مجھے بلاتے ہین۔ وہ کوئی ایسی شے ہے کہ لوگون نے اپنی عقل سے نکالکر اختیار کی ہو۔ یا اسکے سوا اوس کی کوئی اصل بہی ہے ۔

بلوہر۔ یہ امر اسقدر اہم اور نادر ہے کہ دنیا والے اپنی عقل سے نکال سکتے نہ سوچ سکتے ہین۔ اور اگر اہل دنیا کے عقل ورا ئے کو اوسمین کوئی دخل ہوتا۔ تو امین دنیا کی لذتون۔ عمارتون۔ کہانے پینے۔ عیش وعشرت۔ زیب وزینت۔ نکاح ولباس۔ آرزو و ہوس۔ کھیل تماشون۔ ناچ اور رنگ کی ترغیب وتحریص ہوتی۔ مگر یہ امر تو دنیا سے بالکل جدا اور مخالف ہے۔ یہ تو خدا ئے بزرگ و برتر کی طرف سے بلاوا۔ اور چمکتا ہوا نور۔ اور سیدہی راہ ہے جو اہل دنیا کے اعمال ولذات وشہوات کو بگاڑ دیتی ہے ۔

بوذاسف۔ آپ جانتے ہین۔ کہ اسوقت بھی اون لوگون مین سے جو دنیا سے نفرت اور آخرت سے رغبت دلاتے ہین۔ آپ کے سوا کوئی اور موجود ہے ۔

بلوہر۔ اگر تم اپنے ملک کی پوچھتے ہو تو نہین ہین۔ اور جو اور قومون کی پوچھو تو اونمین کچھ لوگ ایسے ہین۔ جو ترک دنیا کی رغبت دلاتے ہین۔ اور کچھ ایسے ہین جو دین کا

نام بدنام کرتے ہین۔

بوذاسف ۔ وہ کونسی چیز ہے۔ جسنے تمکو اونسے بڑھ کر اہل حق بنایا ہے۔ حالانکہ یہ عجیب وغریب بات تمکو اور اونکو دونون کو ایک ہی جگہہ سے ملی ہے۔

بلوہر۔ بیشک وہ امر حق خدا ہی کی طرف سے آیا اور خدا ہی نے بندونکو اوسکی طرف بلایا۔ مگر ایک قوم نے تو اوسکو ٹہیک ٹہیک اور ساری شرطون کے ساتھہ اوسکی اصلی صورت مین قبول کرلیا۔ اور دوسری قوم نے اوسکو اسطرح پر قبول نہین کیا اور اوسپر عمل کرنیکا ارادہ وہمت نہین کی۔ بلکہ اوسکو دشوار اور گران سمجھا۔ اور ظاہر ہے کہ برباد کرنیوالا۔ درست کرنے والیکی برابری نہین کرسکتا۔ اور گہبرانے والا صبر کرنیوالے کے مثل نہین ہوسکتا۔ بس اسیوجہ سے ہم اون لوگون سے بڑھکر اہل حق ہین

پھر بلوہر نے کھا۔ کہ کسی شخص کے مُنہ سے کوئی بات دنیا سے بچنے اور آخرت کو چاہنے کی ایسی نہین نکلتی ہے جو اوس خدائی دعوت سے ماخوذ نہو جس سے ہمنے باتین لی ہین۔ لیکن ہمارے اور اونکے درمیان مین اون چیزون نے تفرقہ ڈالدیا ہے۔ جو ان لوگون نے اپنے اوس نفس کی پیروی سے نئی نکالی ہین۔ جو برائی کا حکم دینے والا۔ اور لذتون مین پہنسانے والا ہے۔ اور اصل یہ ہے کہ خدا کی طرف سے دعوت اگلے زمانے مین ہمیشہ تہوڑے تہوڑے مدت کے بعد پیغمبرونکے ذریعہ سے مختلف زبانون مین آتی رہی ہے اور ہر دعوت کی ایک ہی حالت اور ایک ہی مقصد رہا ہے۔ اور اون مین سے ہر ایک اپنی جگہہ پر صحیح اور قوی ستھے۔ مگر پیغمبر کے زمانہ کے بعد ہر دعوت مین ایک ایسی قوم شامل ہوتی گئی جو واقع مین اوسکے لایق نہ تھی اور ایسی بدعتین ایجاد کرتے گئے جو اصول کے موافق نہ تہین۔ یہان تک کہ اصل مقصد کی

صورت بدل گئی۔ حق کی راہ گویا رک گئی مگر اس فعل سے سچی بات مٹی نہین بلکہ قایم اور روشن باقی رہی۔ اور بدعتین ایجاد کرنے والی باا ینہمہ اوسی کا نام لیتے اور اوسکا اقرار کرتے اور اوسکی بعض شرطون کو پہچانتے اور اوسی کی شناخت بتاتے رہے۔ پس جو لوگ کہ ہماری طرح دنیا سے نفرت دلانے والے اور آخرت کی طرف جھکانیوالے ہین اونکی مخالفون کی زبانون پر بھی کچھ حق کی باتین باقی رہگئی ہین۔ جو اوس سچے اصل کا اثر اور پرتو ہین جسپر ہم واقع مین چلتے ہین۔ اسلئے ہمارے اور اونکے درمیان مین فرق یہ ہے کہ گو وہ لوگ قول اور صفت مین ہمارے موافق ہین مگر فعل اور سیرت مین ہمارے مخالف۔ اور ہم اون مین سے کسی کی مخالفت نہین کرتے۔ مگر اوسوقت جب ہمارے پاس تین دلیل اور عادل گواہ موجود ہوتے ہین۔ اور وہ دلیل وگواہ باقیماندہ کتابین ہین جو اونھین لوگون کے پاس ہین اور اونکی نسبت وہ اقرار بھی کرتے ہین کہ خدا کی بھیجی ہوئی ہین۔ یہی کتابین بتاتے ہین کہ جو باتین خداشناسی کی کہی جاتی ہین وہ ہمارے لئے ہین نہ اونکے لئے۔ اونکے لایق ہم ہین نہ وہ۔ اور گواہی دیتے ہین کہ ہمارے اوصاف واوضاع اور عمل وسیرت اونکے مطابق ہین اور اونکی سب باتین اونکے مخالف۔ پس وہ لوگ ان کتابون کا صرف وصف ہی جانتے اور دین کا فقط نام ہی لیتے ہین اونپر عمل کرنیوالے نہین ہین۔

بوذاسف۔ اسکی کیا وجہ ہے کہ کبھی نبی و رسول ظاہر ہوتے ہین اور کبھی ظاہر نہین ہوتے۔ یہان تک کہ اگلے پیغمبرونکی نشانیان اور اونکے علوم مٹ جاتے ہین اور اون کی باتین بھول بسر جاتی ہین۔

بلوہر۔ کیا تم نہین دیکھتے کہ جو شخص باغ لگاتا اور اوسکو آباد اور اوس مین قسم قسم کے

درخت نصب کرتا اور طرح طرح کے پھول لگاتا ہے وہ جاڑے بھر باغ مین جاتا بھی نہین ہے۔ مگر جب بہار کا موسم آتا ہے اور درختون مین پھول اور پھل لگتے اور گلبنون مین کلیان اور شگوفے ظاہر ہوتے ہین تو باغ مین جاتا اور وہین ڈیرے ڈالتا ہے اور پھولون اور پھلون سے لطف وتمتع حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح سے انبیا ورسل علیہم السلام بھی کسی زمانہ مین آتے ہین اور کسی مین نہین آتے اور ہر زمانہ کا تقاضا الگ ہوتا ہے جیسے بہار وخزان کے زمانہ کا پھولون اور پھلون کے اعتبار سے ہے۔

بوذاسف۔ جب انبیا ورسل اپنا کام کرنے کو آتے ہین تو اونکی دعوت خاص ہوا کرتی ہے یا عام۔ یعنی کیا وہ اونھین لوگون کو خدا کی طرف بلاتے ہین۔ جو اونکی بات مان لین یا سب کو جو مانین یا نہ مانین کیونکہ وہ تو پہچانتے ہی ہونگے کہ کون اونکی شریعت کو جسے وہ خدا کے پاس سے لاے ہین مانیگا اور کون نہین۔

انبیا کا ہر ایک کو دعوت دینا اور اوسکی تمثیل

بلوہر۔ سنو مین ایک تمثیل بیان کرتا ہون سمندر کے ساحلون پر ایک پرندہ ہوتا ہے جسکو **قاوند**[۵] کہتے ہین یہ جانور انڈے بہت دیتا ہے لیکن اوسکے انڈے دینے کا زمانہ وہی ہوتا ہے جبکہ سمندر مین سخت جوش اور موجون کی شدت ہوتی ہے۔ اسلیے وہ ساحل پر ٹھہر نہین سکتا ہے اور مجبور ہوکر کوئی دوسری جگہہ تلاش کرتا ہے اور اپنے انڈونکو ساتھ لیجاتا ہے اور ہر قسم کے پرندون کے گھونسلون مین اونکے انڈونکے ساتھ اپنا بھی ایک ایک انڈا رکھدیتا ہے اور وہ پرندے اپنے انڈونکے ساتھ اوسکے انڈونکو بھی سیتے۔ اور اپنے بچون کے ساتھ اوس کا بچہ بھی نکالتے ہین۔ اور جب سمندر کے

۵؎ ایک پرندہ ہے جو اپنا گھونسلا سمندر کے کنارہ پر بناتا ہے اور سات دن تک اپنے انڈون کو ریت مین رکھکر سیتا ہے۔ ۱۲ حیوات الحیوان۔

جوش وتلاطم کا زمانہ ختم ہوجاتا ہے اور تقاوندا اپنے اصلی مکان یعنی ساحل کو جانا چاہتا ہے تو اون پرندونکے گھونسلون کے پاس سے رات کیوقت چلاتا ہوا گذرتا ہے۔ جس سے اوسکی آواز اوسکے بچے سنتے ہین اور دوسرے پرندون کے بچے بھی مگر اوسکی آواز سنکر صرف اوسی کے بچے اوسکے پاس آکر جمع ہوجاتے ہین۔ اور دوسرے پرند اوسکی پروا کرتے ہین نہ اوسکی آواز کا جواب دیتے ہین۔ اسی طرح انبیا علیہم السلام مخاطب تو سب لوگون کو کرتے ہین مگر اونکی آواز پر آتے اور اونکی شریعت کو قبول کرتے صرف وہی ہین جو اون مین سے ہین اور جو اون مین سے نہین ہین وہ رکے رہتے اور اونکے ساتھ دشمنی کرتے ہین۔

یوذاسف۔ آپنے کہا کہ انبیا و رسل علیہم السلام جو باتین بتاتے ہین۔ وہ آدمی کا کلام نہین ہوتی ہین تو کیا اللہ اور اوسکے فرشتون کا کلام ہوتے ہین۔

بلوہر۔ مین نے انسان کو دیکھا ہے کہ وہ اکثر چوپایون اور پرندون سے یہ چاہتا ہے کہ جسوقت اونکو آگے بڑہانا یا پیچھے ہٹانا یا ٹھہرانا یا چلانا منظور ہو تو وہ اوسکا منشا سمجھ جائین لیکن چونکہ اوسکو یہ معلوم ہے کہ وہ میرے کلام کے متحمل نہین ہوسکتے ہین اور نہ اوسکو سمجھ سکتے ہین۔ اسلئے وہ اونکے واسطے خاص طرح کی ٹنکاری یا سیٹی ایجاد کرلیتا ہے اور اوسی کے ذریعہ سے اونہین سمجھا کر اپنا کام نکالتا ہے۔ یہی حال انسان مجبور کا ہے وہ کلام ربانی یا کلام ملائکہ کو اوسکے حقایق و لطائف کے ساتھ سمجھنے کے لئے مکلف نہین ہے پس نطق انسانی جسکے ذریعہ سے انسان ایک دوسرے سے رموز حکمت گوشت اور خون کی زبان بناکر بیان کرتا ہے۔ وہ بمنزلہ اوس ٹنکاری یا سیٹی کے ہے جسکو جانور انسان سے سنکر یاد رکھتا ہے۔ اور یہی آواز انسان تک اوس وحی اور اسرار الٰہی

کو پہونچاتی ہے جس سے نبیون کی وساطت سے انسان کو واقف کرنا خداوند تعالی
کو منظور ہوتا ہے ۔ اور حکمت کے بیش بہا معانی کا ان آوازون مین ودیعت ہونا ہرگز اسکا
مخالف نہین ہے کہ وہ خدائی حکمت اور وہ شئے ہون جس سے انسان کو واقف
کرنا خداوند تعالی کو مقصود ہے یعنی اوسکی رضا یا غیر رضا کیونکہ اوس کی حکمت کی بزرگی و
عظمت سے کلام مین بھی یہ صفتین آگئین ۔ پس آواز کو حکمت کا جسم اور خود حکمت کو آواز
کی جان سمجھنا چاہیے ۔ اور جسطرح کہ انسان کے جسم کی تعظیم یا عزت اوس روح کی وجہ
سے کیجاتی ہے ۔ جو اوسمین ہوتی ہے اسیطرح کلام یا آواز موضوع کی تعظیم و تکریم اوس
حکمت کے باعث ہوتی ہے جو اوس سے سمجھی جاتی ہے ان سب باتون کا نتیجہ یہ ہے
کہ حکمت کی باتین بلند مرتبہ پر سطوت و حکومت حق و باطل پر حکمران ۔ سچے اور جھوٹے
پر فرمانروا ۔ دنیا مین عادل حاکم اور آخرت مین سچا گواہ ہین ۔ وہی اچھے کامون کا حکم
دیتے اور برے سے باز رکھتے ہین ۔ اور جھوٹی باتون مین کچھ زور نہین وہ حکمت
کے ڈھونڈہنے والون اور حکمت کے سامنے ٹھہر نہین سکتے ہین ۔ جیسے کہ سایہ آفتاب
کے سامنے اور رات آفتاب کی کرنون اور روشنی کے مقابلہ مین جسطرح سے
آدمی مین اتنی طاقت نہین ہے کہ حکمت کی انتہا کو پہونچ سکے اوسی طرح اوسمین
یہ سکت نہین کہ حکمت کی باتون کی تہ تک پہونچے ۔ مگر اپنے دل کی حیثیت اور قابلیت
کے موافق وہ فائدہ اوٹھاتے ہین ۔ جسطرح کہ آدمی آفتاب کی کرنون کی مدد سے اپنے
ضرورت کی چیزون تک راہ پاتا ہے حکمت کی شعاعون کے وسیلہ سے آسمانی اور
زمینی چیزون کی روحانیات تک پہونچتا ہے ۔ حکمت کو ایک بادشاہ سمجھو جسکا چہرہ
تو آنکھ سے اوجھل ہو مگر اوسکے احکام صاف دکھائی دیتے ہون ۔ یا آنکھین

سمجھو کہ انکا عرض و طول تو نظر آتا ہے مگر انکی اجزائے ترکیبی پوشیدہ ہین یا چمکتے ہوئے ستارے کہ انکو دیکھتے تو سب ہین مگر جانتے وہی ہین جو انکے بھید سے واقف ہین۔ اور دنیا کا ترک اور آخرت کی رغبت ان سب باتون سے بڑی اور بزرگ ہے یہ عمدہ خزانونکی کنجی اعلی مکانون کا دروازہ اور اونچے درجون کا زینہ ہے اور یہی وہ آب حیات کا چشمہ ہے کہ جسنے اسکا پانی پیا وہ کبھی نہین مریگا۔ اور بیماریون کی ایسی دوا ہے۔ کہ جسکے حلق سے اوتر گئی وہ قیامت تک بیمار نہین ہوگا۔ لیکن جب وہ شخص جو اسکے لایق نہین ہے اس ہتیار سے مسلح ہوگا تو اپنے آپ ہی کو زخمی کریگا اور جب اس لباس کو وہ شخص زیب بدن کریگا جسکے لئے تیار نہین کیا گیا ہے تو وہ ننگا ہی نظر آئیگا۔ یہ وہ نور ہے جس سے اندھاپن دور ہوتا ہے۔ اور وہ دلیل روشن ہے کہ اسکے لئے پھر کسی دوسری دلیل کی حاجت نہین۔

بوذاسف۔ یہ کیا بات ہے کہ جس حکمت کی قوت و فضیلت و بزرگی کی آپنے اسقدر تعریف و توصیف کی اوس سے کل انسان نفع نہین اوٹھا سکتے۔

بلوہر۔ یون سمجھو۔ کہ دنیا مین دو آفتاب طلوع ہوتے ہین جو روشنی اور چمک مین برابر ہین۔ ایک کی روشنی تو آنکھون پر پڑتی ہے اور دوسرے کے دلون پر۔ اب دیکھو کہ ظاہری آفتاب کا پرتو سب پر یکسان ہے کسی کی خصوصیت نہین مگر پھر بھی اوسکے تمتع کے لحاظ سے آدمی تین قسم کے ہوتے ہین۔ ایک صحیح آنکھہ والے جنکو روشنی فایدہ دیتی اور وہ اوسکی طرف دیکھہ سکتے ہین۔ دوسرے اندھے۔ جو روشنی سے محض بیگانے ہین ایک آفتاب کیا اگر اوسیسے ہزار آفتاب بھی چمکین تو اونکو کچھہ فائدہ نہو۔ اور تیسرے کمزور بینائی والے۔ جنکا شمار اندھون مین ہے نہ صحیح آنکھہ والون مین۔ یہ لوگ اپنی

بینائی کی بساط موافق آفتاب کو دیکھہ سکتے ہین۔ ٹھیک یہی حال حکمت کا ہے جو دلونکا
آفتاب ہے۔ جب وہ چمکتا ہے تو اوسکے لحاظ سے بھی انسان نکے تین فرقہ جدا جدا
نظر آتے ہین۔ ایک فرقہ اون آنکھ والون کا ہے جو حکمت پر عمل کرتے اور اوسی کے
ہو جاتے ہین۔ اوسکو سب سے بہتر سمجھتے اور اوسپر اعتقاد رکھتے ہین۔ اور اوس کی
نگاہداشت وحفاظت وتنظیم مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھتے۔ اور اپنا وقت حکمت
معلومہ پر عمل کرنے اور غیر معلومہ کے دریافت کرنے مین صرف کرتے ہین۔ اور
دوسرا فرقہ دل کے اندہون کا ہے جنکے دل حکمت سے اوسی طرح اجنبی وبیگانہ ہین۔
جسطرح آفتاب کی روشنی سے اندہون کی آنکہین۔ اور تیسرا فرقہ بیمار دل والون کا ہے
جن کا عمل ناقص اور علم کمزور۔ اُنکو بہلے برُے۔ سچے جہوٹے اور نیک وبد مین چندان
تمیز نہین ہے۔ ان دونون آفتابون مین کوئی بڑا فرق نہین ہے۔ البتہ اسقدر
ہے کہ حکمت کے آفتاب کی روشنی سے فائدہ اوٹھانے والے کم ہین۔ اور اس دعوے
کے ثبوت کے لئے بہت ہی صاف اور واضح دلیلین ہین۔ جن سے عجیب غریب
باتین ظاہر ہوتی ہین اور جب اوسکا وقت آئے گا تو تمہین اون دلائل کا علم ہو جائیگا
اور ایک بات یہ بھی ہے کہ باطن کی آنکھ رکھنے والون کے مدارج مین تفاوت بہ نسبت
ظاہری آنکھہ والونکے زیادہ ہے۔ گو سارے اہل باطن ایک ہی نام (یعنی حق کے
ماننے والے یا حکمت کے ڈہونڈہنے والے) سے پکارے جاتے ہین۔ ان کی
آپس مین فرق مراتب کی مثال موتی کی سی ہے کہ لفظ ،، موتی ،، مین ہر قسم کے
موتی داخل ہین مگر کوئی دانہ تو ہزارون روپیہ کا ہوتا ہے اور کوئی چند آنون کا۔ اور ان
دونونکے بیچ مین ہزارون اور لاکھون مدارج ہین۔ علیٰ ہذا القیاس دلکے اندہون کے

مدارج بھی مختلف ہین۔کوئی صرف حق سے بیگانہ ہوتا ہے مگر باطل ہین ڈوبا ہوا نہین اورکوئی بعض حق سے بیگانہ ہی نہین ہوتا - بلکہ اوس کا دشمن اور اوسکے ماننے والون کو رنج وایذا دینے والا - پس اسکے مراتب بھی انکی قوت وضعف اور انکے تعلقات کے اختلاف کے موافق مختلف ہوتے ہین -

بوذاسف - آج رات کو آپ بخیر وعافیت تشریف لیجائین اور پاس ہی ٹھہرین - پھر جسوقت مین مناسب سمجھونگا آپ کو بلوا لونگا -

چنانچہ اوس رات کو بلوہر چلا گیا - دوسری رات کو بوذاسف نے اوسے پھر بلوایا -

بوذاسف - کیا حکمت مین یہ بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص اوس کی باتین سنکر مان لیتا ہے مگر زمانہ تک اوسپر توجہ نہین کرتا - ور بعد کو اوسکی طرف رجوع ہوتا ہے -

بلوہر - ہان حکمت مین آدمی کا اکثر یہی حال ہوتا ہے - اس کی مثال اوس گڈرے کی سی ہے جو جنگل مین بکریان چرانے کو جایا کرتا ہے اور کبھی اوس کا گذر کسی چشمہ کے پاس سے ہوتا ہے - جسکو وہ دیکھتا ہے - مگر کچھ دھیان نہین کرتا لیکن ایک زمانہ کے بعد جب اوسکو یاد آتا ہے کہ فلان مقام مین ایک چشمہ دیکھا تھا تو وہان آکر اوسکے منہ کو کھولتا اور اوسکے ارد گرد سے مٹی ہٹاتا اور خس وخاشاک کو دور کرتا ہے تب اوس سے پانی جاری ہوتا ہے اور اوس پانی سے وہ خود بھی نفع اوٹھاتا ہے اور دوسرے لوگ بھی - علی ہذا حکمت کی تلاش وجستجو بالکل ایسی ہی بات ہے جیسے زمین سے پانی نکالنا - حکمت کی بعض باتین تو ایسی ہین جو آسانی سے سمجھ مین آسکتی ہین - اسلئے وہ پانی کے جھرنے یا چشمہ کے مثل ہین - اور بعض باتین کسی قدر وقت کے بعد معلوم ہوتی ہین - جسکی حالت اوس کنوئین کی طرح ہے جسکا پانی دو ایک

ہاتھ نیچے ہو۔ اور بعض باتین بہت زیادہ دقت اور مشکل کے بعد معلوم ہوتی ہین جنکی مثال اوس گہرے اور عمیق کنوئین کی سی ہے جسکا پانی گردن دور ہوتا ہے۔ اور بعض باتین نہایت ہی دقیق اور اہم ہین جو فہم سے بالا ہین اور یہ اوس اندہے کنوئین کے مانند ہین۔ جسمین پانی کا پتہ ہی نہین لگتا۔ اور اسکے بعد بھی دوسرے اعتبار سے اسکے مراتب جداگانہ ہین۔ مثلاً کسی کنوئین کا پانی قریب ہوتا ہے مگر میٹھا اور ٹھنڈا نہین ہوتا ہے۔ اور کسیکا پانی قریب بھی ہوتا ہے اور نہایت شیرین بھی۔ اور کسی مین دونون باتین ہوتی ہین یعنی پانی دور بھی ہوتا ہے اور گدلا اور کھاری بھی۔ اور برعکس اسکے بعض مین تینون خوبیان جمع رہتی ہین۔ یعنی پانی قریب بھی۔ شیرین بھی۔ اور سرد بھی۔

بوذاسف۔ ان مراتب سے جو لوگ بے بہرہ ہین۔ اونکو بھی کوئی فائدہ حاصل ہوتا ہے یا نہین اور اونکے لئے بھی نجات ہے یا نہین۔

بلوہر۔ آزادی و غلامی۔ سلامتی و ہلاکت۔ دوستی و دشمنی سب چیزین موجود ہین۔ گمراہی و نادانی سے رہائی حاصل کرنے مین آزادی ہے۔ اور حکمت کی حفاظت مین آنے اور اوسکی مضبوط رسی کو پکڑنے مین نجات و سلامتی ہے۔ اور حکمت والونکی دوستی اور اونکی مدد کرنے سے اسقدر بلند مرتبہ ملتا اور اسقدر نیکی نصیب ہوتی اور ایسا عمدہ اجر ملتا ہے۔ کہ جب کسی شخص کو امین سے کچھہ حاصل ہو جاتا ہے تو وہ چاہے تھوڑا ہو یا بہت۔ ہر حال مین اچھا ہی ہے۔ اور سب کو معلوم ہے کہ نیکی مفید اور بدی مضر ہے اور خداوند تعالےٰ ایسا منصف اور حاکم ہے جو کبھی ظلم نہین کرتا۔

بوذاسف۔ کیا آپ سمجھتے ہین کہ میرے باپنے حکمت کی باتین کبھی سنی ہین۔

۲۸۷۹

بلوہر- مین سمجھتا ہون کہ اوسنے اسطرح نہین سنین کہ دل مین اوتر گئی ہون اور نہ اوسے ایسے شخص نے سُنائی ہین جس نے اوسکو سمجھا کر اوسکے دلنشین کردیا ہو

بوذاسف- حکیمون نے اوسے اتنے زمانہ تک اس حال مین کیون رہنے دیا

بلوہر- اسلئے اوسے رہنے دیا کہ حکما اپنے بات کے موقع ومحل کو بھی پہچانتے ہین- اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حکما اوس شخص سے بھی حکمت کی باتین بیان نہین کرتے ہین جو تمہارے باپ سے بھی زیادہ تر انصاف پسند- اور نرم دل اور جی لگا کر سُننے والا ہو یہان تک کہ کوئی ایسا شخص کسی حکیم کے ساتھ عمر بھر رہے اور دونون مین اُنس ودوستی وخالص محبت بھی ہو اور دین وحکمت کے سوا اور کسی بات کا فرق بھی نہو اور اس حکیم کو اوسکی حالت پر افسوس بھی آتا ہو تب بھی اگر وہ حکیم یہ جانتا ہو گا کہ اوس کا ساتھی رموز حکمت جاننے کے قابل نہین ہے تو اوس سے وہ باتین بیان نہ کریگا- چنانچہ مین نے سُنا ہے کہ کسی زمانہ مین ایک نرم دل اور اصلاح پسند بادشاہ تھا اور اوس کا وزیر اوسکی اصلاح ودرستی مین معین ومددگار رہتا- اور ہمیشہ اوس کی رائے کو بدل کر قناعت کرنے اور رعایا کے حال پر عنایت وشفقت رکھنے پر لے آتا تھا اوس وزیر نے حکمت کی باتین پہلے سے سنی تھین اور اونھین سمجھا تھا اور سبکو چھوڑ کر حکیمون ہی کا ہو رہا تھا- بادشاہ اپنی کوئی اچھی یا بُری بات اوس سے پوشیدہ نہین رکھتا تھا- اور وہ بھی بادشاہ سے اپنی کوئی بات دین وحکمت کی باتون کے سوا نہین چھپاتا تھا- اسطرح سے دونون نے ایک بڑی مدت گذار دی- وزیر کا یہ برتاؤ تھا کہ بادشاہ کو دیکھ کر بتون کو سجدہ اور اونکی تعظیم کرتا اور اون پر چڑہاوے بھی چڑہاتا اور اسی طرح کی دوسری حرکتین گمراہی اور نادانی کی کرتا- اوس کی ان باتون سے بادشاہ

حکایت وزیر بادشاہ و نصیحت

اوس سے اس قدر محبت کرتا تھا جس قدر کوئی اپنے اللہ آمین کے اکلوتے بیٹے سے
مختصر یہہ کہ وزیر اوس کی آنکھون کا تارا اور ساری خدائی سے بڑھکر پیارا تھا - اور وزیر ہمیشہ
دیکھا کرتا تھا کہ یہہ گمراہی مین مبتلا ہے اور اوس پر شیطان مسلط ہین - وزیر کو اس کا بہت
سخت رنج و افسوس تھا - اور جب کبھی وہ چاہتا تھا کہ بادشاہ پر اوس کی اس خراب
حالت کو ظاہر کرے تو بادشاہ کی نفسانیت کا خیال حائل ہو جاتا تھا اور اگر اپنے
بھائی بندون سے اس بارہ مین مشورہ لیتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ تم اوس کی مزاج سے ہمارے
بہ نسبت زیادہ واقف ہو - اگر تم اوسمین صلاحیت اور قبول کرنیکی قابلیت دیکھو تو اوس سے
ایسی باتین کرو - اور اوسکو اوسکی غلطی بتادو - اور اگر تم اوس مین ایسی لیاقت نہ پاؤ -
تو اوسکے سامنے ایسی باتون کا نام بھی نہ لو - کیونکہ وہ تمہارا اور تمہارے دین و مذہب
کا اور دینداروں کا دشمن ہو جائے گا - اور مشہور ہے کہ بادشاہ سے کسی شخص کو بے کھٹکے
رہنا نہین چاہیئے - بہرکیف بہت زمانہ تک دونون اپنی اپنی حالت پر رہے -

اب سنئے کہ یہہ بادشاہ باوجود اپنے عارضی گمراہی کے - غریب مزاج محبت کیش
اور ملنسار تھا - اور رعایا کے حق مین نیک - اور اوس کی درستگی حال مین سخت کوشش
کرنیوالا تھا - ایک دن رات کے وقت جب ساری دنیا نیند کے آغوش مین آرام کر رہے
تھے - بادشاہ نے اپنے پیارے وزیر سے کہا کہ آؤ اسوقت سوار ہو کر شہر کی سیر کرین
اور دیکھین کہ اس آدھی رات کے وقت لوگون کا کیا حال ہے - اور نیز آجکل جو مینہہ
برسا ہے اوس کا کیا اثر ہوا ہے - وزیر نے کہا کہ اگر آپکی یہ مرضی ہے تو بندہ بسر و چشم
حاضر ہے - چنانچہ بادشاہ و وزیر گھوڑون پہ سوار ہو کر باہر نکلے اور شہر کے اطراف مین
پھرنے لگے - جاتے جاتے ایک گھورا ملا جہان اہل شہر اپنے مکانون اور پیشہ

دروازون کا کوڑا کرکٹ پہینکا کرتے تھے - بادشاہ نے دیکھا کہ اوس گھورے کے ایک کنارہ آگ کی روشنی نظر آتی ہے - اوسنے وزیر سے کہا کہ ضرور اس آگ مین کچھ بھید ہے - آؤ گھوڑون سے اوترکر پیادہ پا چلین اور نزدیک جاکر دیکھین کہ کیا معاملہ ہے - دونون نے ایسا ہی کیا اور جب اوس مقام پر پہونچے جہان سے روشنی آتی تھی تو ایک غار دکھائی دیا جو پہاڑ کی کھوہ کے مشابہ تھا - مگر پہاڑ مین کھوہ قدرتی ہوتی ہے اس غار کو کسی فقیر نے اپنے ہاتھ سے کھود کر اپنے اور اپنی بی بی کے رہنے کے لئے بطور مکان کے بنایا تھا - بادشاہ اور وزیر اوس غار کے اندر نظر ڈالنے بھی نہ پائے تھے کہ انکے کانون مین گانے اور طنبورہ کی آواز آئی - ان دونون نے ایک ایسے مقام سے کہ غار کے لوگ اونہین نہ دیکھہ سکین اور یہ اونھین اچھی طرح سے دیکھین دیکہنا شروع کیا - وہان تو عجیب تماشا نظر آیا - ایک بدصورت کریہہ منظر فقیر گھورے پر کے پھٹے پرانے چیتھڑے پہنے خس و خاشاک کا تکیہ لگائے بیٹھا ہے - اور اوسکے سامنے مٹی کا ایک برتن رکھا ہے جسمین کوئی چیز پینے کی ہے اور اوسکے ہاتہ مین ایک طنبورہ ہے جسکو وہ بجا رہا ہے - اور اوسکی ایک عورت جو ویسی ہی بدصورت ویسی ہی چیتھڑے لگائے ویسی ہی ناپاکی و گندگی مین آلودہ ہے اوسکے سامنے کھڑی ہے - اور جب شراب مانگتا ہے تو دیتی ہے اور جب طنبورہ بجاتا ہے تو ناچتی ہے - اور جب اوسکے قریب آتا ہے تو اوسکے بادشاہزادون کی سی تعظیم و تکریم کرتی ہے - وہ مرد اوسے سب عورتون کے سردار کھکر پکارتا ہے اور دونون ایک دوسرے کے حسن و جمال - سخاوت و کمال - چہرہ مہرہ کے رونق کی تعریف و توصیف کرتے ہین ؎ من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو + اور دونون خوشی و سرور -

فرحت و انبساط مین مست ہین۔ دونون مین ایسی باہمی محبت و عشق ہے کہ بیان سے باہر بادشاہ بہت دیر تک کھڑا کھڑا یہ عجیب و غریب تماشا دیکھتا رہا اور اوسکو بہت تعجب و حیرت ہوئی۔ آخر وزیر و بادشاہ وہان سے واپس پھرے مگر بادشاہ کا تعجب کم نہ ہوا۔

بادشاہ۔ وزیر مین نہین سمجھتا کہ مجکو اور تجکو کبھی ایسی لذت و فرحت۔ و سرور و انبساط نصیب ہوا ہو جوان دونون محتاجون کو آج رات کو حاصل ہے۔ اور میرا خیال یہ ہے۔ کہ یہ دونون ایسی ہی مزے ہر روز کیا کرتے ہونگے۔ وزیر نے اس موقع کو غنیمت سمجھکر حسب ذیل گفتگو شروع کی۔

وزیر۔ جہان پناہ۔ مجکو خوف ہے کہ جس حالت مین ہم ہین اوس کو ہم بھی نہ کہین ویسی ہی عمدہ سمجھتے ہون۔ جیسے یہ دونون اپنی حالت کو۔

بادشاہ۔ یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔

وزیر۔ مجھے اس کا کھٹکا ہے کہ جو لوگ آسمان کی دایمی سلطنت سے واقف ہین وہ کہین ہماری سلطنت کو اونھین آنکھون سے نہ دیکھتے ہون جن آنکھون سے ہم نے اس گھورے کو دیکھا ہے اور جو لوگ آسمانی منزلون مین رہنے کی امید رکھتے ہین وہ ہمارے محلونکو ویسا ہی نہ سمجھتے ہون جیسا ہم نے اس غار کو تصور کیا ہے۔ اور جو لوگ صاف ستھرے رہتے اور خوبصورتی و تندرستی کو جانتے ہین وہ ہمارے جسم کو اسی فقیر کے جسم سا نہ جانتے ہون ایسے لوگون کو بھی ہمپر شاید ویسی ہی حیرت ہوگی جیسی ہمکو ان دونون فقیرون کے حال پر ہے۔

بادشاہ۔ ایسے لوگ کون سے ہین اور آسمان کی دایمی سلطنت کیا چیز ہے۔

وزیر - یہ مذہبی لوگ ہین جو دائمی سلطنت وحکمت کا پتہ دیتے ہین -

بادشاہ - کیا پتہ دیتے ہین -

وزیر - وہ کہتے ہین کہ اوسمین ایسی فرحت ومسرت ہے کہ اوسکے ساتھ غم ورنج کا نام نہین اور ایسی خوشحالی ہے جس مین بدحالی نہین - اور ایسی روشنی ہے جسکے ساتھ تاریکی نہین اور ایسا علم ہے جسکے ساتھ جہالت نہین - اور ایسی محبت ہے کہ اوسکے ساتھ عداوت نہین - اور وہ خوشنودی ہے جسکے ساتھ ناراضی نہین - اور چین ایسا ہے کہ اوسکے ساتھ خوف نہین - اور خوبصورتی ایسی ہے کہ اوسکے ساتھ بدصورتی نہین - اور تندرستی ایسی ہے کہ بیماری سے اوسکو واسطہ نہین - اور حیات ایسی جسمین موت نہین اور خوشبو ایسی کہ اوسمین بدبو کو دخل نہین - اور ملک ایسا جو کبھی قبضہ سے نجائے اور مکان ایسا جسکو کبھی زوال نہین -

بادشاہ - بھلا اس مکان مین داخل ہونے کا کوئی ذریعہ اور راستہ بھی ان لوگون نے دریافت کیا ہے -

وزیر - ہان - اونکو یقین ہے کہ جو شخص اوس کی جستجو کریگا اوسکو ضرور ملیگا -

بادشاہ - پھر آج تک تو نے مجھ سے اس کا ذکر کیون نہین کیا -

وزیر - بات یہ ہے کہ تیری عقل ودوستی کا خیال کرکے تو مین تجھ سے بیان کرنا چاہتا تھا مگر تیری گردن پر جو بادشاہی سوار ہے اس کی وجہ سے رک جاتا تھا - کیونکہ سلطنت آدمی کو ایسی باتون سے بہرا کردیتی ہے - اور صاحب سلطنت کے دل مین جو چیز بس جاتی ہے اوسکے سوا سب چیزون سے وہ اندہا ہو جاتا ہے - اور اس بہرے پن اور اندھے پن کے سوا مزاج کی برہمی کا خوف بھی تہا - جو نزدیک و دور کے اور اچھے

اور بڑے معاملات مین مشغول رہنے کے باعث پیدا ہوا کرتی ہے۔ اور جو تدبیر اور تقدیر کے درمیان مین اکثر حایل ہو جایا کرتی ہے۔ اور اہل سلطنت کے کان بہت سی باتین اور ہزارون اور لاکھون کی حاجتین سنتے سنتے ایسے بھر جاتے ہین کہ دین کی باتون کی اون مین سمائی نہین ہوتی ہے۔ اور اونکی آنکھین انواع و اقسام کی خوشی و رنج پیدا کرنیوالی چیزون کے دیکھنے سے ایسی از خود رفتہ سے ہو جاتی ہین۔ کہ لذات و شہوات سے باز رہنے کی طرف مائل نہین ہو سکتی ہین۔ الحاصل اس انہماک اور بر ہمی سے آج ہی مین نے آپکو الگ پا کر اون باتون کے سننے کے قابل پایا۔

بادشاہ ۔ یہ امر جسکا ذکر تو نے کیا اگر یقینی ہے تو ہمکو چاہیئے کہ اپنے سارے اوقات اور ظاہری و باطنی قوتون کو اسی امر مین صرف کرین اور اوس عمدہ رتبہ کی تلاش مین سرگرم رہین۔ اور اگر اوس مین کسیطرحکا شک و شبہ ہے تو ہمکو چاہیئے کہ اس امر کے پیچھے اپنی اوقات ضایع نہ کرین کہ آیا وہ حق ہے یا باطل۔ اور جو تعلقات میرے اور تیرے درمیان مین تھے اونکے لحاظ سے تو نے اچھا نہین کیا۔ جو اس معاملہ کو مجھسے پوشید رکھا۔ اسلئے کہ مین تیری محبت مین پکا تہا اور تیری قدر جانتا تھا۔

وزیر۔ بادشاہ سلامت۔ اگرچہ اس امر کا تذکرہ نکرنے مین باعتبار اوس اتحاد کے جو میرے اور آپکے درمیان مین ہے۔ مین بیشک گناہ گار ہوا۔ مگر باعتبار اوس محبت کے جو مجھے دین اور اوسکی باتون کے ساتھ ہے مجھپر کوئی مواخذہ نہین کیونکہ بہت سی باتون کی ترک کرنی گو بظاہر عالم و جاہل برابر معلوم ہوتی ہین مگر فی الحقیقت اوس شخص کا ترک اور ہے جسنے سمجھکر کیا ہے اور اوس شخص کا اور جسنے بے سمجھے کیا ہے اور مین نے جو آپسے اتنے دنون تک اس امر کو پوشیدہ رکھا وہ آپپر رحم و شفقت اور آپکو محفوظ رکھنے کی غرض سے تہا جسطرح

کہ ایک تیرنے والا اپنے ساتھی سے جو تیرنا نہین جانتا تھا کچھ عرصہ تک کنارہ رہا حالانکہ وہ ڈوب رہا تھا اور یہ چند ہاتھ کے فاصلہ پر وہین موجود تھا ۔

بادشاہ ۔ اس کا کیا قصہ ہے ۔

وزیر ۔ یہ قصہ اس طرحپر ہے کہ مین نے سنا ہے کہ کسی ملک مین دو بھائی تھے اُن مین نہایت محبت تھی ان مین سے ایک بڑا تیراک گویا پانی کا کیڑا تھا ۔ اور دوسرا اُسی درجہ کورا ۔ پانی مین جاتے ہوے ڈرتا تھا تیرنے کا تو کیا ذکر ہے ۔ اتفاقاً ایک مرتبہ دونون ایک ندی مین اوترے اور دفعتاً گہرے پانی مین جا پڑے تیرنے والے نے تو بے تکلف ہاتھ پانون مارنے شروع کر دئے ۔ مگر اوسنے اپنے ساتھی کو دیکھا کہ کبھی وہ غوطے کھاتا ہے اور کبھی اوپر اوچھلتا ہے ۔ اور ہاتھ پانون مار کر اپنے بچنے کی فکر نہین کرتا ۔ یہ دیکھکر وہ اوس کی طرف بڑہا ۔ مگر اوسکے پاس نہین گیا اور اوسکے بچانے کے لئے موقع کی تاک مین رہا ۔ کیونکہ اوسکو خوف تھا کہ وہ چمٹ جائیگا ۔ اور پھر دونون ڈوب جائینگے ۔ تیراک دُبلا پتلا اور ہلکے جسم کا تھا اور اوس کا ساتھی موٹا تازہ بھاری بدن کا ۔ پس وہ تیراک دور سے برابر اپنے ساتھی کو دکھا کر دونون ہاتھون سے پانی کو کاٹتا رہا تاکہ وہ تیرنا اور پانی سے باہر نکلنا سیکھے ۔ مثل مشہور ہے کہ مرتا کیا نہین کرتا مجبور ہوکر وہ بھی اپنے ہاتھ پانون ہلانے اور تیرنے والے کی نقل کرنے لگا ۔ جب تیراک نے دیکھا کہ وہ اپنی مدد آپ کرنے لگا تو اوسکو امید بندہی کہ اب یہ شخص بچ جائیگا ۔ پس وہ اوسکے پاس گیا اور اپنے ہاتھون کا سہارا دیکر تیرتا ہوا کنارہ پر لے آیا ۔ اور دونون ایک ساتھ پانی سے باہر نکلے ۔

تیرنے والون کی حکایت ۔

اسی طرح سے اے بادشاہ مین نے اپنے آپ کو اسپر آمادہ کیا کہ اس معاملہ کا ذکر آپ سے کرون باوجود اسکے کہ آپ کی سطوت وجبروت کا مجھے خوف تھا۔ اور مین جانتا تھا کہ آپ کے مقابلہ مین مین محض ناتوان و عاجز و ناچیز ہون۔ اور مجھے ہمہ دم اس کا بھی اندیشہ و تردد تھا کہ آپ کا واجبی حق جو میرے گردن پر ہے وہ کسی طرح سے ادا ہو جائے مگر مین نے اوس آمادگی کا اظہار اوس وقت کیا جب مین نے مناسب موقع دیکھا اور مجھے امید بندہی کہ آپ اپنی خراب حالت سے رہائی پائین گے سچ ہے ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد + کیا اب آپ مجھے حکم دیتے ہین کہ مین ہمیشہ بلاناغہ اس کا ذکر آپ سے کیا کرون۔

بادشاہ۔ بلکہ مین تجھے یہہ حکم دیتا ہون کہ تو رات دن اسی کا تذکرہ مجھ سے کیا کر اور کبھی اس سے باز نہ رہ۔

وزیر نے اس حکم کی تعمیل کی اور دونون نے نجات و رہائی کی راہ پائی۔

بوذاسف۔ نہ مین ایسی جھگڑون مین پہنسا ہون اور نہ میرا نفس مجھے اس راہ سے روکتا ہے۔ بلکہ میرا نفس تو مجھ سے یہ کہتا ہے کہ آج ہی تیرے ساتھ بھاگ کھڑا ہون اور جہان تو مناسب سمجھے بھگا لیجائے۔

بلوہر۔ تمہاری کیا بساط ہے جو میرے ساتھ جا سکو اور میری صحبت مین ٹھہر سکو میرا تو یہ حال ہے کہ نہ کوئی ٹھہرنے کا مکان رکھتا ہون اور نہ سواری کا کوئی جانور۔ نہ میرے پاس سونا چاندی ہے اور نہ صبح و شام کا کھانا پہلے سے جمع ہے۔ اور نہ زاید کپڑا۔ اور کسی شہر مین چند دنون سے زیادہ نہین ٹھہرتا۔ اور ایک جگہ سے دوسری جگہہ توشہ ساتھ لیکر نہین جاتا۔

بوذاسف - مین امید کرتا ہون کہ جس خدا نے تمکو قوت عطا کی ہے وہی مجھے بھی قوت دیگا۔

بلوہر - اگر تم نے میری صحبت قبول کی۔ تو تم ویسے ہی مزے مین رہوگے۔ جیسے ایک امیر کا لڑکا جس نے ایک فقیر کی دامادی قبول کی تھی۔

بوذاسف - یہ کیا قصہ ہے۔

بلوہر - نقل ہے کہ ایک نوجوان امیرزادہ کے باپنے چاہا کہ اوسکی شادی اوسکی چچازاد بہن سے کردے۔ جو صورت وشکل مین بھی خاصی تھی۔ اور عزت ومنزلت مین بھی۔ مگر اس لڑکے نے نامنظور کیا اور اپنے باپ کی بات نہین مانی۔ اوسکا باپ اوسپر غصّہ ہوا۔ وہ لڑکا دوسری جگہہ کے ارادہ سے گہر سے بہاگ نکلا۔ جاتے جاتے رستہ مین اوسکو ایک لڑکی نظر پڑی۔ جو پہٹے پُرانے کپڑے پہنے ہوئے ایک غریبانہ جہوپڑے کے دروازہ پر بیٹھی تھی۔ اُس لڑکی کی صورت اوس کی آنکھون مین کہپ گئی۔ اوس سے رہا نہ گیا۔ بیدہڑک اوسی لڑکی سے اوسنے پوچھا کہ اے نازنین تو کون ہے اوسنے کہا کہ مین ایک غریب ومسکین سن رسیدہ بڑہے کی بیٹی ہون جو اس جہونپڑے مین رہتا ہے۔ یہ سنکر امیرزادہ نے اوس بڑہے کو آواز دی وہ باہر نکل آیا۔ اوس سے پوچھا کہ کیا تم اپنی اس لڑکی کی شادی مجہہ سے کرتے ہو۔ بڑہے نے کہا کہ بہلا تم فقیر دن کی لڑکی سے کیون بیاہ کرنے لگے۔ تم تو لباس وپوشاک سے امیرزادہ معلوم ہوتے ہو۔ امیرزادہ نے کہا کہ یہ لڑکی مجہے بہاگئی ہے۔ اور مین اپنے گھر سے اسی لئے بہاگا ہون کہ میری والدین مجہے ایک لڑکی سے بیاہے دیتی تہی۔ جو حسب ونسب اور صورت وشکل مین اچھی تھی۔

اوس امیرزادہ کی قصّہ جس نے فقیر کی دامادی قبول کی تھی -

مگر مجھے پسند نہ تھی - تم مجھے اپنی دامادی مین قبول کرو - اور خدا نے چاہا تو تم مجھہ سے بہت خوش ہو گے - بڈھے نے کہا کہ بہلا مین تم سے کیونکر رشتہ کرون مجکو ہرگز گوارا نہین ہے کہ یہ لڑکی میری نظرون سے دور ہو اور تم اسے اپنے گھر لیجاؤ - اور اگر مین اسپر راضی بھی ہو جاؤن - تو تمہارے اقربا اپنے مکان مین اسکا رہنا کب پسند کرینگے - امیرزادہ نے کہا - کہ مین تمہارے اسی مکان مین بود و باش اختیار کرونگا - بڈھے نے کہا کہ اچھا اگر تمہاری یہی مرضی ہے تو اپنا امیرانہ لباس اوتار ڈالو اور میرے جیسے فقیرانہ چہیتڑے اور گدڑے پہنو - اسپر وہ آمادہ ہوا اور بڈھے نے کہا کہ اندر چلکر یہ سب ٹھاٹہ ایک طرف رکھو چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا اور وہین سے پہٹے پرانے کپڑے لیکر پہن لئے - اور اوس بڈھے کے پاس گھر کے اندر بیٹھا - بڈھے نے اوسکے حالات پوچھے اور اوس سے بہت سی باتین کین اور اوس کی عقل و فہم کا امتحان لیا - یہانتک کہ وہ سمجھا کہ اس کی عقل درست ہے اور نادانی سے وہ اس فعل پر آمادہ نہین ہوا ہے - اور شائستہ اور سمجھدار ہے - جو کچھ اسنے کیا اور کہا ہے وہ ناسمجھی سے نہین ہے - تب اوس بوڑھے نے کہا - کہ میان صاحبزادے - چونکہ تمنے ہمارے ساتھ رہنا اپنی مرضی و خوشی سے پسند کیا ہے - اسلئے آؤ میرے ساتھ اس تہ خانہ مین چلو چنانچہ وہ تہ خانہ کے اندر گیا - تو اوس مین ایسی عمدہ عمدہ عمارتین خوبصورت و وسیع مکانات دیکھے کہ کبھی نہین دیکھے تھے - پھر بڈھے نے اوسکو خزانے دکھلائے جو ہر طرح کی ضروریات سے بھرے پڑے تھے - اور یہ سب دکھلانے کے بعد بڈھے نے سب کنجیان اوسکے حوالہ کین اور کہنے لگا کہ یہ سب تمہارا ہے - جو چاہو سو کرو - قصہ مختصر

اوس نوجوان امیرزادہ کو حسن اور دولت دونون طرحکی وہ نعمتین ہاتھہ آئین ۔ جو اوسکے خواب خیال مین بھی نہ تہین ۔

بوذاسف ۔ مین امید رکہتا ہون کہ یہ حکایت مجھہ پر بھی صادق آئیگی ۔ لیکن ایک بات مجھے کہٹکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ آپنے کہا ہے کہ اوس بوڑہے نے اوس نوجوان کی عقل کا امتحان لیا ۔ اور جب خوب جانچ لیا ۔ تب اوسپر اعتماد کیا ۔ بس اس سے میرا ماتہا ٹہنکا کہ آپ بھی میری عقل کے امتحان اور جانچ مین بہت دیر لگا ئینگے ۔ اسلئے مجھہ سے کہدیجئے کہ آپکا کیا ارادہ ہے ۔

بلوہر ۔ اگر صرف میری ذات کا معاملہ ہوتا ۔ تو مین تجھسے تہوڑی سی زبانی باتون پر اکتفا کر لیتا مگر مجھپر اوس قاعدہ کی پابندی واجب ہے جو مذہب کے پیشواؤن نے (خدا اونپر رحمت کرے) کسی پر پورا اعتماد کرنے اور اوس کی نیتون اور ارادون پر کامل اطلاع حاصل کرنے اور دلون کا اون دواؤن سے جو اسمبارہ مین حکمی ہین علاج کرنے کے لئے بنایا ہے ۔

اچھا آج رات مین آپسے رخصت ہوتا ہون ۔ اور ہر شب آپ کے دائرہ دولت پر حاضر ہوا کرونگا ۔ اور مین یہ چاہتا ہون کہ آپ اپنے نفس کو اکثر اس امر کو یاد دلاتے اور نصیحت کرتے رہین ۔ اور بغیر خوب سوچے سمجھے ہوئے اسکو عمدہ نہ جان لین اور اپنے دل کے شک وشبہ پر متنبہ ہوا کرین اور یقین کرنے مین عجلت نہ کرین اور جتنی باتین ایسی ہون کہ آپکو اون مین اشتباہ ہو اونکے صاف کرنے مین کوشش کیا کرین ۔ جب آپ یہ سب کر چکین تب آپ مجھہ سے بیان کرین کہ آپکے ذہن مین کیا بات آئی اور جس حال مین آپ ہین اوس سے باہر نکلنے کی نسبت

آپ کی کیا رائے قرار پائی - اس رات کی ملاقات تو اتنی باتون پر ختم ہوئی -

دوسرے شب کو بلوہر پھر حاضر ہوا اور شہزادہ کو سلام کر کے بیٹھ گیا شہزادہ نے سلام کا جواب دیا - اور دونون مین باتین شروع ہوئین -

بوذاسف - آپ کی عمر کیا ہو گی -

بلوہر - بارہ برس -

بوذاسف اس جواب سے متحیر ہوا اور کہنے لگا کہ بارہ برس کی عمر کا آدمی تو لڑکا ہوتا ہے اور آپ ادہیڑ کیا بڑے ہین - آپ کی عمر ساٹھ سال کی معلوم ہوتی ہے -

بلوہر - مجھے اس دار ناپائدار مین آئے ہوئے تو بیشک ساٹھ برس ہوئے مگر تم نے میری عمر پوچھی ہے عمر اور حیات ایک چیز ہے - اور حیات وہی ہے جو دنیا سے علیحدہ ہو کر دین کے ساتھ ہو - پس مجھے دین کو پکڑے اور دنیا کو چھوڑے صرف بارہ برس گذرے ہین - اور اوس سے پہلے تو مین مردہ تھا - اور موت کو زندگی مین شمار نہین کرتا -

بوذاسف - کھانے پینے - اور چلنے پھرنے والے کو آپ مردہ کیونکر قرار دیتے ہین -

بلوہر - اسلئے کہ ایسے لوگ اندہے گونگے اور بھرے پن اور بے بسی و بیکسی مین مثل مردون کے ہین - پس اونکا نام بھی وہی ہونا چاہیئے -

بوذاسف - اگر آپ اپنے اوس زمانہ کی زندگی کو زندگی شمار نہین کرتے ہین - اور نہ اوسکو اچھا سمجھتے ہین تو آپکو چاہیئے کہ جس موت کا آپکو کھٹکا ہے اوسکو موت نہ سمجھین یا مکروہ خیال نکرین -

بلوہر - میرا حال واقع مین یہی ہے - اور اسکا ثبوت یہ ہے کہ باوجود اسکے کہ مین

جانتا تہا کہ آپکے والد مجہ سے مذہب رکھنے والونکے جانی دشمن ہین۔ لیکن مین اپنی جان پر کہیلکر آپکے پاس چلا آیا۔ اس سے آپ کو ثابت ہوگا۔ کہ مین اس زندگی کو نہ حیات سمجہتا ہون اور نہ اوس موت کو جو آنیوالی ہے مکروہ خیال کرتا ہون۔ اور جس نے زندگی کی لذتون کو چہوڑ رکہا ہو اوسکو حیات کی بہلا کیا رغبت ہوسکتی ہے۔ اور جس نے اپنے نفس کو آپ ہی مردہ بنایا ہو وہ موت سے کیون بہاگنے لگا۔ اے شہزادے۔ کیا آپ نہین دیکہتے کہ جو شخص خدا ہی کا ہو رہتا ہے وہ اپنے اہل و عیال۔ مال و متاع سب کو چہوڑ دیتا ہے اور زندگی کی خواہش انہین چیزونکے لئے ہوا کرتی ہے پہر اوسے خواہش کیون ہونے لگی۔ اور علاوہ اسکے وہ اپنے نفس پر عبادت اور اوسکے فکر و تردد کا ایسا بوجہ ڈال لیتا ہے کہ اوس سے موت کے سوا چہٹکارا اسے نہین ہوتا۔ پس جو شخص نہ حیات سے فائدہ اوٹہائے اور نہ اوس کی لذتون سے حظ حاصل کرے اوسکو حیات کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اور جسکی راحت موت ہی پر منحصر ہو وہ اوس سے کیا بہاگے۔

بوذاسف۔ تب تو آپ بہت ہی خوش ہون اگر کل ہی موت آجاے۔

بلوہر۔ بلکہ کل کے آتے آج ہی آے تو مین اور بہی زیادہ خوش ہون۔ کیونکہ بات یہ ہے کہ جو شخص بہلائی اور برائی مین تمیز کرتا اور دونون کی جزا و سزا کو جانتا ہی اور بہلائی کے لئے برائی کو چہوڑتا ہے وہی اللہ تعالی کے انصاف اور اوسکے سارے وعدون پر ایمان رکہتا ہے۔ اور یہی علم اوسکو زندگی مین بے لوث اور موت سے نڈر کر دیتا ہے۔

بوذاسف۔ مین دیکہتا ہون کہ آپ کو اپنی اس دانائی و بینائی پر ویسا ہی اصرار ہے

باغبان اور چڑیا کی تمثیل

جیسا میری اس قوم کو بتون کی پرستش پر کیا آپکے پاس کوئی ایسی دلیل ہے جو اونکے پاس نہین ہے۔

بلوہر۔ اگلے زمانہ مین ایک شخص تہا جو ایک باغ کا مالک تہا۔ وہ خود ہی اوسکا مالی اور خود ہی اوس کا رکھوالا تہا ایک دن وہ اوسی باغ مین کوئی کام کر رہا تھا کہ ایک چڑے کو دیکھا کہ درخت پر بیٹھا ہے اور اوس کے پہلون کو کہاتا ہے اور نقصان بھی کرتا ہے اسپر غضبناک ہوکر اوس شخص نے چڑے کے پکڑنے کو جال پہیلایا اور اپنی اس کوشش مین کامیاب ہوا مگر جب اوس چڑے کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تو وہ چڑا انسان کی طرح بولنے لگا۔

چڑا۔ اے شخص مین سمجھتا ہون کہ تو مجکو ذبح کرنا چاہتا ہے۔ مگر مجھہ مین اتنا گوشت بھی نہین ہے جس سے تیری بھوکھہ جاے یا کچھہ قوت پیدا ہو۔ اسلئے مین تجھکو اس سے زیادہ فائدہ کی بات بتلانا چاہتا ہون۔

باغبان۔ وہ کیا۔

چڑا۔ تو مجھے چھوڑ دے تو مین تجکو تین باتین ایسی بتاؤن گا کہ اگر تو اونھین یاد رکھیگا تو تجکو گھر بار اور مال و دولت سب سے زیادہ فائدہ ہوگا۔

باغبان۔ وہ کونسی ہین۔

چڑا۔ تو قسم کہا کہ مجھے چھوڑیگا تو کہونگا۔ چنانچہ اوسنے قسم کھائی۔

چڑا۔ جو مین کہتا ہون اوسکو دلنشین کر۔ جو چیز ہاتھ سے چلی جاے اوسپر افسوس نہ کر۔ جو بات ہو نہین سکتی ہو اوسکو سچ نہ جان۔ اور جو چیز مل نہین سکتی ہو اوسکی جستجو نہ کر۔

جب چڑا یہ باتین کہہ چکا تو باغبان نے اوسے چھوڑ دیا۔ وہ پھدک کر ایک ٹہنی پر جا بیٹھا اور اوس شخص سے خطاب کر کے کہنے لگا۔

چڑا ۔ اگر تجکو یہ معلوم ہو کہ مین کیا تیرے ہاتھ سے نکلا بلکہ سونے کی چڑیا ہاتھ سے نکل گئی۔ تو تجکو سخت افسوس ہو۔

باغبان ۔ وہ کونسی چیز تھی۔

چڑا ۔ تو نے میرے ذبح کرنے کا جو ارادہ کیا تھا اگر تو اوسکو کر گذرتا تو میرے پوٹے سے قاز کے انڈے کی برابر موتی نکلتا۔ جس سے تو ہمیشہ کے لئے مالدار ہو جاتا۔

چڑے کے یہ بات سنکر اوس شخص کے منہ مین پانی بھر آیا۔ اور سخت حسرت وافسوس دامنگیر ہوا اور چڑے کو دہوکا دیکر پکڑنے کی نیت سے کہنے لگا۔

باغبان ۔ برگذشتہ صلوات۔ آؤ ہم تم دوست بنجائین۔ چلو میرے گھر مین میرے بال بچون کے ساتھ رہو۔ مین تمہاری بڑی خاطر و مدارت کیا کرونگا۔

چڑا ۔ اے جاہل۔ جب مین تیرے ہاتھ آیا تو تو نے مجھے کھو دیا۔ اور جو باتین تو نے میری جان کے بدلے خریدین۔ اونکا بھی تجھپر کچھ اثر نہ ہوا۔ کیا مین نے تجھے نہین بتایا۔ کہ جو چیز ہاتھ سے چلی جائے اوس کا افسوس نہ کر۔ اور جو انہونی بات ہو اوسکو ہرگز سچ نہ جان۔ اور جو شئے مل نہین سکتی ہو اوس کی جستجو نہ کر۔ حالانکہ تو میرے ہاتھ سے جاتے رہنے پر رنج وافسوس کر رہا ہے اور چاہتا ہے کہ مین پھر ہاتھ مین آؤن۔ جو تجھے حاصل نہین ہو سکتا ہے۔ اور تو سچ سمجھتا ہے کہ میرے پوٹے مین قاز کے برابر موتی ہے۔ حالانکہ قاز کا انڈا میرے سارے جسم کے برابر ہوتا ہے۔

بلوہر - اسیطرح سے اے شاہزادے - تیری قوم نے گو اپنے بتونکو اپنی ہی ہاتھ سے گڑھا ہے - مگر جھوٹا خیال یہ رکھتی ہے کہ بت ہی اوسکے پیدا کرنے والے ہین - اور گو خود اونکی نگہبانی اس ڈر سے کرتی ہے کہ کھین وہ چوری نہ جائین - لیکن زعم باطل یہ ہے کہ وہی اوسکے محافظ ہین - علاوہ اسکے تیری قوم اپنی کمائی بھی اونپر خرچ کرتی ہے - اور یہ لغو گمان کرتی ہے کہ وہی اوسکے روزی دینے والے ہین - پس یہ لوگ بتون سے وہ چیز چاہتے ہین جو مل نہین سکتی - اور ایسی باتونکو بیچ جاتی ہین جو اون ہوتی ہین - اور یہ اپنی ان حرکتون سے ایسی بھاری جہالت مین پہنسے ہوئے ہین جس مین وہ باغبان مبتلا تھا -

بوذاسف - بتون کی پوچھئے - تو مین ہمیشہ اون سے الگ رہا اور کبھی اونسے بھلائی کی امید نہین رکھی - لیکن مجھے یہ بتلائے کہ سب سے پہلے آپ مجھے دین کی کس بات کی طرف رغبت دلانا چاہتے ہین -

بلوہر - دین کا خلاصہ دو ہی چیزین ہین - ایک خدا کی معرفت اور دوسری اوسکی رضا اور خوشنودی پر چلنا -

بوذاسف - خدا کی شناخت و معرفت کی کیا صورت ہے -

بلوہر - یہ صورت ہے - کہ تم اوسکو ایک جانو - اور اوسکو مہربان رحمت والا انصاف ور - اور ہر چیز پر قادر سمجھو -

بوذاسف اسکی کیا دلیل ہے -

بلوہر - اے شاہزادے - کیا تم نہین دیکھتے کہ جب تم کوئی ایسی صنعت دیکھتے ہو - جسکا کاریگر موجود نہین ہے تو تم سمجھ جاتے ہو کہ کوئی نہ کوئی اس کا بنانیوالا ہوگا -

مثلاً اگر کوئی عمارت تمہاری آنکھونکے سامنے آتی ہے تو باوجود اسکے کہ اوسکا
بنانیوالا تمہاری نظرون سے غائب ہی ہوتا ہے تمہارا دل خود بول اوٹھتا ہے۔ کہ
کوئی شخص اس کا بنانیوالا ضرور ہے۔ اسیطرح آسمان وزمین۔ چاند وسورج۔ اور ستارون
کی پیدائش۔ آسمانون کی گردش۔ پانی کا بہنا۔ ہوا اور بادون کا چلنا۔ اور کل
مخلوقات کا ایک قاعدہ کا پابند رہنا۔ تمکو صاف بتا رہا ہے کہ اِن مخلوقات کا کوئی
خالق ضرور ہے وہی اونکا مالک اور وہی اونکا انتظام کرنیوالا ہے اور وہی وہ اللہ
ہے جسکے سوا کوئی معبود نہین۔

بوذاسف ۔ اچھا یہ خالق کونسے کامون سے خوش ہوتا ہے۔

بلوہر ۔ اوس کی خوشی یہ ہے کہ تو اورون کے ساتھ وہی برتاؤ کرے جو تو اونسے
اپنی نسبت چاہتا ہے۔ اور تو اونکے ساتھ ایسا فعل کرنے سے باز رہے جسکی نسبت
توچاہتا ہو کہ وہ بھی باز رہین۔ کیونکہ اسی مین انصاف ہے اور اللہ انصاف ہی سے خوش ہوتا ہے اور
غیرون سے ایسی باتین منسوب نہ کرے جن کا خود اپنی طرف نسبت کیا جانا پسند نکرتا
ہو۔ اور جو باتین نبیون اور رسولون علیہم السّلام نے بتائی ہین اونکی پیروی کرے
یعنی جن باتون کا حکم ہے۔ اونکو کرے اور جن سے منع کیا ہے اونسے باز رہے۔

بوذاسف ۔ جب آپ نے مجھ سے بت پرستی کے عیب ونقصان بیان کئے اور
جو بات غلط ہے اوسپر قایم رہنے کی بُرائی بتلائی تو اوس ذریعہ سے آپنے گویا
مجھے منع کیا کہ جو مذہب اچھا نہین ہے اوسکو قبول نہین کرنا چاہیئے۔

بلوہر ۔ تو بغیر معرفت کے خدا کے نہ دین مین داخل ہوسکتا ہے اور نہ اوسپر
چلسکتا ہے۔

بوذاسف - وہ کونسی چیز ہے جو معرفت کے دائرہ کو تنگ اور اوس کی ضد کو وسیع کرتی ہے -

بلوہر - جہل اسکو تنگ کرتا ہے اور علم وسعت دیتا ہے -

بوذاسف - جہالت کی تنگی اور علم کی وسعت کیا ہے

بلوہر - علم امارت اور فراخ حالی سے مشابہ ہے - اور جہالت فاقہ کشی اور تنگ حالی کے مثال ہے -

بوذاسف - اس کا ثبوت کیا ہے -

بلوہر - اے شہزادے - کیا تو نہین دیکھتا کہ اگر کوئی بات تجھ سے پوچھی جائے اور تو اوسکو نہین جانتا ہے - تو تیرا دل تنگ معلوم ہونے لگتا ہے - اور دل کی یہ حالت اوسیوقت مٹتی ہے جب وہ بات تجکو معلوم ہو جاتی اور دلی رنج وغم جاتا رہتا ہے -

بوذاسف مین نے ایسے آدمی بھی دیکھے ہین جو ایسی باتون سے فرحت حاصل ہونیکی امید رکھتی ہین - جن مین فرحت نہین ہے - اور مین اس سے بے کھٹکے نہین ہون کہ کہین مین بھی اونھین لوگون مین سے نہون -

بلوہر - کیا علم کے سوا کسی اور چیز نے تمکو یہ راے بتلائی اور علم والون کی منزلت جتلائی ہے -

بوذاسف - نہین ہرگز نہین - اور اگر ہمکو علم کے فائدہ اور جہل کے نقصان پر پورا وثوق نہوتا تو ہمکو ہرگز علم سے خوشی اور شک سے غم حاصل نہوتا -

بلوہر - جو باتین تم اب دیکھہ رہے ہو اونکے سوا بھی ایک ثواب ہے جو علم ہی سے حاصل ہوتا - اور ایک عذاب ہے جسمین جہل ہی سے آدمی مبتلا ہوتا ہے -

بوذاسف۔ اے حکیم۔ اگر مناسب ہو تو دنیا سے نفرت اور عاقبت کی طرف رغبت کرنیکے بارہ مین آپ کچھ اور کہیئے۔

بلوہر۔ اے شہزادے۔ دنیا بے شبہ ویسی ہی ہے جیسی تعریف اوس کی خداتعالی نے کی ہے یعنی "کھیل اور تماشا اور بناؤ اور بڑائیان کرنے آپس مین اور بہتات ڈہونڈہنی مال اور اولاد کی اور خرچ کرنا کھو دینا ہے" اور مین نے اہل دنیا کو مصیبتون اور بلاؤن مین ہمیشہ پہنسا ہی دیکھا ہے۔ اور اوس سے فائدہ کم اور رنج ہی زیادہ اوٹھاتے پایا ہے۔ اور یہانتکے عیش کو سراپا کلفت اور فراخ حالی کو بالکل عسرت سمجھا ہے۔ اور اگر بالفرض کوئی شخص ایسا ہو کہ دنیا ہاتھ جوڑ کر اوس کے پاس حاضر ہو جائے اور اپنی ساری مسرتین اور نعمتین اور لذتین لاکر اوسکے نذر کر دے تاکہ وہ ہر طرح کے فائدے اور حظ اوٹھائے اور اسکے ساتھ قضا و قدر بھی اوسکی کل آرزوئین پوری کرے اور خواہشین برلائے۔ اور ہر طرحکی آفتون اور بلاؤن سے محفوظ اور مکروہات و برائیون سے مصئون ہو۔ اور سب عزیز و قریب اور بہائی برادر اوسکے موافق ہون اور اپنے دشمنون اور حاسدون سے امن مین ہو اور بال بچون کے اعتبار سے بھی اوس کا دل ٹھنڈا ہو۔ بادشاہ کے دربار مین اوس کی بڑی عزت ہو۔ اور عامہ خلایق کے دل مین اوسکی محبت ہو اور پھر جتنی باتین اوسے حاصل ہون سب سے اوسنے فائدہ اوٹھایا ہو اور اوس کا کنبہ بہت زیادہ ہوا ہو اوسکے سب دشمن زیر ہوئے ہون۔ اور خاص و عام نے اوسپر رشک بھی کیا ہو۔ بڑے آن بان اور نہایت شوکت و شان سے اوسنے زندگی بسر کی ہو۔ جس چیز کی آرزو کی ہو وہ پوری ہوئی اور جو خواہش پیدا ہوئی ہو وہ رفع ہوئی اور اوسکے اقبال

و دولت کے لوگ قسمین کہاتے ہون اور رعب و داب کا سکہ سب جگہہ بیٹھ گیا
ہو تب بھی باوجود ان سب باتونکے اوس کی خوشحالی و فارغ البالی کی انتہائی
مدت سو برس ہے یہانتک کہ اوس کا جسم فرسودہ ہو جائیگا - اوسکے چہرہ اور بالونکی
رنگت بدلجائیگی - گوشت اور پوست ڈھیلا پڑ جائیگا - قوت مین کمی آجائیگی بصارت
کمزور ہوگی - اہل و عیال اور دوست واحباب چھوڑ بیٹھنگے - عزت ذلت سے
بدل جائیگی اور رعب و دبدبہ ہوا ہو جائیگا - اور اوسکے مرنے کے بعد اوس کی نشانیان
غایتہ الامر تین سو برس تک رہینگے اور بعد اوسکے اوسکا سارا اندوختہ متفرق ہوگا
اور اوس کا کیا دہرا منتشر - اوسکی بنائی ہوئی عمارتین خراب و ویران - اور اوس کا نام
مٹ جائیگا اور ذکر بہولا دیا جائیگا - حسب کا نشان تک باقی نہ رہیگا - اور نسب کا نام
تک کوئی نہ لیگا - آل حیران اولاد پریشان - کوئی روٹیون کو محتاج تو کوئی کپڑونکو
- گویا اوسنے کچھ کمایا ہی نہ تہا - اور جیسے بھر زمین کا بھی کبھی مالک نہ ہوا تھا - عزت
و اقتدار کے مالک تو اوس زمانہ کے اہل حکومت و عہدہ ہونگے - اور متاع و مال
کی وارث وہ لوگ جنکی روزی و میراث خدا اوس مین مقرر کر دیگا -

پس جب مین نے دیکھا کہ آدمی جو کچھ اکٹھا کرتا ہے وہ بکھر جاتا ہے اور جو کچھ
حاصل کرتا ہے وہ چھن جاتا ہے سوائے پرہیزگاری اور نیک کام کے - کہ یہہ
نہ چھنتا نہ پرانا ہوتا اور نہ ضائع جاتا ہے - تو مین نے اپنی عقل و خواہش و
محبت و قول سکو نیکوکاری اور پرہیزگاری ہی پر مایل کیا - کیونکہ جو کچھ ہم حاصل
کرسکتے ہین سب سے اعلی اور افضل یہی ہے - اور جو شے اچھے کام کرنے اور
برے کامون سے بچنے کی رغبت دیسکتی ہے سب سے زیادہ خدائے عز و جل

کی تصدیق ہے۔ اسی سبب سے یہ کمائی میری کمائی ہے اور یہی تصدیق میرا عقیدہ ہے
اور جب سے مین نے اسکو جانا اور سمجہا ہے۔ حتی المقدور اچھے کام کرنے اور برے
کامون سے بچنے کو دوست رکہتا ہون اور اپنے مالک کے وعدون کو سچا جانتا ہون اور
موت کے بعد اوٹھنے اور بہشت و دوزخ کے موجود ہونے پر یقین و ایمان رکہتا ہون
اور اے شاہزادے۔ سمجہہ رکھ کہ جو شخص ہمیشہ کے لئے سچائی کو اختیار کریگا
اور دین کی بنیاد علم پر رکہیگا گو وہ تھوڑا ہی عمل کرے اور شبہ سے بچا رہے۔ لیکن
خطا سے محفوظ رہے گا۔ اور ایسے شخص کا راستی آمیز تہوڑا سا کلام اوس شخص کی بہت
سی باتون سے جو جہوٹھ ملاتا ہے بہتر ہوتا ہے۔ اور مرد عاقل پر واجب ہے کہ خاصکر
اپنے نفس پر حکومت و سیاست اوسی طرح سے کرے جسطرح کہ ایک عاقل
اور عادل حاکم رعایا پر کرتا ہے یعنی وہ جس چیز مین اونکی بہلائی دیکھتا ہے اوس کے
کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور جسمین اون کی برائی سمجھتا ہے۔ اوس کی مناہی کرتا ہے
پھر جو شخص اوس کی نافرمانی کرتا ہے اوسکو سزا دیتا اور جو فرمانبرداری کرتا ہے۔ اوسکو
جزا دیتا ہے۔ اور اسی طرح سے اوسپر اپنے گہر والون کی سیاست بھی واجب ہے
اونکی تدبیر معاش کا خیال اور اونکے اعمال و افعال پر نظر رکھے اور تاکید سے اپنے
حکم کی تعمیل کرائے۔ اور جو شخص حکم نہ مانے اوس کی پوری تادیب کرے۔ اور اپنے
نفس کی سیاست اسطرح سے شروع کرے کہ اوسکی سارے اخلاق اور اوسکی
کل خواہشون پر غور کرے اور اس غرض سے کہ نفس اچھی باتون پر ہمیشہ قایم اور
بُری باتون سے برابر بچتا رہے۔ اوسپر کچہہ ریاضت واجب و لازم کردے۔ پھر
نفس کے لئے خود نفس ہی کی طرف سے جزا و سزا مقرر کردے۔ یعنی جب اچھے

فعل کرے تو اوسکو خوش ہونے دے اور جب بُرائی کا مرتکب ہو تو اوسکو
مذمت و ندامت کا نشانہ بنائے ۔

کیونکہ عالم و فاضل پر فرض ہے کہ جتنے امور اوسکو پیش آئین سب پر غور کرے
جو صواب ہون اونکو اختیار کرے ۔ اور جو خطا ہون اونکو چھوڑ دے ۔ اور اپنے
نفس و رائے و عمل کو حقیر سمجھے اِسلئے کہ عقل والون کے نزدیک یہ فعل پسندیدہ
ہے اور نادانون کے نزدیک نازیبا ۔ اور ساری بھلائیان خدا کے حکم سے
عقل ہی کے ذریعہ سے معلوم ہوتی ہین ۔ اور جہل نفوس کا ہلاک و تباہ کرنے
والا ہے ۔ اور عقل والون نے جتنی باتین اپنی عقل سے دریافت کی اور اپنے
تجربے سے پائی ۔ اور اپنی بصارت سے نکالی ہین اون مین سے سب سے پکی بات
یہ ہے کہ آدمی کو نفسانی خواہشون سے دور رہنا اور ہوا و ہوس کو چھوڑ دینا
چاہیئے ۔

اے شہزادے ۔ تو اون لوگون مین سے ہونا جن کا نفس اونہین بہت سی
ایسی باتون مین غور و فکر کرنے اور اونکو آزمانے سے باز رکھتا ہے جن مین عقل
کام نہین کرتی اور غور و فکر راہ نہین پاتی ۔ اسلئے کہ اکثر باتین ایسی ہی ہوتی ہین
جن مین فوراً عقل نہین لڑتی ۔ مگر بعد کو سمجھ مین آجاتی ہین اور جو باتین تیرے
دلنشین ہون اونکو استقلال اور پورے یقین کے ساتھ یاد رکھ ۔ اور خبردار
خدائی اُمور مین سے کسی ایسے امر مین کلام نہ کرنا جس کا علم تجکو نہ ہو ۔ اور یاد رکھ
کہ کسی بات کو یہ نہ کہنا کہ طاقت سے باہر اور قدرت سے بالاتر ہے تاکہ عاجزی دب بسی
اوسکے چھوڑ دینے پر تجکو آمادہ نہ کرے اور کچھ نہ سہی اوسپر غور ہی کیا کر

کیونکہ اوسپر غور کرنا ہی بہتر ہے۔ اور اوس سے دست بردار ہونا سراسر جہل ہے جہل تجکو نہ صرف اوس سے بالکل علیحدہ کردیگا بلکہ جو بات تجہپر ظاہر اور روشن ہوچکی ہوگی اوسکو بھی چہوڑوا دیگا۔۔

مین قسم کھا کر کہتا ہون کہ کوئی اچھی بات دنیا مین ایسی نہین ہے جسکو کوئی آدمی تھوڑا بہت نکر سکتا ہو گو اوسکی تکمیل پر قدرت نہ رکھتا ہو۔ کیا تو نہین دیکہتا کہ انسان چشمۂ آفتاب کو نہین دیکھ سکتا اور نہ اوسکی آنکھین اوس کی ساری روشنی کی متحمل ہوسکتی ہین۔ مگر اسوجہ سے وہ اوسکی تہوڑی روشنی کو برداشت کرنے اور اوسی سے اپنا کام نکالنے سے باز نہین رہتا۔ کیا تو نہین دیکہتا کہ جس مقدار سے اوس کی آنکھین ابا کرتی ہین وہ ہرگز اوس قلیل مقدار کی مانع نہین ہے جو اوسکی بس کی ہے۔ یہی حال کہانے اور پینے کا بھی ہے کہ آدمی جس قدر دیکھتا اور جتنے کی ہوس رکھتا ہے اوسقدر کھا پی نہین سکتا ہے مگر اس سبب سے نہ اوسکو اوس مقدار قلیل کا جو وہ کہاتا پیتا ہے مزا برا معلوم ہوتا ہے اور نہ وہ اوس سے باز رہتا ہے اور بلا کسی فرق کے یہی حال علم کا بھی ہے۔

اور اے شہزادے۔ سمجھ رکھہ کہ علم ایسی بڑی اور عالی مرتبہ چیز ہے کہ انسان کا دل اوسپر حاوی نہین ہوسکتا جسطرح کہ اوسکی آنکھین آفتاب پر اور آنتین کل کہانے اور پینے کی چیزون پر۔ پس عقل اوسیقدر علم کی متحمل ہوسکتی ہے جسقدر اوس کی طاقت و قوت ہے اور جسقدر علم اوسکے حصہ مین آتا ہے وہ اوس سے روک نہین سکتا جو اوسکے حصہ مین نہین آسکتا ہے یعنی جو علم اوسکو حاصل نہین ہے اوسکی مجبوری بقیہ سے نفع اوٹھانے سے اوسے باز نہین رکہتی ہے۔ اور شیطان

کا بہت چلتا ہوا فقرہ یہی ہے ۔جسکو دلکی آنکھ والونکی سوا کوئی نہین سمجھتا اور جس سے صرف وہی لوگ بچتے ہین جنکو خدا بچاتا ہے ۔ اور کچھ شبہ نہین کہ شیطان کے سب سے بکارآمد ہتیار دو ہی ہین۔ ایک یہ کہ آدمی کے دل مین یہ بات ڈالی کہ اوسمین کچھ بھی عقل نہین ہے اور اوس سے کچھ فائدہ نہین ۔اس ہتیار کے ذریعہ سے وہ آدمی کو اللہ تعالی کی معرفت اور حق کی محبت اور اوس کی طلب وجستجو سے روکتا ہے اور اوسکی ضد یعنی دنیا کے کہیل اور تماشون مین مشغول کرتا ہے ۔ پس اگر اوسکا یہ ہتیار چلگیا تو اوسنے اپنا کام کرلیا۔ اور اگر یہ وار خالی گیا اور انسان اس فریب کے دام سے نکل بھاگا تو اوسنے دوسرا ہتیار سنبھالا اور وہ یہ ہے کہ جب آدمی نے کسی شئے کو عقل سے دریافت کیا تو شیطان اوسکے سامنے بہت سی ایسی باتین لاکر پیش کردیتا ہے جنکو وہ نہ جانتا ہے نہ سمجھتا ہے اور اسلئے اون سے گھبراکر اور پریشان ہوکر وہ کہہ اوٹھتا ہے کہ یہ باتین بھلا کبھی کامل طور سے معلوم ہوئی ہین یہ تو تمہاری بساط سے باہر ہین۔ اور جو چیز طاقت سے باہر اور دریافت ہونے کے لایق نہو اوس مین تکلیف و رنج و مشقت اوٹھانی لاحاصل ہے ۔اس ہتیار کے زور سے شیطان بہت سی قوتون کو بیکار کردیتا ہے جو انسان کے نفس مین حق کی طلب اور نجات کی جستجو کے لئے موجود ہین۔ ان دونون ہتیارون کی سپر صرف دو باتین ہین۔ ایک یہ کہ جو چیز نفع نہ دے اوسکے حاصل کرنے سے باز رہنا۔ اور دوسری یہ کہ علم یا بھلائی مین سے تھوڑے کے حاصل کرنیکی بھی رغبت کرنا۔ بس ان دونون باتونکو گرہ مین باندہ لے ۔ اور ہوشیار ہوجا کہ علم حاصل کرلے اور جو حاصل ہوا اوسکو محفوظ رکھنے مین کسی طرح فریب نہ کھائے کیونکہ تو ایسے ملک مین ہے

جہان کے باشندونکو شیطان نے انواع واقسام کے حیلون اور طرح طرح کے
مکرون مین پہنسا رکھا ہے دیکھ سکی شنوائی وبینائی ودانائی کو اوسنے بیکار بناڈالا
ہے کہ وہ نہ علم کی باتین دریافت کرتا ہے اور نہ بہلائی کی خبرین پوچھتا ہے بہائم
صفت ہوگیا ہے۔ اور اوسکے لئے بہت سی مختلف مذاہب پیدا کردیئے ہین۔ کوئی
گمراہی مین سرتاپاڈوبا ہوا ہے یہان تک کہ اوس کی گمراہی غیرون کے لئے وبال
جان اور برائے خود دام فریب شیطان بنگئی ہے۔ اور پھر آپس مین ایسی دشمنی و
عداوت ڈال رکھی ہے کہ ایک دوسرے کے جان ومال کو حلال ومباح سمجھتا ہے
اور اونکی گمراہیون مین کچھ حق کا ذکر بھی ملا دیا ہے تاکہ اہل حق اور نیکی کی تلاش
کرنیوالون کی راہ مارے۔ اور اُس استوار اور مضبوط دین سے اونہین بہٹکائے
جس مین کسی طرح کے جہوٹ کا دخل ہونہین سکتا ہے۔ الحاصل شیطان اور اوسکے
چیلے ہمیشہ انسان کو تباہ اور گمراہ کرنے مین مشغول ومصروف رہتے ہین نہ کبھی اوس سے
گھبراتے اور نہ اوکتاتے ہین۔ اونکی تعداد بے شمار اور اونکے مکروفریب سے
چہٹکارا سخت دشوار ہے مگر خدا کی مدد اور اوسکی قوت سے اسی لئے ہم خدا ہی سے
چاہتے ہین کہ اپنی طاعت مین ہماری مدد کرے۔ اور اپنی قوت سے ہمین شیطان
کے مکروفریب سے بچائے۔ اور خدائے برتر وبزرگ ہی کے بل پر ہمارا سارا زور
وقوت ہے۔ عقل والے عالمون پر واجب ہے کہ کل امور پر اونکے پیش آتے
وقت غور وفکر کرین اور اونکے گذرتے وقت نتیجون کے لحاظ سے نظر دوڑائین۔
اور علم کے عمدہ نتیجہ پر سب سے زیادہ اعتقاد رکھین۔ کیونکہ اللہ نے اونپر فرض
کردیا ہے کہ اس علم کی حفاظت دین کے ذریعہ سے کرین اور دین کی باتون اور

گذشتہ زمانہ کی وارداتون پر غور وتامل کیا کرین۔ اور ان فرایض کے ساتھ اونکے
ذمہ یہ کام بھی ہے کہ اپنی رایون کے مخرج کا پتہ لگاتے اور باتون کے استعمال
کا موقع ومحل سوچتے رہین۔ اور اہل خطا کے طریقون کی کثرت اور اہل صواب کی راہ
کی وحدت کو دلائل مشہورہ اور براہین معلومہ سے حق کے آثار اور صدق کے
علامات ثابت کرین۔ اور جو امور کہ مرغوب یا نامرغوب ہون سب مین عوام الناس کو علم کے فواید
کا سخت پابند رکھین۔ اور جو پسندیدہ آداب اور فیاضی کے افعال اور عمدہ اخلاق
خدا نے علما کو بتائے ہین اونپر عمل کرین۔ اور جن باتون سے حال مین صلاح
و فلاح کی امید اور مآل مین پس ماندون کے دائمی فواید کی توقع ہو اونھین پر بھروسا
کرین۔ اور علما جب ان فرایض وواجبات کو ادا کرینگے اور عامۂ خلایق پر یہ
بات ثابت ہو جاوے گی اور خود اونکے نفوس اسکے متحمل ہو جائینگے تو وہ
انکی شکرگذار وممنون ہوگی۔ اور اونکو اطمینان ہو جائے گا۔ کہ یہ بہکانے والے
نہین ہین۔ اور ان سے اوس کی آرزوئین پوری ہونگی۔ پھر کسی شخص کو اونکی
بزرگی مین شبہ نہین رہیگا۔ اور نہ کوئی خود اونکی اور اونکی باتون کی بزرگی کا
انکار کریگا۔ اور انکے بارہ مین لوگونکے مختلف گمان نہ ہونگے اور نہ ہوا وہوس
اونھین دوسرونکی طرف لیجائیگی۔ اور نہ اونکی نسبت رایون کا اختلاف ہوگا۔ اور نتیجہ
یہہ ہوگا کہ لوگون پر اونکے وعظ ونصیحت وتادیب کا اثر ہوگا اور لوگ عاجزی
کے ساتھہ اون سے ملینگے۔ اور اونکی اطاعت کرینگے۔ اور ہر حال مین اونکے
فرمانبردار رہینگے یہان تک کہ یہ اطاعت واعتقاد اونکے خمیر مین داخل ہو جائیگا
اور باطل اور اہل باطل اونکو برے معلوم ہونے لگینگے۔ اور آپس کے جھگڑے

اور فساد کی بیخ کنی ہوجائیگی۔ اور لوگونکے حالات پر خوبیان غالب ہوجائینگی۔
نیکیان ہی روزمرہ کی باتین ہوجائینگی۔ اور چھوٹے بڑے کی عادتین بھی ہوجائینگی
اور بیٹون کو اپنے باپون سے اور آنیوالے لوگون کو اگلون سے بھی میراث
ملیگی۔ اور علمارخود اپنی ذات سے جتنی باتون کی قدرت رکھتے ہین اون مین سے
سب سے افضل حق کی موافقت مین سخت کوشش اور نفس کشی کرنا ہے۔ اوس کے
بعد خدا کا حکم اوسکے ارادہ کے موافق بندونکے مرغوب یا نامرغوب امور کے بارہ مین
جاری ہوتا ہے۔ اور ہمنے یہ سمجھا ہے کہ نیکوکاری قصد و توفیق ہی سے حاصل ہوتی
ہے اور توفیق بغیر طلب کے نہین ہوتی۔ اور نیکوکاری کی کنجی نیت کی سچائی ہے
جسکے ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ جس مقام مین اوس کی جستجو کرے وہ مقام بھی ٹھیک
اور اوسکے لایق ہو۔ کیونکہ جو شخص کسی امر کو غیر مناسب مقام مین ڈھونڈھتا ہے اوسکو اپنے
مقصد سے دوری کے سوا کچھ نصیب نہین ہوتا۔

اور اچھی باتون مین سے حسن ادب کا زندہ کرنا اور ہمیشہ بلاناغہ علم کی اشاعت
کرنا ہے اور لازم ہے کہ تو لوگونکو قبل اسکے کہ وہ اور باتون کی طرف مشغول ہون علم مین
مشغول کرے۔ اور قبل اسکے کہ دل جہل کا گھر اور ظلم کے مسکن بنین عجلت کے
ساتھ علم کے لئے خالی کئے جائین اور اے شہزادے۔ مین تیرے لئے یہہ
پسند کرتا ہون کہ تو اپنے نفس کی تادیب و درستی مین نیکوکاری سے فائدہ اوٹھائے اور
اوسکو آفتون سے محفوظ رکھنے مین اپنی عقل کی قوت سے کام لے۔ اور اپنی ہوا و ہوس
کو روکنے کے لئے علم اور عمدہ آداب کو دل مین جگہہ دے۔ تاکہ خدا کا حق نیکوکاری
طلب کرنے کا جو تیری گردن پر ہے اوس سے سبکدوش ہو۔ اور تیرے لئے

جو کچھ مین خدا سے اوس کی راہ کے لئے چاہتا ہون وہ راہ راست پر چلنے کی توفیق اور جلدی سے وقوع مین آنے والا خدا کا حسب خواہ حکم اور عاقبت کی عمدہ تکمیل ہی اسلئے کہ ابھی تیری عقل ایسی ہے کہ اوسکے ساتھ برباد کرنیوالی خواہشون کی آمیزش نہین ہوئی ہے۔ اور نہ تجھپر مختلف طبایع کا اثر پڑا ہے۔ نہ طمع نے تجھے اپنی طرف جھکایا ہے اور نہ بُری تجارت تجھپر غالب آئی ہے۔ ابھی تو نفس کی بیماریون سے اور زمانہ کے سرد و گرم سے محفوظ ہے۔ اسلئے تیری حالت کوری اور خالی برتن کی سی ہے کہ جو چیز اوس مین رکھدیجائے اوسکو بحفاظت اپنے آغوش مین رکھہ لے۔ یا یہ سمجھہ کہ صاف و روشن ناسُفتہ موتی کی سی ہے جو ابھی تک تاجر و دلال اور بایع و مشتری کے ہاتھ مین نہین پہونچا ہے۔ اور ابھی اسلئے بازار مین آیا ہے کہ اوسکے دام لگائین۔ اور جس کام کا وہ ہو اوسکے قابل اوسکو بنائین۔ پس اب تم خدا کی برکت و مدد سے استقلال کے ساتھ اپنے کام کیطرف متوجہ ہو۔ اور اعلیٰ درجہ کے آداب اور مناسب اعتدال کے ساتھ اوس کو شروع کرو۔ محنت مین افراط و تفریط کو راہ ندینا اور خبردار رہنا کہ تعلیم کے حرص کی زیادتی تمہارے دلکو اوچاٹ نہ کرے یا خود علم ہی تمکو جبر معلوم ہونے لگے۔ اور تمہارا دل اوس سے رُک جائے۔ کیونکہ جس نے علم کی شیرینی کی لذت نہین پائی اور جسکے تجربہ نے علم کو دوسری چیزون سے جدا نہین کیا اوسکو ادب ایک بوجہ اور علم کی صحبت دشوار معلوم ہوتی ہے۔

بوذاسف - مین امید کرتا ہون کہ جو کچھہ آپنے فرمایا ہے اوسکی پوری تعمیل کرنے والون مین سے ایک مین بھی ہونگا۔ اچھا اب آپ مجھہ مین اپنی تعلیم کا تخم بوئین۔

بلوہر - جتنے تخم کہ مین تیرے دل مین بونا چاہتا ہون سب کا لب لباب خدا کا ڈر اور اوسکے حکم کی پوری پابندی کرنا ہے۔

بوذاسف - یہ بتاے کہ جو کچھ آدمی کو حاصل ہوتا ہے وہ تقدیر سے ہوتا ہے یا عمل وکسب یعنی تدبیر سے۔

بلوہر - تقدیر و تدبیر بمنزلہ روح و جسد کے ہین۔ روح بغیر جسد کے کچھہ کام نہین کر سکتی اور جسد بغیر روح کے صرف مٹی کی مورت ہے۔ مگر جب دونون جمع ہو جاتے ہین تو دونون قوی اور کام کے قابل ہو جاتے ہین یہی حال تقدیر و تدبیر کا بھی ہے اگر تقدیر کے ساتھہ تدبیر نہو تو وہ اچھی نہین معلوم ہوتی اور اگر تدبیر بغیر تقدیر کے کیجاے تو وہ پوری نہوگی۔ مگر ایک جا ہونے سے دونون قوی ہو جاتی ہین اور مقصد پورا ہوتا ہے

بوذاسف - یہ فرماے کہ تقدیر کیا چیز ہے اور تدبیر کیا

بلوہر - تقدیر وہ ہے جو لازمی طور پر ہو کر رہے۔ اور عمل و تدبیر ہونیوالی شئے کی علت ہے پس جب تقدیر نے یاری کی اوس شئے کا ہونا یقینی ہو گیا۔ اور اوسکا وجود ظاہر ہوا۔

اسکے بعد بلوہر نے اوسکو نصیحت کی اور کہا کہ دوسرون کے لئے وہی چاہ جو اپنے نفس کے لئے چاہتا ہے۔ کیونکہ اعمال کی جزائین مقرر ہین۔ اسلئے انجام کار سے بچتا رہ۔ اور جان لے کہ حالات کا پلٹا کہانا بدیہی اور آنکھون دیکھی چیز ہے۔ اس سے ہوشیار رہ۔ اور ہرگز ایسے وعدے نکر جنکا ایفا تیرے اختیار مین نہو۔ اور آسانی سے اوپر چڑہ جانے پر ہرگز نہ بہول۔ جبکہ نیچے اوترنا دشوار اور کٹھن ہو۔

بوذاسف ۔ سب سے زیادہ عادل کون ہے ۔ اور سب سے بڑا ظالم کون ۔ اور سب سے ہوشیار کون ہے اور سب سے زیادہ بیوقوف کون ۔ اور سب سے زیادہ نیکبخت کسکو کہتے ہین ۔

بلوہر ۔ سب سے زیادہ عادل وہ ہے جو دوسرونکے حق مین اپنے نفس کے لحاظ سے انصاف کرے ۔ سب سے زیادہ ظالم وہ ہے جو اپنے ظلم کو انصاف اور اہل ہدایت کے انصاف کو ظلم جانے ۔ سب سے زیادہ ہوشیار وہ ہے جو آخرت کے لئے دنیا مین سامان جمع کر رکھے ۔ اور سب سے زیادہ بیوقوف وہ ہے جس کا مقصود دنیا اور جسکا عمل گناہ ہو ۔ اور سب سے زیادہ نیک بخت وہ ہے جسکا خاتمہ بخیر ہو ۔ اور جو شخص دوسرون کے ساتھ اس طرح پیش آئے کہ اگر دوسرے بھی اُس کے ساتھ اوسی طرح پیش آئین تو وہ ہلاک ہو جائے اوس شخص کا برتاؤ اور طریقہ شیطانی ہے ۔ اور جو شخص لوگون کے ساتھ اس طرح پیش آئے کہ اگر وہ بھی اوسکے ساتھ اوسی طرح پیش آئین تو اوس کی حالت درست ہو جائے تو اوس شخص کا طریقہ رحمانی ہے ۔ تجکو یہ بھی لازم ہے کہ اچھی بات کو گو وہ بدکارون مین ہو بُرا نہ سمجھ ۔ اور بُری بات کو گو وہ نیکوکارون مین ہو اچھا نہ جان ۔ اور رایگان جانے والی چیزون مین سے اوّل وہ محنت ہے جو خدا کی نافرمانی مین اوٹھائی جائے ۔ دوسری وہ عبادت ہے جو بتون اور مورتون کی کیجائے ۔ تیسرے وہ رائے ہے جو متکبر و مغرور آدمی سے کہی جائے جسکو وہ قبول نہین کرتا ۔

بوذاسف ۔ مجھے یہ بتائے کہ کونسا آدمی سب سے زیادہ سعادتمند ہوتا ہے ۔

بلوہر ۔ خدا کا وہ فرمانبردار بندہ جو گناہ نہین کرتا ہے ۔

بوذاسف ۔ کونسا آدمی سب سے کم گناہ کا مرتکب ہوتا ہے ۔

بلوہر - جو سب سے بڑھ کر خدا کے حکم کا ماننے والا ہو - اور سب سے زیادہ طاعت مین سنند - اور سب سے بڑھکر شیطان کا مخالف ہو -

بوذاسف - یہ فرمائے کہ خدا کا حکم کیا ہے - اور شیطان کا حکم کیا -

بلوہر - نیکیان خدا کا حکم ہین - اور بدیان شیطان کا حکم -

بوذاسف - نیکیان کیا ہین اور بدیان کیا -

بلوہر - نیکیان اچھی نیت اور اچھے قول ہین عمل کے ساتھ - اور بدیان بُری نیت اور بُرے قول و فعل ہین -

بوذاسف - اچھی نیت اور بُری نیت کسکو کہتے ہین -

بلوہر - اچھی نیت ہمت کی میانہ روی کا نام ہے اور اچھا قول سچ بولنا اور اچھی باتون کی ہدایت کرنا اور اونپر خود بھی عمل کرنا - اور بُری نیت ہمت کا حد سے بڑھ جانا اور برا قول جھوٹھ بولنا - اور برا فعل گناہ کرنا ہے -

بوذاسف - مجھے یہ بتائے کہ ہمت کی میانہ روی کیونکر حاصل ہوتی ہے -

بلوہر - اوسکے حاصل کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ دنیا کے فانی ہونے سے ڈرتا رہے اور جن باتون سے دنیا مین رنج اور عقبیٰ مین تکلیف ہو سکتی ہے اون سے باز رہے اور خدا کی راہ مین کھانا کپڑا دیکر سخاوت کرے - اور دین مین سچا طریقہ اختیار کرے اور آدمی خود اپنے نفس کو دہوکا نہ دے اور نہ اوس سے جھونٹ بولے - اور ہمت کا حد سے بڑھ جانا دنیا مین ہمیشہ رہنے کا سامان کرنا اور اوس کی طرف سے مطمئن رہنا ہے - اور نیز اون باتون کی طمع اور لالچ کرنا جن کا نتیجہ بُرائی اور خدا کے حقوق کو روکنا ہے اور جھونٹھ یہ ہے کہ آدمی خود اپنے نفس سے جھونٹھ بولے اور

ہمیشہ ہوا وہوس کے اشارہ پر چلے۔ اور دین کو دور باش کہے۔

بوذاسف ۔ کونسے لوگ نیکی مین سب سے زیادہ کامل ہوتے ہین۔

بلوہر ۔ وہ جو عقل مین سب سے کامل ہوتے ہین اور سب سے زیادہ عاقبت کا خیال رکھتے ہین اور سب سے زیادہ اپنے دشمنون پر غالب رہتے ہین اور ڈرتے رہتے ہین

بوذاسف ۔ وہ عاقبت کیا ہے۔ اور وہ دشمن کونسے ہین جن پر عقل والے غالب آتے ہین۔

بلوہر ۔ عاقبت آخرت کو کہتے ہین۔ اور وہ دشمن مختلف جذبات اور خواہشین ہین جو انسان کے سر پر سوار ہین۔

بوذاسف ۔ وہ مختلف جذبات اور خواہشین کیا ہین۔

بلوہر ۔ لالچ ۔ غصہ ۔ حسد ۔ کینہ ۔ رشک ۔ شہوت ۔ بے صبری ۔ اور ریاکاری

بوذاسف ۔ ان مین کون سی سب سے زیادہ قوی ہے جس سے انسان بہت کم بچ سکتا ہے۔

بلوہر ۔ مین ان سب کے صفات بیان کئے دیتا ہون ۔ لالچ سب سے کم خوش ہونیوالا اور نہایت بے شرم ہے۔ غصہ نہایت ہی ظالم حاکم اور نہایت ناشکر گذار ہے حسد نہایت ہی بدحال اور بدگمان ہے۔ رشک نہایت ہی بیقرار اور نہایت ہی بُرے گناہ کرنیوالا ہے۔ اور کینہ مدت تک دشمنی رکھنے والا اور بہت ہی کم مہربان ہونیوالا اور سخت پکڑنے والا ہے۔ اور شہوت حرام کی سخت جستجو کرنے والی اور نہایت کم صبر کرنیوالی ہے۔ ریاکاری سخت فریب دینے والی اور بہت اخفا کرنیوالی ہے۔

بوذاسف - یہ فرمائے کہ شیطان جتنی باتین انسان سے کراتا ہے - اونمین سے سب سے زیادہ مہلک کونسی ہے -

بلوہر - نیکی و بدی اور ثواب و عذاب کو باہم مخلوط کر دینا - اور مآل کار کو شہوات مین گم کرنا -

بوذاسف - وہ کونسی قوت ہے جس سے اللہ تعالے نے اپنے بندون کو ان برائیون اور ہلاک کرنیوالی خواہشون پر غالب آنے کے لئے مسلح کیا ہے -

بلوہر - عقل و علم اور ان دونون پر عمل کرنا - اور نفس کو اوس کی خواہشون سے روکنا اور آخرت مین ثواب کی امید رکھنا اور دنیا کے فانی اور موت کے نزدیک ہونیکا خیال رکھنا اور اس کی فکر کرنا کہ فانی چیز کے معاوضہ مین باقی شے ملے اور گذشتہ سے عبرت حاصل کر کے آیندہ کو احتیاط کرنا اور جو باتین عقلا کے نزدیک لاینحل ہون اونکو دل مین گنجایش نہ دینا - اور جو چیز ہاتھہ نہ آسکتی ہو اوس کی جستجو نہ کرنا اور مآل اندیشی کے ساتھ کام کرنا - اور نفس کو بُری عادتون سے روک کر اچھی عادتون کا خوگر کرنا - اور اخلاق پسندیدہ اختیار کرنا - اور اپنی زندگی کے اندازہ پر کام کرنا - تاکہ انسان اپنی مراد کو پہونچ سکے کیونکہ رضا و قناعت اسی کا نام ہے - اور صبر کرنا - امید رکھنا - عقیدہ و ایمان پر برابر قایم رہنا اور جو چیز ہاتھہ سے نکل گئی - اوس سے نا اُمید ہو جانا - اور نفس کو اوسپر راضی کر لینا - اور جو چیز پوری ہونیوالی نہو اوس سے دست بردار ہو جانا - اور کجروی پر سلامت روی کو ترجیح دینا - اور اس امر کو ذہن نشین رکھنا کہ جو کوئی عمل نیک کریگا وہ اوسکی جزا پائیگا اور جو کوئی عمل بد کریگا وہ اوس کے سبب پکڑا جائیگا اور حقوق کو پہچاننا - اور عبادات مین مشغول رہنا - اور سمجھ بوجھ کر عمل کرنا - اور قلب

کو ہوا ؤہوس کی پیروی اور شہوات کا بندہ بننے سے روکے رہنا۔ اور احتیاط سے کام لینا۔

بوذاسف ۔ یہ فرمائیے کہ کونسا اخلاق سب سے عمدہ اور قابل تعظیم ہے ۔

بلوہر ۔ عاجزی ۔ وانکساری ۔ اور نرم گفتاری ۔

بوذاسف ۔ کونسی عادت سب سے زیادہ سودمند ہے ۔

بلوہر ۔ وفا ۔ اور سب کو دوست رکھنا ۔

بوذاسف ۔ کونسے لوگون سے بے غل وغش فائدہ پہونچتا ہے ۔

بلوہر ۔ جو لوگ کہ دنیا سے کنارہ کش اور اون باتون کی رغبت دلانے والے ہین جن سے دنیا مین بھی فائدہ ہوتا ہے اور عقبیٰ بھی درست ہوتی ہے ۔

بوذاسف ۔ کونسی نیکی سب سے افضل ہے ۔

بلوہر ۔ خدا کا ذکر ۔

بوذاسف ۔ کونسے افعال سب سے عمدہ ہین ۔

بلوہر ۔ اچھے کامون کی رغبت دلانا ۔ اور برُے سے منع کرنا ۔

بوذاسف ۔ کونسا جھگڑا سب سے زیادہ سخت ہے ۔

بلوہر ۔ گناہونکے ترک کرنیکا

بوذاسف ۔ مجکو یہ بتا دیجئے کہ انسان پر سب سے زیادہ کس کا دباؤ ہوتا ہے عقل وطبیعت کا یا ادب کا ۔

بلوہر ۔ ادب سے عقل مین زیادتی ہوتی ہے اور طبیعت عقل کا مرکب ومعدن ہے اور ادب وعقل دونون کے پیچھے بہت سی آفتین بھی لگی ہوئی ہین ۔ اس لئے

ان دونون مین سے زیادہ تر نفع بخش وہی ہے جو زیادہ تر آفتون سے محفوظ ہو۔ اور اوسکی صورت یہ ہے۔ کہ غرور چھونگیا ہو۔ اور کوئی چیز تفاخر کے لئے نہ سیکھی ہو۔ اور تحمل کینہ کے ساتھہ نہو۔ اور قناعت کو تنہ نظری سے نہو۔ اور امانت بخل سے نہو۔ اور پارسائی و پاک بازی ریا سے نہو۔ اور سچائی نادانی سے پاک ہو۔ اور امید سہل انکاری سے علیحدہ ہو۔ اور سخاوت فضول خرچی سے الگ ہو۔ اور مہربانی گھبراکر نہو۔ اور عاجزی وانکساری فریب دینے کیلئے نہو۔ اور نیکون کی صحبت دکھلانیکو نہو۔ اور دوستی بدخصلتی نہو۔ اور نصیحت مشیخت سے نہو۔ اور حسن طلب حسد نہو۔ اور حیا ناسمجھی اور پرہیز گاری دوسرون کو دکھلانے یا سنانے کیلئے نہو۔

بوذاسف ۔ کونسی شے دنیا سے بہت ہی مشابہ ہے ۔

بلوہر ۔ نیند والون کے خواب پریشان۔

بوذاسف ۔ کونسا آدمی اس قابل ہے کہ اوسپر واجبی رشک کیا جاسے

بلوہر ۔ وہ پیشوا جو دوسرونکو سُدہارنے والا اور سیدہی اور سیچی راہ بتانیوالا ہو

بوذاسف ۔ کونسے لوگ نہایت متحیر ہین

بلوہر ۔ ضعیف بدکار۔

بوذاسف ۔ کونسے لوگ رضا مین سب سے اچھے ہین۔

بلوہر ۔ جو سب سے زیادہ خدا کے ساتھہ حسن عقیدت رکھتے اور سب سے بڑہ کر قانع ہین۔ اور خدا کی یاد مین ذرا بھی غفلت نہین کرتے اور دنیا کے فانی ہونے اور موت کو یاد رکہنے اور زمانہ کے منقطع ہو جانے کو کبھی نہین بہولتے ہین۔

بوذاسف - کونسے مرد بڑے امانت دار ہین -

بلوہر - جو سب سے زیادہ پاک دامن ہین -

بوذاسف - سب سے بڑے پاک دامن کون ہین -

بلوہر - جو خدا سے ایسی شرم رکہتے ہین کہ گویا اوسکو دیکھہ رہے ہین -

بوذاسف - کونسا شخص فتح پانیکا زیادہ مستحق ہے -

بلوہر - وہ محتاط شخص جو حق کی طلب مین سخت کوشش کرنیوالا ہو اور جس کا خوف اور حیا اوسکی شہوت پر غالب ہو -

بوذاسف - کونسی شئے سب سے زیادہ آنکھونکو سہانی ہے -

بلوہر - مودب فرزند اور طبیعت کے موافق بیوی جو آخرت کے کام مین مدد کرتی ہو -

بوذاسف - کونسی تکلیف سب سے زیادہ جانکاہ و دیرپا ہے -

بلوہر - بدلڑکا اور بُری بیوی جنسے چہٹکارا ناممکن ہے -

بوذاسف - کونسی چیز سب سے عمدہ ہے -

بلوہر - دین کا ادب -

بوذاسف - کونسی چیز نہایت چہپی ہوئی ہے -

بلوہر - شیطان پرکین - اور قلب سنگین -

بوذاسف - کونسی چیز مراد سے نہایت بے بہرہ ہے -

بلوہر - حریص دنیا کی آنکہہ - جو کبھی آسودہ نہین ہوتی -

بوذاسف - کونسی چیز عاقبت مین نہایت ہی بد ہے -

بلوہر - خدا کی ناخوشنودی کرکے بدون کی رضاجوئی کرنا۔

بوذاسف - کونسی شے سب سے جلد انقلاب پذیر ہے۔

بلوہر - اون بادشاہون کے دل جو دنیا کے لئے محبت کرتے ہین۔

بوذاسف - کونسی بدکاری نہایت خراب ہے۔

بلوہر - خدا کو ضامن بنانا اور اوس سے بدعہدی کرنا۔

بوذاسف - کونسی شے بہت جلد منقطع ہوجا نیوالی ہے۔

بلوہر - اہل غرض کی دوستی ومحبت۔

بوذاسف - کونسی چیز سب سے زیادہ ستم ڈہانے والی ہے۔

بلوہر - جھوٹی زبان۔

بوذاسف - کون سی شے سخت دہوکا دینے والی ہے۔

بلوہر - ریاکار مکار کی خصلت۔

اسی طرح کی باتین دونون مین ہوتی رہین۔یہان تک کہ شاہزادہ کو یقین ہوگیا کہ یہ حکیم جس بات کی طرف بلاتا ہے۔وہ افضل واعلیٰ ہے۔چنانچہ شاہزادہ نے اسکا اقرار کیا اور اپنے معاملات دینی پر اوسنے خوب غائر نظر دوڑائی۔اوسکے بعد دونون مین یہ باتین ہوئین۔

بوذاسف - اے حکیم۔بہشت ودوزخ کے معاملہ سے مجھے آگاہ فرمائے اور علم وعقل۔راست ودروغ کی بھی توضیح کیجئے۔

بلوہر - بہشت ودوزخ کا ذکر تو تمنے سُنا ہی ہے۔اور اگر ان دونون کے معنی ومصداق نہ ہوتے تو انکے لئے نام بھی نہ وضع کئے جاتے۔اور بات یہ ہے کہ

معانی و مصداق ناموںنکے ذریعہ سے پہچانے جاتے ہین جیسا کہ چار پایون کی شناخت مختلف علامات سے ہوتی ہے۔ اور اسم بغیر مسمی کے نہین ہوتا۔ مگر بولنے والا اگر چاہے کہ کوئی بیمعنی لفظ مُنہ سے نکالے تو ایسا کر سکتا ہے۔

بوذاسف۔ پھر مجھے کیونکر اطمینان ہو کہ آپ کا کلام اِسطرح کا نہین ہے۔

بلوہر۔ مگر جو شخص دوسرونکی باتین سمجھتا ہے اور دوسرے اوس کی سمجھتے ہین۔ اوسکا مطلب و مقصود توضرور معلوم ہوتا ہے۔ البتہ جو نہ دوسرون کی سمجھے اور نہ دوسرے اوسکی سمجھین وہ ناطق نہین ہے بلکہ مہمل آواز کا مُنہ سے نکالنے والا ہے۔

بوذاسف۔ ممکن ہے کہ جس کلام مین آپ نے آخرت کے ثواب و عذاب کا ذکر کیا ہے وہ اسی قسم کا ہو۔

بلوہر۔ ثواب عزت کا نام ہے اور عذاب ذلت کا۔ اور جس شخص کی عقل مین ان دونون کے مفہوم نہین آتے اور یہ غلط خیال رکہتا ہے کہ اوسکے نزدیک مرغوب و نامرغوب کوئی چیز نہین ہے۔ اوس کا یقیناً یہ خیال ہے کہ اوسکے نزدیک دونون صورتین برابر ہین، چاہے اوس کی ذلت کیجائے چاہے عزت۔ مگر جو شخص اوسکا اقرار کرتا ہے کہ اِن دونون لفظون کے مفہوم اوسکی عقل مین آتے ہین۔ اوسکو مجبوراً اس کا بھی اقرار کرنا پڑیگا۔ کہ جو چیز عقل مین آتی ہے وہ معلوم ہے اور جو معلوم ہے وہ اس قابل ہے کہ اوسپر ایمان لایا جائے۔

بوذاسف۔ بہت سی جہوٹی باتین معلوم ہین۔ پس اگر آپ مجکو کل امور معلومہ کے سچ جاننے پر مجبور کرتے ہین تو گویا جہوٹون کی تصدیق کرنیکی جرارت دلاتے ہین۔

بلوہر۔ مین نے آپکو اسمار مفردہ کے مفہوم کو سچ جاننے کی تکلیف دی ہے۔

گو اون کا بولنے والا جھوٹا ہو مگر جھوٹے کی ترکیب کو سچ جاننے سے مین آپ کو منع کرتا ہون۔

بوذاسف - یہ کیا۔

بلوہر - جھوٹا اون چیزونکو باہم ملاتا ہے جن کی ذات اور مصداق تو معلوم ہے مگر اونکا جوڑ غیر معلوم۔ اور وہ یہ غلط خیال کرتا ہے کہ علم و جہل - جھوٹ اور سچ - نیک و بد سب برابر ہین۔ پس باعتبار ذات و مصداق کے یہ سب چیزین واقع مین موجود ہین مگر دروغگو نے اونہین اسطور پر جوڑا ہے کہ وہ جوڑ ٹھیک نہین ہے۔

بوذاسف - پھر جھوٹے اور سچے کلام مین کیا فرق ہوا۔ اسلئے کہ دونون کلام معلوم اور موجود ہین۔

بلوہر - دونون مین فرق یہ ہے کہ جھوٹا اسمار مفردہ کو جسطرح سے ترکیب دیتا ہے وہ ٹھیک نہین ہوتا ہے مثلاً فرض کرو کہ کوئی جھوٹا کہے کہ (آگ سرد ہے) پس اوسنے ایسے دو اسمار مفردہ کو پہلو بہ پہلو رکھا ہے کہ ان مین سے ہر ایک کی ذات و مصداق جدا جدا موجود اور معلوم ہے۔ مگر ان کا ربط - یا یون کہو کہ یہ دونون باعتبار جمع ہونے کے نہ معلوم ہین اور نہ ٹھیک۔ اور اسی طرح سے ایک سچے آدمی کا قول لو وہ کہتا ہے کہ (آگ گرم ہے) پس اسنے ایسے دو اسمار مفردہ کو پیوند کیا ہے جنکی ذات و مصداق بھی معلوم ہے اور ترکیب اور ربط بھی۔

بوذاسف اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بعض سچا بیان ایسا ہوتا ہے کہ آدمی کو اوسپر فورا اطمینان ہوجاتا ہے اور اکثر سچ اور جھوٹ کے بیچ مین ایسی بات آجاتی ہے جو سننے والے کو سچ نہین معلوم ہوتی۔ پس آپ بتائے کہ آپ کی بات ان دونون

قسمون مین سے کون سی قسم کی ہے۔

بلوہر۔ اولاً کلام کی دو قسمین کرو۔ ایک سچ۔ اور دوسری جھوٹ۔ پھر سچ کی بھی دو قسمین ہین ایک ظاہر کہ سننے کے ساتھہ اطمینان ہوجائے۔ اور دوسری پوشیدہ کہ دوسرے کلام سے ثابت کیا جائے۔ پھر جھوٹ کی بھی دو قسمین ہین۔ ایک ظاہر۔ اور دوسری پوشیدہ جسکا بطلان دلیل سے ہو۔ اور یہ کلام بہشت و دوزخ اور اونکے پیدا کرنیوالے کی نسبت وہ ظاہر سچ ہے کہ نہ صرف اوسپر اطمینان ہوجاتا ہے بلکہ اوسکو دوسرے کے لیے دلیل بھی بنا سکتے ہین۔

بوذاسف۔ جسطرح ظاہر اور پوشیدہ مین فرق ہے اوسی طرح کلام ظاہر یعنی بدیہی کے افراد مین بھی فرق ہے یا نہین۔

بلوہر۔ کلام ظاہر یعنی بدیہی کی بھی دو قسمین ہین۔ نفس ظہور و بداہت مین تو دونون برابر ہین مگر تفسیر مین مختلف۔

بوذاسف۔ ان قسمون کو میری خاطر سے بیان کیجیے۔ اور مجھے یہ بتائیے کہ آپکی بات ٹھیک کس قسم مین داخل ہے۔

بلوہر۔ کلام کی دو قسمین ہوئین۔ ایک جھوٹ۔ دوسری سچ۔ پھر سچ دو نوع کے ہوئے۔ ایک اسمائے مفردہ کے اعتبار سے۔ اور دوسرا اسمائے ترکیب دادہ کے لحاظ سے۔ اور جو بات مین نے آپ سے خدا و بہشت و دوزخ کے بارہ مین کہی اوسمین دونون نوع کی سچائی یعنی اسمائے مفردہ کی بھی اور اونکی باہمی ترکیب کی بھی موجود ہے۔

بوذاسف۔ آپ نے تو مجھے خدا پر اور اون چیزون پر جو اوسکے یہان کی ہین

یعنی ثواب و عذاب ایمان لانے پر مجبور کر دیا۔ اسلیے ترک دنیا کے بارہ مین کچھ اور بیان فرماتے ۔

بلوہر دنیا گو ایسی بڑی کائنات نہین ہے مگر ہر شخص اسکو چھوڑنے کی صلاحیت بھی نہین رکھتا۔ کیونکہ یہ نیکو کارون کا قید خانہ اور بدکارون کے لیے بہشت ہے اسلیے جسکی عمدہ ترین منزل یہی ہے وہ اس سے نکلنے کی خواہش کیون کرنے لگا اور جسکا بدترین مقام بھی ہے وہ یہان ٹھہرنے سے خوش کیون ہونے لگا بیشک اسکو وہی شخص دشمن سمجھتا اور اسپر وہی شخص غیظ و غضب ظاہر کرتا ہے جو اس سے باہر نکلنا چاہتا اور اسکی کم ظرفی کو خوب جانتا ہے۔ وہ اسمین زیادہ عرصہ تک ٹھہرنے اور اسکی طرف میلان کرنے سے گھبرا اوٹھتا ہے اور اسکے اجسام کی پرورش اور اسکی خواہشون کی پرستش کرنے سے بھاگتا ہے اور اسکے تیرون کے نشانہ سے بچتا ہے۔ کیونکہ وہ آخرت کی نعمتون اور اوسکی عزتون کو خوب جانتا پہچانتا ہے۔ اور اوسے یہ بھی معلوم ہے کہ وہ نعمتین اور عزتین اسکے پھندون سے چھوٹے بغیر نہین مل سکتی ہین۔ دنیا و آخرت دو گھر ہین جو ایک دوسرے کے ضد ہین۔ کوئی شخص دونون کو آباد نہین کر سکتا اور نہ دونون کو ایک جا کر سکتا ہے۔ جیسے کہ ایک آدمی دو ایسی سوکنون کو جن مین آپس مین سخت عداوت ہو ایک جگہہ اور ایک طور سے نہین رکھہ سکتا۔ البتہ دونون مین فرق یہ ہے کہ آخرت فراخ دل و فیاض و سہل الحصول واقع ہوئی ہے اوسکی راہ آسان ہے اور اوسکے دروازے اون لوگون کے لیے کھلے ہوئے ہین جو اوسکی راہ پر چلنا اختیار کرین۔ اور اوسکے دشمن سے جو دنیا ہے بچے رہین اور دنیا تنگ دل و کنجوس ناآشنا و منحوس ہے اور اوس کی راہین بہت

سکڑی اور دشوار گذار ہین ۔ اور اسکے طلب کرنے والے اسپر ایسے مفتون و دلدادہ ہین کہ کوئی مکر و فریب اور سنگدلی و بدبختی اسکے حاصل کرنے کے لئے اوٹھا نہین رکھتی حالانکہ اوسپر لات مارنے والے اور اوس سے بچنے والے ایسا نہین کرتے ہین ۔ اور اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ دنیا کے بندے یا یون کہو کہ اوس کی اولاد آخرت کی (جو اوسکی ضد ہے) دوستی کو دنیا کے ہاتھہ آنے کا وسیلہ بناتے ہین مگر وہ اونکو مُنہ بھی نہین لگاتی ہے ۔ پھر دنیا کی طبیعت کا کمینہ پن یہ ہے کہ کپڑے پہنانے سے پہلے ننگا کر لیتی ہے ۔ اور خوشحال بنانے سے پہلے بدحال بنا لیتی ہے ۔ اور اوسپر طرہ یہ ہے کہ جب اپنے کسی ایک بندے کو لباس سے سرفراز کرتی ہے تو دوسرے سے چھین لیتی ہے ۔ اور اوسکو وہی عطا کرتی ہے جسکے لیلے جانیکا داغ دوسرے کو دیتی ہے اور باایں‌ہمہ اوس کا کوئی سلوک پورا اور کوئی احسان کامل نہین ہوتا ۔ وہ تو اپنا دیا ہوا پھیر لیتی اور اکٹھا کیا ہوا بکھیر دیتی ہے بنایا ہوا ڈھا دیتی ہے اور نئے کو پرانا کرتی ہے ۔ ہرے کو خشک ۔ بلند کو پست ۔ تندرست کو بیمار ۔ اور زندہ کو مردہ کر دیتی ہے ۔ اسی سبب سے اسے شہزادے ۔ مین دنیا کو ایک جنگل سے تشبیہہ دیتا ہون جو ہر طرف سے گھرا ہوا ہے اور اوسکے اندر اوسر اور بنجر زمین ہے ۔ جس مین پانی کا نام و نشان تک نہین ہے اور خونخوار درندون سنگدل چورون ۔ جفا شعار شیطانون ۔ اور نڈر اچکون کے غول سے مالامال ہے ۔ اوسکی ہوا جھلسنے والی لُو اور اوسکا سبزہ زہر آب کی موج ہے اور اوسکے بیچ مین ایک باغ ہے جسکی چہار دیواری اسقدر بلند ہے کہ دیکھہ ہی کر پھاندنے والیکی ہمت پست ہو جاتی ہے ۔ اور اوس کا پھاٹک نہایت پرکار اور مضبوط ہے ۔ اور اُس مین میوہ دار درخت پاک و صاف پانی ٹھنڈی خوشگوار ہوا ۔ گھن کا

سایہ ہے اور اس بے پانی کی زمین کے پرے ایک جانب ہر سبز کشت زار اور
ہرا بھرا مرغزار اور آبادی اور لوگون کا مجمع ہے اور دوسری جانب زہریلا سمندر ہے
جسمین اژدہے کی صورت کے مگر زہر اوگلا کرتے ہین - اور گرم ہواؤن کی لپیٹ اوپر سے
آتی ہے - اور اس جنگل سے باہر نکلنے کی صرف یہی دو راہین ہین - اور اوس باغ کی
اندر بہت تھوڑے سے آدمی ہین اور اوسکے باہر جنگل مین بہت بہاری مجمع ہے - اور اندر
کے لوگون مین سے بعض ایسے ہین جو ہر دم باہر نکلنے اور رنج وعذاب مین پڑنے
کو اسلئے تیار ہین کہ کسیطرح سبز کشت زار اور اوس جماعت بیشمار تک پہونچ جائین
اور بعض ایسے ہین جنکے نزدیک اوسمین سے باہر نکلنے کے برابر کوئی رنج ومصیبت
ہی نہین ہے اور باہر والون کی بھی دو قسمین ہین - ایک تو وہ ہین جو اندر جانے کی
فکر مین ہمہ تن اسلئے مصروف ہین کہ وہان جاکر کھائین پئین اور سبزہ کی بہار دیکھین -
اور دوسرے وہ جو اپنی جگہہ پر خوش اور اوس شخص سے امیدوار ہین جو آسایش
وفراخ حالی کی جگہہ اونہین پہونچا دے - اور یہ باغ بادشاہ کی محفوظ جگہہ ہے جہان وہ
ہمیشہ اپنے معتبر نایبون کو بھیجکر انتظام کرتا ہے - پس یہ نایب اندر والون مین سے
جسکو دیکھتے ہین کہ اوسنے کچھہ بگاڑا نہین اور پارسائی سے کام لیا ہے اوسکو وہان سے
باہر نہین نکالتے ہین - اور علی ہذا باہر والون مین سے جسکو دیکھتے ہین کہ نہ کچھ توڑا پھوڑا ہے
اور نہ کچھہ ڈھایا ہے اونکو وہان سے شفقت ونرمی کے ساتھ اوٹھاکر اونکے شہر ودیار
مین واپس پہونچا دیتے ہین - اور برعکس اسکے اندر والون مین سے جسکو دیکھتے ہین
کہ بے راہ چلا یا فضول خرچی کی اور اپنی حد سے بڑہ گیا اوسکو باہر نکال دیتے ہین -
اور اسیطرح باہر والون مین سے جسکو دیکھتے ہین کہ کچھہ بگاڑا اور ڈہایا ہے اوسکو زمین پر

ٹپکتے اور گھسیٹتے ہوے غصّہ اور سختی کے ساتھہ دور لیجا کر اوس کڑوے زہر پانی مین پہینک دیتے ہین جسمین مرنے اور ڈوبنے کے سوا کچھ بھی نہین ہے -

پس وہ جنگل تو یہ دنیا ہے جسمین انواع و اقسام کی بلائین ہین - اور باغ وہ تہوڑا سا عیش و آرام ہے جو دنیا کے اندر ہے - اور اسکے ایک جانب جو کشت زار و مرغزار ہے وہ نیکوکارون کی جاے بازگشت ہے اور زہریلا سمندر بدکارون کا ٹھکانا آخرت کا ہے - اور اوس باغ کے اندر اور باہر کے جو آدمی مین نے بتلاے وہ اس دنیا کے مختلف قسم کے آدمی ہین - چنانچہ اے شہزادے - تم اور تمہارے والد ماجد اون لوگون مین سے تھے جو اوسکے اندر داخل تھے - مگر تمہارے والد ماجد نے نہ خوف کیا نہ اوسمین رہے - اور تم نے خوف و بیم سے کام لیا - اور مین اور بہت سی بت پرست باہر والون مین سے ہین - مگر اورون نے تو حرص و طمع سے کام لیا اور مین نے نرمی و بے طمعی سے - اور گویا بادشاہ کے نائبون نے ہمکو جدا جدا کر کے وہان سے علیحدہ کر دیا اور جو جس مقام کا مستحق تھا وہان اوسے پہونچا دیا -

اسکے بعد حکیم بلوہر نے شہزادہ کو اور نصیحت کی اور کہا کہ اے شہزادے - تو تین دشمنون کے بیچ مین ہے - اور وہ تینون تجہپر تاک لگاے ہوے ہین - وہ تینون دشمن یہ ہین - بُری نیت - بُرا قول - اور بُرا فعل - اسلئے تجکو لازم ہے کہ اپنی نیت کو پاک کر - اور اپنے قول مین اعتدال اختیار کر - اور عمل کو خالص بنا اسکے بعد شہزادے کے لئے دعا کی اور اوس سے رخصت ہوا -

اسی طرح سے حکیم بلوہر نے چار مہینے تک شہزادے کے پاس آمد و رفت رکھی اور اوسکو نصیحت کرتا اور تعلیم دیتا رہا یہانتک کہ وہان کے رہنے والون اور

نوکرون چاکرون کو شک پیدا ہوا اور سب کو معلوم ہو گیا کہ وہ آدہی رات کو آیا کرتا ہے اور راجہ نے اپنے خاص لوگون مین سے ایک ہوشیار دیانت دار آدمی کو راج کنور کی حفاظت کے لئے متعین کیا تہا۔ اسکو جب حکیم بلوہر کا حال معلوم ہوا تو بوذاسف سے ایک دن تخلیہ مین اسنے کہا کہ اے شہزادے آپ جانتے ہین کہ آپکے والد ماجد کے یہان میرا کیا رتبہ ہے اور اونہون نے اس مقام پر مجہے اسیلئے تعینات کیا ہے کہ اونکو مجہپر یہ اعتماد ہے کہ مین اپنے فرایض کو ادا کرونگا اور اونکے حکمون کو بجا لاؤنگا۔ اور یہ شخص جو آپکے پاس آیا کرتا ہے مجہے ناپسند ہے اور مجہے اندیشہ ہے کہ کہین اوسی قسم کے لوگون مین سے نہو۔ جنکو راجہ ناپسند کرتا ہے اور جنکے آنے کی اسنے ممانعت کر دی ہے۔ اور اگر اوس کا آپ کے پاس آنا ایسی عمدہ وجہ سے ہے جسکا آپ کے والد کو معلوم ہونا نازیبا نہو تو آپ مجہے اوس سے آگاہ کر دیجئے۔ کیونکہ اونکی سطوت وجبروت کو تو آپ جانتے ہین اور مجہے ہر وقت اوس کا خوف وہراس ہے اور اگر یہ کوئی پوشیدہ امر ہو جسپر آپکی طبیعت آگئی ہے اور آپنے اسمین کوئی بہتری سمجہی ہے تو پہر آپنے یہ کیونکر جائز رکہا ہے کہ راجہ کو اسپر اطلاع نہو اس لئے مین چاہتا ہون کہ اس معاملہ مین آپ تین صورتون مین سے کوئی ایک اختیار کرین یا تو آپ آیندہ سے اوس سے ملنا چہوڑدین تاکہ ہم گذشتہ حالت کو مخفی رکہین۔ یا آپ مجہہ سے رنجیدہ وخفا نہون اگر مین راجہ کو اسکی اطلاع دون اور آپ پہلے سے اپنا عذر وجواب سوچ رکہین۔ یا آپ ہمین اپنا مورد عتاب کر کے یہان سے نکالدین یا راجہ سے ہمارے نکالدینے کی درخواست کرین۔ بوذاسف نے کہا کہ سب سے پہلے جو سلوک مین تیرے ساتہ کرنا چاہتا ہون وہ یہ ہے کہ تجکو ایسے مقام مین ٹہلا دون جہان سے تو ہماری وہ

باتین سنی جنکے لیئے ہم دونون باہم ملا کرتے ہین اوسکے بعد تجھے اختیار ہے۔ چنانچہ اوس رات کو پردہ کے پیچھے شہزادہ نے اوسکو بٹھایا وقت مقررہ پر بلوہر پہونچا۔ اور شہزادہ نے اوس سے درخواست کی کہ دنیاوی چیزون کا سب بے وقعت وبے حقیقت اور اُخروی امور کا قابل عزت ومنزلت ہونا بیان کیجیئے۔

بلوہر نے کہا اُخروی نعمتون کی رغبت کی نشانی یہ ہے۔ کہ اوسکے معاملہ کو دنیا کے فوری معاملہ پر آدمی مقدم رکھے۔ تعجب ہے کہ دنیا کے لیئے مشقت اوٹھانیوالے یہ نہین دیکھتے کہ اونھین دنیا سے کوئی بہرہ نہین ملتا کیونکہ اوسکی باقی رہنے کا اونہین اعتبار نہین ہے۔ اور حیرت ہے کہ زیادہ اور دوامی اور بہت بڑہنے والی شئے کو چھوڑکر تہوڑی جلد مٹنے والی برابر گھٹنے والی اور محض بے حقیقت چیز پر مرتے ہین۔ دنیا کے لیئے ناسمجہ کے سوا اور کون رنج اوٹھا سکتا ہے اور آخرت کی راہ سے بدنصیب کے سوا اور کون پھر سکتا ہے۔

اے شہزادے۔ کیا تو نہین دیکھتا کہ لوگ آپس مین دنیا کے اوس مال ومتاع کے لیئے لڑتے جھگڑتے ہین جسکے اپنے ہاتھون سے چلے جانیکا اونہین یقین ہے اور حالانکہ جتنی عمدہ اور باقی رہنے والی چیزین ہین اونسے تو یہ محروم ہین۔ اور جتنی خراب اور بدلنے والی یعنی نئی سے پورانی ہونیوالی چیزین ہین اونکو یہ خود بُری جانتے ہین۔ مگر اسپر بھی وہ لوگ اس اعتقاد ہی کو چھوڑ بیٹھے ہین کہ آخرت کا وہ گران بہا مال جسکی بزرگی مین اونکو بھی شک نہین ہے اونکو بھی مل سکتا ہے۔ مین نہین سمجھتا کہ دنیا کا کونسا قول وقرار ٹھیک ہے اور اوسکا کونسا سامان ہمیشہ رہنے والا ہے اور کون لوگ اون سے زیادہ بدحال ہین جو دنیاوی سامانون کو بہت زیادہ سمجھنے اور اونکے

جمع کرنے مین از خود رفتہ ہو رہے ہین - کیونکہ جسقدر دنیا مین وُہ زیادہ مالدار ہونگے اُسی قدر آخرت مین محتاج ہونگے اور جسقدر دنیا مین زیادہ ممتاز ہونگے اوسی قدر اللہ سے دور ہونگے -

اے شہزادے - ان دنیادارونکی مثال ٹھیک اُس دستۂ فوج کی ہے جسکو ایک بادشاہ نے دشمن پر چڑہائی کرنیکو روانہ کیا - اور سپاہیون کو سب طرحکی ہدایتین کردین اور اونکے مال و منال اور اہل و عیال مین سے چہانٹ کر ایسی چیزین ضمانت مین اپنے پاس رکہین جنکی نسبت اوسے گمان تہا کہ انکے ضایع ہونے کے خوف سے وہ ہرگز ہمارے حکم کی خلاف ورزی نہ کرینگے - اور اونہین جتا دیا کہ اگر ہم سے سرکشی اور ہمارے حکم کی مخالفت کروگے تو تم اپنا مال بہی گنواوگے اور اپنے بال بچون کی عزت بہی - اور برعکس اسکے اگر ہماری اطاعت اور ہمارے حکم کی تعمیل کروگے تو انعام واکرام سے مالامال کردئے جاوگے - چنانچہ بادشاہ سے رخصت ہوکر وہ لوگ دشمن کے قریب پہونچے - اور بادشاہ نے ان لوگون سے عہد لے لیا تہا کہ جسوقت دشمن سے مقابلہ کرو تو اوسکے سپاہیون کو گہرون سے نکالدینا - اور جو ہاتہ آئین اونہین قید کرلینا مگر نہ اون مین ملنا نہ سکونت اختیار کرنا - پس جو لوگ قول کے سچے اور محتاط تہے اونہون نے وہی کیا جس کا اونہین حکم تہا اور اوسکے پاس بہی نہ پہٹکے جسکی ممانعت تہی - اسلئے بادشاہ نے اونکی ضمانتین سبہی واپس کین اور اونکی قدر افزائی بہی کی - اور جو بدعہد نافرمان تہے وہ بادشاہ کے دشمنون سے شیر و شکر ہوگئے - اور اونہین مین رہنے لگے - اسلئے بادشاہ الگ خفا ہوا اور گہربار جدا برباد ہوا - پس یہی حال دنیادارونکا ہے -

دنیاداران کی تشبیہ دستۂ فوج سے

اسی طرح سے دونون مین دنیا کی بے ثباتی و بے حقیقی و فنا و زوال اور آخرت کی ہمیشگی و عمدگی پر بہت سی گفتگو ہوتی رہی - اور جب حکیم بلوہر رخصت ہو کر چلا گیا - یوذاسف نے اوس شخص کو سامنے بلایا اور پوچھا - کیون رسنین اس جھوٹے جادوگر کی باتین جو مجھے بہکا کر بگاڑنے اور دنیا کی نعمتون سے محروم کرنے اور جو باتین راجہ کو ناپسند ہین اون ہی کی ترغیب دلانے آیا ہے - اوس شخص نے کہا شہزادے - آپ کیسی باتین کرتے ہین - میرے لئے آپکو فقر سے گھبرانے اور جا لین پلٹنے کی کوئی ضرورت نہین ہے - اوسکی باتون مین ایک طرح کا نور تہا مین اونھین سن سنکر خطا اوٹھا رہا اور خوب مزے لے رہا تہا اور اوس شخص کی بزرگی کا قائل ہو گیا تہا مگر جب سے راجہ نے ایسے باتون کو حرام و ممنوع کر دیا ہے ہم ایسی باتون سے بالکل محروم ہو گئے ہین حالانکہ ہم دیکھتے ہین کہ ہمارے دل ایسی باتون کو قبول کرنے اور ایسی نصیحتون کے لئے ترستے رہین اور ہمکو یہ بھی معلوم ہے کہ ہمنے انہین خبرا اور اس چند روزہ دنیا کے لئے چھوڑا ہے - لیکن اے شہزادے - اگر آپ نے دین کی محبت اختیار کی اور آپ نے سب سے توڑ کر اوسی سے جوڑا ہے اور اسکے لئے آپ نے سب طرح کی سختیان جھیلنا یعنی بادشاہ کا غصہ - عوام کی ناراضی - اور معاش کی تنگی برداشت کرنا قبول کر لیا ہے تو آپکو مبارکباد ہے کہ آخرت کی بزرگی اور جنت کی نعمتین آپ کے حصہ مین آئین - رہا مین مجہپر دنیا کی محبت اور راجہ کے غصہ کی ہیبت غالب ہے - مگر مین یہ مناسب نہین سمجھتا کہ دو بدبختیون مین پڑون - ایک تو خود آخرت سے محروم رہون اور دوسرے اوس کی عمدگی کا منکر بنون اور آپکو اوس سے باز رکھون - اسلئے میرے واسطے صرف ایک صورت رہگئی ہے اور وہ یہ ہے کہ مین نے جو اس معاملہ کو پوشیدہ رکھا اور آیندہ بھی

ر کہنا چاہتا ہون اوس کی سزا مین بادشاہی عتاب اور عذاب جو مجھپر ہونے والا ہو اوس سے بچنے کی آپ جو تدبیر بتائین مین اوسپر عمل کردن ۔

یوذاسف نے کہا کہ مین نے تجھے جو اس حکیم کی باتین سنوائین تو صرف تجھپر رحم کرکے اور اس خیال سے کہ جو علم کہ دلون کی زندگانی ہے اوس سے تو بہت زمانہ سے محروم ہے ۔ اور یہ بات بھی تھی کہ مین نے تجھے صاحب خلوص و محبت پایا اسلئے مین نے تیرے لئے سب سے زیادہ یہی مناسب سمجھا کہ دین کی باتین تجھے سنائی جائین اور اوسکی طرف آنے کو تجھسے کہا جائے ۔ مگر تو نے تو کچھ ایسی بات کہی جس کا میرے پاس کوئی جواب نہین ہے اور میرا حکم خود تیری نسبت یہ ہے کہ تو عمداً کر اس معاملہ کو پوشیدہ ہی رکھے اور یہ اسوجہ سے نہین ہے کہ مین اپنی ذات کو راجہ کے غضب سے محفوظ رکھنا چاہتا ہون بلکہ مجھے خود راجہ کا بچانا مدنظر ہے ۔ کیونکہ مین جانتا ہون کہ یہ امر اوس کو بہت زیادہ ناگوار و ناپسندیدہ ہے اور اس کا حال سنتے ہی اوسکی جان پربنجائیگی کیونکہ اہل حق پر اوسے نہایت سخت طیش آئیگا اور اوسکے خون مین جوش پیدا ہوگا اسلئے اس امر کے چھپانے کی راے جو مین تجھے دیتا ہون تو وہ بادشاہ کی خاطر سے ہے کہ تو اوسے رنج و مصیبت مین مبتلا نہ کرے اور جس چیز کی امید وہ اپنے اکلوتے بیٹے سے رکھتا ہے اوس سے اوسکو بالکل ناامید نہ کرے ۔ ورنہ اگر تو اسے چھپائے نہین تو میری طرف سے تجھپر کوئی الزام نہوگا ۔ یہ سنکر وہ شخص نہایت اداس و غمگین و پریشان حال اپنے گھر پہونچا ۔ شب و روز وہین رہنا اختیار کیا اور بیمار بنگیا ۔ شدہ شدہ راجہ کے یہان اوس کی بیماری کی خبر پہونچی ۔ راجہ کو سخت تردد ہوا اور جو کام اوسکے سپرد تہا اوسکے لئے پھر نیا اہتمام اوسکو کرنا پڑا ۔ چنانچہ جن لوگون پر اوسے اعتبار تہا اونمین

سے ایک دوسرے شخص کو اوسکی جگہہ مقرر کیا۔

اسی زمانہ مین حکیم بلوہر نے ملک سولابت سے سفر کرنے کا ارادہ کیا اور ایک شب یوذاسف کے پاس آیا۔ اور اوس سے کہا کہ میری اور میرے یارونکے عہد کا زمانہ پہونچگیا اور نہایت نامناسب ہوگا کہ مین یہان رہجاؤن اور اپنے یارون کی صحبت مین نہ پہونچون یوذاسف پر بلوہر کا اجازت طلب کرنا نہایت شاق گذرا اور اوس کی جدائی کے خیال سے وہ سخت ملول ہوا۔ کہنے لگا کہ مین آپکو اجازت نہین دینے کا۔ البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ مین بھی آپ کے ساتھہ چلون۔ بلوہر نے کہا کہ اے شہزادے مین آپسے ایک تمثیل بیان کرتا ہون۔

نقل ہے کہ کسی شہر مین ایک دولتمند و معزز شخص تھا جسکے ایک کمسن بچے نے ایک ہرن پالا اور اوسکو اپنے سے اسقدر ہلالیا تھا کہ نہ لڑکے کو ہرن بغیر چین تھا اور نہ ہرن کو اوس لڑکے بغیر۔ مگر بمقتضاے جبلت اوس ہرن کا جی ہمیشہ صحرا و جنگل کے لیے تڑپا کرتا تھا۔ ایک دن گھر والون کو غافل پاکر صحرا کی طرف نکل گیا۔ وہان ہرنون کی ایک ڈار کھائی دے۔ یہ مدت کے بعد اپنے ہمجنسون کو دیکھکر آپے مین نہ رہا اور بے اختیار اونسے ملنے کو دوڑا۔ اور اون سب نے جو اسکی خوبو چال ڈھال بدلی دیکھی تو پہلے بھڑکے اور بھاگنے پر آمادہ ہوئے۔ مگر اوس کی خلقت و اصلی جبلت کا خیال کرکے رک گئے اور دونون جانب سے آشنائی و ملنساری کا ظہور ہوا۔ پھر تو اوس ہرن کا معمول ہوگیا کہ جہان گھر والون کی نظر بچی اور وہ صحرا پہونچا۔ تھوڑی دیر تک اون مین رہا اوچھلا کودا کھایا پیا اور گھر چلا آیا۔ گو گھر والے اوس ہرن کی اس عادت سے واقف ہوگئے تھے مگر چونکہ وہ جلد لوٹ آتا تھا اسلیے روک ٹوک نہین کرتے تھے۔ اون جنگلی ہرنون

بلوہر کا یوذاسف کو ایک ہرن کی تمثیل سنانا

کا گلہ بہت عرصہ تک اوسی مقام مین صرف اسکی خاطر سے رہا کہ اگر کہین دور چلا جاتا تو یہ بیچارہ دوست بچھڑ جاتا لیکن جب وہان کا چارا پانی بالکل تھڑ گیا تو ناچار بیچارون نے اور جگہہ کا ارادہ کیا۔ ایک دن جون ہی حسب معمول وہ پلاؤ ہرن وہان پہونچا سب نے زقندین بھرین اور دور جاکر ایک سبزہ زار مین ٹھہرے اور اپنے ساتھ اوس دوست کو بھی لیتے گئے اور اوس سے کہنے لگے کہ اب روز یہین آیا کرو۔ لیکن اس دن جو اسکے واپس جانے مین معمول سے بہت زیادہ دیر ہوئی تو گھر والون کو سخت ناگوار گذرا اور یہ خیال ہوا کہ رفتہ رفتہ کہین پورا وحشی نہو جائے اور یہان واپس آنیکا قصد نکرے۔ اسلئے ایک شخص کو اس کا سراغ لگانے کے لئے بھیجا۔ اوسنے سارا پتہ و نشان لگا لیا اور دوسرے دن جسوقت وہ گھر سے روانہ ہوا بہت سے آدمی اوسکے پیچھے پیچھے چلے اور جب اپنے ہمجنسون مین جاکر کھڑا ہوا تو شکاری کتون اور تیراندازون نے گھیر لیا بیچارے جنگلی ہرنون کو تو ذبح کیا اور اپنے پلاؤ ہرن کو زندہ گرفتار کرلیا۔ اور گھر مین لاکر باندہ رکھا تاکہ پھر صحرا و جنگل کی طرف رُخ نہ کرنے پائے اسی طرح سے اے شہزادے۔ اگر میرے ساتھ تو باہر نکلا۔ تو مجھے خوف ہے کہ میرا اور میرے ساتھیون کا بھی یہی حال نہو۔ اور بہت جلد مجھپر عذاب ہوگا۔ اور جو مسرت مجھے تجھسے ملکر ہوتی ہے اوس سے محروم ہو جاؤنگا۔ اور جو امید تیرے ذریعہ سے اس دین کے زندہ ہونے اور بہت سے لوگون کے راہ راست پر آنیکی مجھے ہی اوس سے مایوس ہو جاؤنگا۔ اور جو کام تو خدا کے حکم سے چھپکر کرتا ہے اوس مین خلل واقع ہوگا۔ تجھکو تو چاہیئے کہ اپنے یہان ٹھہرے رہنے کی وجہ سے راجہ کو میرے اور میرے ساتھیون کی طرف متوجہ ہونیکا موقع نہ دے اور اس راز کو پوشیدہ رکھکر راجہ کے

دل سے دینداروں کا کینہ نکالدے۔ اون بیچاروں کا راجہ کے ہاتھ سے بچائے رکھنا بہت سی عبادتوں سے بہتر ہے۔ برخلاف اسکے اگر تو میری ساتھ نکل بھاگا تو وہ ہم لوگون کا اور بھی سخت دشمن ہوجائیگا۔ اور ہم لوگونکو جلانا اور جلاوطن کرنا شروع کردیگا اور ہم موت سے نہین ڈرتے رہین بلکہ ہم یہ نہین چاہتے کہ تجکو ساتھ لیجاکر اور اپنا ٹھکانا راجہ کو بتاکر اپنی ہلاکت مین اوسکے معین ومددگار بنین۔ اسلئے تو یہین رہ مین جاتا ہون۔

بوذاسف۔ وہ کونسی جگہہ ہے جہان آپ لوگ اکٹھے ہوا کرتے ہین۔

بلوہر۔ ایک لق ودق میدان مین جہان نہ کوئی آدمی ہے نہ آبادی۔ اور جہان درندون اور چوپایونکے سوا کوئی جا بھی نہین سکتا ہے۔

بوذاسف۔ آپ لوگ وہان کتنے عرصہ تک ٹھہرتے ہین۔

بلوہر۔ کم سے کم ایک مہینا۔ اور زیادہ سے زیادہ سال بھر۔

بوذاسف۔ وہان کیا کھاکر زندگی بسر کرتے ہین۔

بلوہر۔ وہان کی بہتات کچھہ نہ پوچھو۔ مگر باغ یا کھیتیان اور بکریان یا گائین وہان نہین ہین۔

بوذاسف۔ پھر بہتات کس بات کی ہے۔

بلوہر۔ اوس مین ایک درخت ہے جسکی پتیان ہماری غذا ہین۔ اور ہر شخص کے لئے روزانہ ایک مٹھی کافی ہوتے ہین اور اوسکے علاوہ وہان میٹھا اور سرد پانی اور درختون کا گھنا سایہ ہے۔

بوذاسف۔ کھانے پینے کی تو یہ تکلیف اور پھر اس کا نام عیدرکھا گیا ہے۔

بلوہر۔ ہمارے اس زمانہ کے گذران کو اور زمانے کے گذران پر وہی فضیلت ہے

جو دنیا دارون کے عیدونکو اونکی اور زمانہ کی زندگی پر تیوہارون مین صرف یہی خصوصیت ہے کہ تیوہار منانے والے اوس دن محنت ومشقت نہین کرتے اور معمولی کہانون مین زیادتی کرتے ہین - علیٰ ہذا ہمارے تیوہار مین بھی دونون باتین موجود ہین محنت سے راحت بھی ہے - اور کھانے مین زیادتی بھی - اس لیے کہ ہم نے اپنے نفسون کو ترک دنیا و یاد آخرت کا عادی بنایا اور اونکے لئے اسقدر کہانا مقرر کر دیا ہے جس سے کم پر کوئی نفس باوجود کثرت محنت ومشقت اور قلت راحت وعافیت کے باقی نہین رہ سکتا ہے - پس ہماری عیدون مین ہمارے نفسونکو معمولی عادتون سے فراغت اور ہمارے بدنون کو امور دنیا سے پوری راحت ملتی ہے -

یوذاسف - آپ لوگ جمع ہوکر جو کچھہ کرتے ہین اوس کی کیفیت مجھہ سے اسطرح پر بیان کیجئے کہ گویا مین اوس مجمع کو آنکھہ سے دیکھہ رہا ہون -

بلوہر - اے شہزادے - اگر کبھی آپ بازار مین سے گذرے ہونگے تو دیکھا ہوگا کہ اوسکے داہین بائین بہت سے لوگ ہین - مگر ایک کو دوسرے سے کچھہ سروکار نہین - اور ہر شخص کے سر پر ایک نہ ایک ضرورت وحاجت سوار ہے جسکی طلب مین وہ پریشان وسرگردان ہے - ہان سب کی ہیئت مین فرق ہے کوئی بیٹھا ہے کوئی کھڑا کوئی چلتا کوئی دوڑتا - کوئی خاموش - کوئی گویا - اور کوئی چلا رہا ہے - پس ہماری عیدون مین بھی ہمارا یہی حال ہے - فرق ہے تو اسقدر کہ وہ لوگ دنیا کی طلب مین ہین اور ہم آخرت کی تلاش مین اور جیسی مراد ہے ویسی ہی محنت ہے - ہماری ٹولیان بھی الگ الگ ہوتی ہین - کوئی قیام مین ہوتا ہے - کوئی قعود مین - کوئی رکوع مین تو کوئی سجود مین - جو قیام مین ہے وہ بلند آواز سے حکمت کا سبق دیرہا ہے - اور جو رکوع مین ہے اوس کی آواز

اوسکی معاملہ کی عظمت کے باعث سے پڑی ہوئی اور آنسو جاری ہین - اور سجدہ والا بالکل خدا سے لو لگائے ہے - اور قعود والا راحت پر اپنے مالک کا حمد و شکر کر رہا ہے پھر کوئی تو ضعف سے پڑا ہوا ہے اور کوئی پوشیدہ رہنے کے سبب سے چپ ہے - اور سخت مشقت سے کسی کے بدن پر رعشہ ہے اور رنج سہتے سہتے کوئی بیماری اور ہم مین سے کسیکو موت نے راحت کے گودمین جگہہ دی ہے اسلئے ہمارے زندے ہمارے مُردون پر رشک کرتے ہین - اور ہمارے تندرست بیمار پر - اور ہمارے زور آور کمزور پر - اور ہم سب ایک دوسرےکی بزرگی کو دیکھکر دل سے خوش ہوتے ہین - اور ہم مین سے ہر متنفس اپنی حالت اور اپنی بھائی کی حالت پر ہشاش و بشاش ہے - نہ رات ہمکو غفلت مین ڈالتی ہے اور نہ دن پرگشتگی مین - نہ شہوت ہم سے فساد کرواتی ہے - اور نہ مال آپلے سے باہر کرتا ہے - نہ بچے ہین جن کی پرورش مین پہنسین - اور نہ بیبیان ہین جنکی حسن و آرایش مین اولجہین - بس ہمارا سچا نقشہ یہ ہے

بوذاسف - ان حالات سے مجھے ایسی خوشی ہوئی کہ بیان سے باہر ہے اور جو شوق اونکے دیکھنے کا ہوا وہ میرے دل سے پوچھئے -

بلوہر - سن لو - عنقریب تم ان لوگون سے ملوگے - اور اونہین مین سے ہو جاوٴگے

بوذاسف - آپ لوگ اپنی عید کے بعد بچھڑکر کہان جاتے ہین -

بلوہر - کوئی شہر اور بستی کو جاتا ہے - اور کوئی پہاڑون اور میدانون کو -

بوذاسف - آپکے تیوہارون مین آپ کے بدن کو کونسا آرام پہنچتا ہے -

بلوہر - دوستون سے ملنا اور اونکی ساتھ رہنا - کیونکہ تیوہار کے سوا اور زمانہ مین ہم ایک ایک دو دو آدمی الگ الگ پھرا کرتے اور کبھی آرام نہین لیتے ہین مگر اپنی

عبد ہین سب ایک مقام پر جمع ہوتے اور قیام کرتے ہین۔اِسلیئے ایک دوسرے کی ماندگی و وحشت کو دفع کرتا ہے۔

بوذاسف ۔آپ لوگ ہمیشہ کیا کھایا کرتے ہین۔

بلوہر ۔زمین پر جو کچھ اوس پانی سے اوگتا ہے جسپر کسی آدمی کا دعویٰ نہین۔اور این کبھی ایسی چیز نہین داخل ہوتی ہے جسکو کسی آدمی سنے اوگایا یا جس مین محنت کی ہو مگر ہم مین سے جو شخص آبادی کے قریب رہتا ہے اور اوسکو ایسی پیداوار جسپر کسی کا دعویٰ ہو کافی مقدار مین نہین ملتی ہے۔اوسکو جو کچھ کوئی انسان اپنا بویا اوگایا کھلا دیتا ہے وہ کہا لیتا ہے بشرطیکہ بے مانگے ملے۔کیونکہ اوسکے نزدیک کہانا اور مرجانا دونون برابر ہین۔

بوذاسف ۔ مین کچھ مال آپکے ساتھ کئے دیتا ہون اپنے دوستونکے لئے لیتے جائے۔

بلوہر ۔شہزادے کیا تمہارے پاس اپنی ضرورتون سے زیادہ مال ہے جو تم میرے ساتھہ کئے دیتے ہو۔اور تم میرے دوستون کی مدد مال سے کیونکر کرسکتے ہو۔تم خود اون سے زیادہ محتاج ہو۔آدمی اپنے سے بدحال کی دستگیری کرتا ہے اور ہمارے دوستون مین سے جو سب سے زیادہ محتاج ہے وہ بھی تم سے زیادہ مالدار ہے ہان عنقریب تم امیر و مالدار ہوجاؤ گے۔مگر اوسوقت تم کسی شخص کے ساتہہ ذرا بھی سخاوت نہ کروگے۔

بوذاسف ۔ آپکا نہایت محتاج دوست مجھسے زیادہ مالدار کیونکر ہوسکتا ہے۔ آپ تو اونکا حال بیان ہی کرچکے ہین اور جب مین آج اسقدر سخی ہون تو زیادہ مالدار ہوجانے

پر بخیل کیون ہونے لگا۔

بلوہر - مین نے اونکی محتاجی تمسے نہین بیان کی ہے بلکہ امارت اور کفایت اور وہ حالت جس مین اونکی بسر ہوتی ہے۔ تاکہ تمکو اونپر رشک آئے۔ اور تمہارے دل مین شوق پیدا ہوکہ کاشکے مین بہی اوسی حال مین ہون۔

اسکی وجہ یہ ہے کہ امارت و مالداری نام ہے۔ دنیا مین حاجت کی کمی اور خوشی کی زیادتی کا اور وہ لوگ حاجت کی کمی مین تم سے بڑے ہوئے ہین۔ کیونکہ جس دنیا مین تم آلودہ ہو اوس سے وہ بالکل پاک ہین اور وہ خوشی مین تمسے بہت زیادہ بڑے ہوئے ہین۔ اسلئے کہ جتنی ریاضت اونھون نے کی ہے تمہاری عمر بھی ابھی اوسقدر نہین ہے اور وہ لوگ اپنے آپکو موت سے جو اونکی راحت ہے باعتبار تمہارے زیادہ ترقریب سمجھتے ہین۔ کیونکہ تم نوعمر ہو اور وہ سن رسیدہ۔ اور اونکے آپس مین سچی ملنساری ومحبت ہے اور ان مین سے جو لوگ ملک عدم کوراہی ہوئے ہین اونکے بامراد ودلشاد ہونیکا اونھین یقین حاصل ہے۔ حالانکہ تمکو اپنے بہائیون کے حال پر رنج وغم ہے اور تم جب ان لوگون مین ملجاؤگے تو تمہاری عمر اور تمہارے اعمال زیادہ ہوجائینگے اور تم اپنے بہائیون کی حالت دیکھکر خوش ہوگے اور وہ تمہین دیکھکر باغ باغ ہونگے۔ پھر اوسوقت تمہارا النفس اپنی نیکیون کے بارہ مین کسی متنفس کے ساتھہ سخاوت نہین کریگا۔ اور نہ تم اون لوگون کو بہائی بناؤگے جنکو اب تمنے بنا رکھا ہے۔ اسلئے تم اپنے مال کے اوسوقت بخیل ہوگے۔

اور جو توشہ تمنے مجھے دینا چاہا ہے وہ کوئی مال نہین بلکہ جانکا وبال ہے۔ اور اگر مین اون لوگون کے پاس وہی دنیا لیکر جاؤنگا جسکو اونہون نے اپنے پاس سے

بزور نکالا ہے تو یہ سب سے بڑی سوغات میری طرف سے ہوگی کیونکہ اونکا وہ دشمن پھر زندہ ہو جائیگا - جو شہوت کو تازہ کرتا اور قوت دیتا ہے اور جسکو وہ لوگ پس پشت ڈال چکے ہین -

بھلا اے شہزادے تم ہی کہو کہ اوس دشمن کی اونہین کیا ضرورت ہے جو دنیا کی لغویات اور بیہودگیان یاد دلا کر اونکو پھر احتیاج و ہلاکت مین ڈالدے - یقین مانو کہ سونا چاندی اور جواہرات ہمارے سامنے اون کنکروں اور پتھروں سے ہرگز زیادہ نہین ہین جنکو ہم صحرا و جنگل مین دیکھتے اور بیکار سمجھکر چھوڑ دیتے ہین -

یوذاسف - آپ لوگون کو پہننے کے لئے کپڑے کہان سے ملتے ہین -

بلوہر - دنیا کے سامانون مین سے ہمارے لئے سب سے دشوار یہی ہے اسلئے ہمنے گدڑون اور چیتھڑون پر کفایت کرلی ہے - اور کبھی مونج اور درختون کی پتون ہی سے تن ڈہانک لیتی ہین - اور لباس سے ہماری غرض صرف اسیقدر ہے کہ ستر ڈہک جائے جسکا کھلا رہنا نہایت ہی قابل شرم ہے - اور ہماری عمر بھر کے لئے ایک ہی کپڑا بس کرتا ہے جسکو ہم اوسیوقت بدلتے ہین جب ہم یہ سمجھتے ہین کہ اس دنیا اور اور اہل دنیا پر ہمارا یہی آخری نفقہ ہے چنانچہ اگر اوسکے پھٹنے سے پہلے موت آگئی تو وہی کفن ہوا اور ہماری آرزو پوری ہوگئی - اور اگر وہ کپڑا پھٹ گیا اور ہمارے جسم و جان کا رشتہ نہین ٹوٹا اور کوئی ہمارے حال پر نظر نہین کرتا تو ناچار آبادی مین چلی آتے ہین - اور حالت اضطرار مین جو شخص نیکوکار یا بدکار بغیر سوال کے کوئی کپڑا دیتا ہے اوسکو لے لیتے ہین اور اگر آبادی مین آنا پسند نہوا تو گھوروں کے چیتھڑون یا درختونکے چھال ہی سے بدن ڈہنک لیتی ہین -

بوذاسف - پہر امین کیا مضائقہ ہے کہ مین کچہہ کپڑے آپکے ساتہہ کر دون آپ ادن لوگون مین تقسیم کر دین -

بلوہر - یہ تو ذخیرہ کرنا اور پہلے سے فکر کر رکھنا ہے - ہم تو اوسیوقت پوشاک بدلتی ہین جب محض مجبور ہو جاتے ہین - اور پہلے سے اوس دنکے لئے ہرگز کوئی چیز نہین رکھہ چھوڑتے جسکی نسبت یقین نہین ہے کہ ہم اوسکو دیکہین گے یا نہین -

بوذاسف - جو کپڑے آپ میرے پاس پہنکر آیا کرتے ہین وہ کہان سے آسے ہین -

بلوہر - یہ تو ایک غلاف ہے جس سے شیطان مانوس ہوتا اور تعرض نہین کرتا ہے - اور مین نے اوسکو تمہارے پاس پہونچنے کا ذریعہ بنایا ہے - تاکہ تمہارے والد ماجد جنکے پاس خدم وحشم موجود ہے مجھے دیکھکر برا نہ سمجہین - اے شہزادے کیا تم نہین دیکھتے کہ کبھی آدمی کو اپنے دشمن کے پاس بھی جانیکی ضرورت ہوا کرتی ہے مثلاً کوئی مخفی راز دریافت کرنے یا کسی دوست کو قید سے چھڑانے کو - اور اسوقت خواہ نخواہ آدمی کو اپنے دشمن کا لباس پہننا اور اوسکے سے حرکات و سکنات ظاہر کرنے پڑتے ہین تاکہ وہ دہوکہا کہا جائے اور مطلب حاصل ہو جائے - لیکن جب آدمی مقام پر واپس آتا ہے تو اپنا قومی لباس اور عادات پہر اختیار کر لیتا ہے - پس اے شہزادے - تم میری وہ مراد تہے جسکو مین دشمن سے حاصل کرنا چاہتا تہا اور وہ خالص دوست تہے جسکو مین اوسکی قید سے چھوڑانے کا ارادہ رکھتا تہا چنانچہ مین نے تمکو دنیا کے پنجہ سے جو ہم دونون کے دشمن ہے وہ لباس پہنکر چھوڑ ایا جو اُس قید خانہ مین تم سے ہوسے تھے - اور اوس دشمن کی برائیان مین نے تم سے بیان کرکے اوسکے عیوب تمہارے

سامنے کہولکر رکہدئے اور اوس سے بچتے رہنے کی مین نے تمکو سخت تاکید کی۔ اورجب ہم اپنے ملجا و ماوا کو واپس جاتے ہین تو اپنے دشمنون کا لباس اوتار کر اپنی قومی پوشاک پہن لیتے ہین۔ اوران کپڑونکو جو پوچہو تو ایک ایسے شخص کے پاس سے مانگ کر لایا ہون جو حکمت کی تصدیق کرتا ہے۔ اورجس کا ہمارے اعمال کو جائز رکہنے کے سبب سے دنیا نے ساتہ دیا ہے۔ اور ہمنے اوس کا احسان ایک بوسیدہ ہونیوالی چیز سے اسلئے اپنی گردن پر لیا کہ تم تک بغیر اوسکی رسائی نہین ہوسکتی تہی۔ اور جب مین تم سے جدا ہونگا تو انکو مین پہنکر نہین جاؤنگا بلکہ کاندہے پر لیجاؤنگا اور مالک کو واپس کردونگا۔ اور اگر تم مجہے چہالکے کپڑے پہنے دیکہو تو تمہاری آنکہون کے سامنے وہ صورتین پہر جائین جن سے تم عنقریب ملنے والے ہو۔ یہ سنکر بوذاسف نے درخواست کی اور حکیم کو قسمین بہی دین کہ آپ اپنا اصلی لباس پہن لین تو مین ابہی دیکہہ لون چنانچہ اوسنے کپڑے اوتار ڈالے۔ اور ایسا معلوم ہوا کہ اک سوکہی ہوئی پتلی اور لاغر لنے کو سیاہ چرمی غلاف مین لپیٹ رکہا ہے اور صرف ایک پرانا تہنبند شرمگاہ سے نصف ساق تک بندہا ہوا ہے۔ اس شخص کے جسم پر عبادت کا نشان دیکہکر بوذاسف ایسا متاثر ہوا کہ ضبط نہ کرسکا اور بے اختیار جہپٹ کر اوسکو گلے لگا لیا اور دیر تک روتا رہا جب آنسو تہمے تو دونون مین یہ گفتگو ہوئی۔

بوذاسف ۔ آپ نے مجہے اپنے ساتہ لینے اور اپنے یارونکے لئے میرے پاس سے کپڑے اور مال لیجانے سے تو انکار ہی کیا۔ مگر مین جو کپڑے خود آپکی ذات کے لئے دیتا ہون اوسکو تو قبول کیجئے۔

بلوہر ۔ تمنے جو چیزین پیش کی تہین اونکو مین نے یارون کے لئے لیجانے سے

صرف اونکی خیر خواہی کی نظر سے انکار کیا ہے اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ او نہین چیزونکو مین اپنی ذات کے لئے جائز رکھون - اگر اون مین بہتری ہوتی تو مین اپنے یارونکو اپنی ذات پر کیون ترجیح دیتا -

بوذاسف - خیر آپ یہ تو کر سکتے ہین کہ اس تہبند کے بدلے مجھ سے دوسرا تہبند لے لین اور اسکو اپنی نشانی کے طور پر میرے پاس چھوڑ جائین -

بلوہر - پرانے کی جگہہ مین اگر مین نیا تہبند باندہون گا تو جسقدر دونون کپڑون کے باقی رہنے کی مدت مین تفاوت ہوگا اوسی قدر میری امید بڑہ جاویگی - اسلئے مین چاہتا ہون کہ تم مجھے کوئی اور تہبند جو ویسا ہی پرانا ہو دیدو -

اس پر بوذاسف نے اپنے کپڑون مین سے ایک تہبند منگوا کر اوسکو دیا اور اوس کا تہبند رکھہ لیا اور بلوہر نے اوس سے وعدہ کیا کہ اگر موت اور قید سے بچا تو سال کے اندر ہی واپس آونگا - اسکے بعد بلوہر بوذاسف سے رخصت ہو کر اور اوسکو دعا مین دیکر روانہ ہو گیا -

اب بوذاسف چھپکر خوب عبادت مین مشغول ہوا - جب رات کو خوب سنّاٹے کا عالم ہو جاتا اور سب لوگ گہری نیند مین سو جاتے تو وہ اپنے سارے کپڑے اوتار کر اور اوس تہبند کو باندہ کر صبح تک عبادت الہی کرتا رہتا -

بوذاسف کا محافظ جس کا ذکر پہلے آچکا ہے عرصہ تک بیمار بنا رہا اور چونکہ راجہ اوسکی بڑی قدر و منزلت کرتا تہا خاص اپنے طبیب کو اوسکے معالجہ کے لئے بہیجا - طبیب نے حسب فرمان شاہی اوسکو آکر دیکھا اور راجہ سے جا کر کہا کہ نبض و قارورہ و علامات و اسباب سے تو کوئی بیماری تشخیص مین نہین آتی ہے - مگر وہ ضعیف و ناتوان بہت ہو گیا ہے

جسکی وجہ کوئی اندرونی فکر وتردد ہے بیماری سے کوئی واسطہ نہین - یہ حال سنکر راجہ کے دل مین شک پیدا ہوا کہ مبادا یوزاسف نے اوسکو رنج پہونچایا اور تکلیف واذیت دی ہو - اسلئے راجہ نے اوسکو کہلا بھیجا کہ مین تیری عیادت کو آتا ہون وہ یہہ خبر پاتے ہی اوٹھہ کھڑا ہوا اور کپڑے پہنکر راجہ سے ملنے کو روانہ ہوا اور اثناء راہ مین راجہ سے ملاقات ہوئی - اوسنے راجہ کی قدمبوسی کرکے دعائین دین - راجہ نے کہا کہ تم اپنے گھر ہی مین کیون نہ رہے - تاکہ میری طرف سے تمہاری عیادت پوری ہوتی اوسنے عرض کی کہ میری بیماری کسی جسمانی حرج کیوجہ سے نہ تھی بلکہ دلی رنج وغم سے - اسلئے میری طبیعت نے گوارا نکیا کہ بغیر بیماری کے بادشاہ سے عیادت کا طالب ہون - اور اوسکے رتبہ وشان کے خلاف اوسکو تکلیف دون - راجہ نے کہا اچھا تمہارے رنج وتردد کا کیا باعث ہے - اوسنے کہا کہ ایک وحشتناک خواب مین نے دیکھا ہی اور مین ڈر گیا ہون کہ کوئی مصیبت آنیوالی ہے - راجہ نے کہا کہ تم میرے ساتھ چلو مین اطمینان سے بیٹھکر سنونگا - راجہ نے محل شاہی مین داخل ہوکر اوسکو یاد کیا اور کہا کہ اب تم اپنا خواب بیان کرو -

یوزاسف کے واقعہ کا اصلی خواب

اوسنے کہا کہ مین نے دیکھا کہ لوگ جوق جوق ایک بہت گھنے جنگل کی طرف نکلکر جارہے ہین اور اوسمین پہونچکر اوسکے درختون کو کاٹتے اور جلاتے جاتے ہین یہانتک کہ سب درخت صاف ہوگئے ایک ہی باقی نہ رہا -

لیکن دفعتہ اوس جنگل مین ایک درخت اوگا - جو پل بھر مین بہت بڑا اور بہت بلند ہوگیا - اسکے بعد وہ درخت انسان کی طرح چلنے لگا اور لوگون مین آکر اوسنے کہا کہ تم سب برسر خطا ہو - مگر یوزاسف کے پاس پہونچکر ٹھہر گیا اور وہ اوس کی جڑ کے پاس

بیٹھہ گیا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گوش بر آواز و چشم براہ کسی بات کی سخت
انتظار مین ہے۔ اتنے مین اوس درخت کے پتے جھڑنے شروع ہوئے مگر جو پتا
گرتا تہا وہ بوذاسف کے کان پر گرتا تہا اور اوسکے کانون سے پیٹ مین جاتا تہا اور
تھوڑی دیر کے بعد ہمنے جو بوذاسف کے پیٹ کو نظر اوٹھا کر دیکھا تو بہت بڑا ہو گیا
تہا۔ اسکے بعد وہ درخت اپنی جگہہ پر واپس جانیکو مڑا اور ہماری نظرون سے
غائب ہو گیا۔ اور اوسکی جگہہ ایک دوسرا درخت اوس سے بھی بڑا اور عمدہ قائم ہو گیا
اور آپ اسے مہاراج ایک جماعت کے ساتھہ وہان تشریف لائے اور جب اوس
درخت کے قریب پہونچے تو اوسکی جانب چلے اور پاس جا کر معہ جماعت کے ٹھہر گئے۔
اوس درخت کے پتے آپ پر اور آپ کے ہمراہیون پر گرنے شروع ہوئے۔ مگر
آپ لوگون مین سے جسکی طرف کوئی پتا گرتا وہ آخر لوٹ کر درخت کی اوسی جگہہ پر آ جاتا
تہا۔ جہان سے ٹوٹا تہا یہان تک کہ آپ لوگ اوس درخت کے پاس سے واپس گئے
اور پھر عام لوگون کا ہجوم اوس درخت کے نیچے ہوا اور جس شخص پر اوسکا پتا گرتا تہا
اوسکے کان ہی پر جا کر ٹھہرتا تھا اور اوس سے ایک درخت بنجاتا تہا۔ اور رشدہ
شدہ اسی طرح سے وہ جنگل درختون سے بہر گیا اور جیسا پہلے تھا اوس سے بھی
اچھا ہو گیا۔ اتنے مین میری آنکھہ کھل گئی اور اس خواب سے میرے دل پر ایک
خوف طاری ہوا کیونکہ اسوقت بھی اوسکے بیان سے میرے رونگٹے کھڑے
ہوتے ہین۔ گو مین اوسکے معنی و تعبیر نہین سمجھتا ہون۔ بس اوسی کی وجہ سے
میرا کھانا پینا چھوٹ گیا اور مجھے اسکے سوا اور کوئی بیماری نہین ہے۔
جینسر یہ چھوٹا خواب سنکر اسقدر متردد ہوا کہ ملال کے آثار اوسکے چہرے

برنمایان ہو گئے - پس اوسنے اوس شخص سے پھر کچھ باتین نہین کین - اور اوٹھکر
اوس کمرہ مین چلا آیا جہان تردد و فکر کی حالت مین اکیلا بیٹھا کرتا تھا - وہ شخص بھی
اپنے گھر چلا گیا اور منہ لپیٹ کر پڑ رہا - جب کچھ عرصہ گذرا اور راجہ کے حواس
کسیقدر درست ہوئے تو اوسنے ایک کاہن کو طلب کیا جسکا نام راکس اور
جو خواب کے تعبیر دینے اور جادو اور جوتش مین بڑا ماہر تھا - اور راجہ اوس سے
اہم معاملات مین مشورہ کیا کرتا تھا اسلیئے اس خواب کو بھی بیان کرکے اوس سے
تعبیر پوچھی - راکس نے کہا کہ اے راجہ - یہ خواب نہین ہے بلکہ چشم دید واقعہ
ہے اور وہ بات ہے جس سے آپ ڈرا کرتے تھے کہ آپ کے صاحبزادے
بلند اقبال کہین اوسکے دام مین نہ آجائین یعنی امردین - مگر مین یہ نہین کہہ سکتا
کہ آیا ایسا ہو چکا یا آئندہ ہونیوالا ہے - اگر مرضی مبارک ہو تو فدوی ہی اس کا پتا لگائے
اور اگر کسی اور شخص کو اس کام کے لئے زیادہ تر موزون سمجھین تو اور بھی اچھا ہے -
مگر میری راے ناقص مین سب سے عمدہ تدبیر یہ ہے کہ جس شخص نے یہ خواب بیان
کیا ہے اوس سے دریافت کیا جاے اوسکی مجال نہ ہوگی کہ اصل حقیقت کو پوشیدہ
رکھہ سکے - چنانچہ راجہ نے پھر اوس شخص کو طلب کیا - جب وہ حاضر ہوا تو اوس سے
کہا کہ تم جانتے ہو کہ مجھے تمہارے مشورہ پر کسیقدر اعتماد ہے - اور یہ تو اب
معلوم ہو گیا کہ جو امر میرے نزدیک نہایت ہی ناپسندیدہ تھا اوسکو تمنے ایک
گھڑے ہوے خواب کے پیرایہ مین بیان کردیا مگر مین یہ چاہتا ہون کہ اوس خواب کے
اصلی مخرج و منشاء کو بھی سنون اوسنے عرض کی کہ جو خواب مین نے حضور سے
بیان کیا اوسمین سے کچھہ تو آنکھون دیکھا ہوا واقعہ ہے اور کچھہ پیش بینی اور گمان و قیاس ہے

آنکھون دیکھی باتین تو وہ ہین جو یوذاسف کو پیش آچکین - اور مہاراج اونکو ناپسند کرتے ہین - اور قیاسی یہ ہین کہ اور لوگ بھی اوسی رستہ پر بُلائے اور چلائے جاینگے - کیونکہ سامان ابھی سے ہو گئے ہین -

اسکے بعد اوسنے بلوہر کا شاہزادہ کے پاس آنا اور جیسی باتین اسنے سنین تھین ویسی باتین کرنا من وعن کہہ سنایا -

راجہ کو یہ ماجرا سنکر نہایت رنج ہوا اور غصہ آیا - مگر اوس نے کچھ سوچ سمجھکر غصہ کو دبایا - اور اپنے بیٹے کو فقرہ مین لانیکی چال چلنی چاہی - پس راکس منجم کو اوسنے پھر تخلیہ مین بلوایا اور کہا کہ اب تو یقین ہو گیا - اسبارہ مین تمہاری کیا راے ہے - راکس نے کہا کہ راے یہ ہے کہ سب سے پہلے اوس شخص کو تلاش کرنا چاہیئے - اگر وہ ہمارے ہاتھ آجائے تو ہمارے جو یہ دلائل زاہدون اور دنیا چھوڑنے والون کے خلاف مین ہین کہ ان لوگون نے خدا کی وسیع روزیکو اپنے اوپر تنگ کرکے اور خدا کی دی ہوئی نعمتون کو ذلیل وخوار سمجھکے وہ طریقہ اختیار کیا ہے جس سے انقطاع نسل اور دنیا ویران ہوتی ہے اوسکو قایل کرینگے اسپر اگر وہ مان گیا - تو ہم یوذاسف کو اوسکے خطا اور راے کی غلطی پر تنبہ کردینگے اور ہمارا مقصد حاصل ہوجائیگا - اور اگر اسمین ہمکو کامیابی نہوئی تو یہ شہرت دینگے کہ وہ غائب ہو گیا اور مین اوسکا روپ بھر کر طاہر ہون گا اور اوس کی ایسی نقل اوتارونگا کہ یوذاسف بھی تمیز نہ کرسکیگا کہ مین ہون یا بلوہر - اور اس حالت مین گفتگو کرونگا کہ اوس کی پہلی باتین جھوٹی پڑ جائنگی - اور اقرار کرون گا کہ تو گمراہی وخطا پر ہے جو ترک دنیا کو بہتر سمجھتا ہے ایمان کی بات یہ ہے کہ دنیا کو آباد کیا جاے

پس۔ اگر بوذاسف پر یہ تدبیر کارگر ہوگئی تو جس امر کو آپ ناپسند کرتے ہین اوس سے وہ بیزار ہو جائیگا۔ آیندہ جو مہاراج کی مرضی ہو۔

جینسر نے اپنے دل مین کہا کہ راکس کی راے اس معاملہ مین ٹھیک ہے۔ پس اوسنے فورًا اپنے ملک کے اطراف و جوانب مین لوگونکو بھیجا۔ اور خاص خاص لوگون کو ساتھ لیکر خود بھی اوس جانب روانہ ہوا جسطرف بلوہر کے جانیکا اوسکو گمان غالب تھا۔ کچھ عرصہ تک سب لوگ جستجو مین سرگرم رہے مگر بلوہر کا پتہ نہ چلا۔ راجہ کا دل اوکتا گیا اور واپس آنے پر مستعد ہوا۔ اسپر راکس نے عرض کی کہ اے راجہ ہماری گنتی اور بچار سے معلوم ہوتا ہے کہ جس جانب ہم جاتے ہین وہ ٹھیک نہین۔ اس سے اگر ہم پیچھے پھرین تو اپنی مراد پائین اور مجھے بھی کامیابی ہوتی نظر آتی ہے۔ کیونکہ مجکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص قریب مین ہے۔ اسلئے اگر مرضی مبارک ہو تو حضور اسی سبزہ زار مین قیام فرمائین۔ اور مجھے مہم پر روانہ کرین۔ چنانچہ جینسر نے اوسی مقام پر قیام کیا اور راکس کو تھوڑے سے چیدہ سوارونکے ہمراہ روانہ کیا راکس معہ ہمراہیون کے دوڑا دوڑ چلا جاتا تہا۔ جب تھوڑا سا دن باقی رہگیا تو کچھ لوگ پیادہ پا چلے جاتے دور سے نظر آے۔ یہ اونکے پاس پہونچے تو دیکھا کہ اللہ والے لوگ ہین۔ اور اون مین سے ایک شخص انسان کے ہڈیون کی مالا گلے مین ڈالے سب کے آگے ہے۔

راکس نے سوارون کو حکم دیا کہ انھین پکڑلو۔ جب وہ سب حراست مین آگئے تو راکس نے کہا کہ تم مین سے کس شخص نے راجہ کے بیٹے کو دہوکہا اور فریب دیکر گمراہ کیا ہے۔

مستوقر[ہ] - ایسا کوئی آدمی ہمارے ساتھہ نہین ہے اور نہ ہماری صحبت مین ٹھہر سکتا ہے تمہاری بات چیت اور تمہارا طور طریقہ البتہ ایسے شخص مین ملتا جلتا ہوا ہے -

راکس - اچھا تم اوسکو پہچانتے ہو -

مستوقر - ہان جو تعریف اوس کی تمنے بیان کی - اوس سے تو وہ شیطان معلوم ہوتا ہے جسکو راکس کہتے ہین - اور مین گمان کرتا ہون کہ وہ تمہین مین ہوگا -

راکس - مین تم سے بلوہر کو پوچھتا ہون -

مستوقر - وہ تو گمراہ کرنیوالون مین سے نہین ہے جس کا پتہ تم نے پوچھا تہا - یہ تو وہ شخص ہے جسنے شہزادہ کو ہدایت کی اور سیدہی راہ بتائی ہے - وہ بیشک ہمارا بھائی اور ہم مشرب ہے - مگر اوس سے ہماری ملاقات نہین ہی

راکس - تم ہمین اوس کا مکان بتادو -

زاہدون نے کہا کہ اگر وہ تم سے ملنا چاہے گا تو خود تمہارے پاس پہونچ جائیگا - اور اگر وہ نہ چاہیگا تو ہم نہین چاہتے کہ جس شئے کو وہ ناپسند کرے ہم زبردستی اوسکے پاس پہونچادین -

راکس نے کہا کہ یہ سنکر راجہ تمہین قتل کر ڈالیگا - وہ بولے کہ اسکا ڈر کسکو ہے تم ہمین کو نسے عیش و عشرت مین دیکھتے ہو جسکی وجہ سے زندگی ہمکو خوشگوار اور موت ناگوار معلوم ہو -

---

[ہ] ایسا شخص جو بوجہ لئے ہو اور یہان مراد ہے اوس شخص سے جو ہڈیون کا ہار پہنے تہا ۱۲

اسپر اکس اونہین ساتھہ لیکر راجہ کے حضور مین پہونچا۔ جینسر نے انھین دیکھہ کر سخت افسوس ظاہر کیا کہ قتل وجلاوطن کرنے کے بعد بھی یہ لوگ کیونکر باقی رہ گئے۔ اسکے بعد مستوقر اور راجہ مین یہ گفتگو ہوئی۔

جینسر۔ اگر تم نے یہ ہڈیان اسلیئے پہن رکھی ہین کہ جنکی یہ ہڈیان ہین اونکا سوگ کرو تو ہم انکی مقدار اور بھی بڑھا دیتے ہین۔ اور تمھاری ہڈیان بھی انہین مین شامل کر دیتے ہین۔

مستوقر۔ ہم تو خود اپنی ذات کے سوگ مین بیٹھے ہین اور اپنے جن ساتھیون کی ہڈیان اس ڈورے مین پرو کر ہمنے پہنی ہین اون سے زیادہ ہمین خود اپنا غم ہے۔ اور تو نے جو ہمکو یہ دھمکی دی کہ ہماری ہڈیان بھی انہین مین شامل کر دے گا اس کا ہمکو مطلقاً خوف یا افسوس نہین ہے اگر غم وافسوس ہے تو اس کا۔ کہ ہم تیری ظلم مین پیچھے کیون رہگئے۔

جینسر۔ پھر ان ہڈیون کو لیئے پھرنے کا کیا باعث ہے۔

مستوقر۔ جنکی یہ ہڈیان ہین اون کی تعظیم اور اون سے ملنے کا شوق اور جو بزرگی اونہین تیرے اس فعل سے حاصل ہوئی کہ تو نے ان ہڈیون اور انکی روحون مین جدائی ڈالدی اوسپر رشک۔ اور باوجود ان امور کے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ یہ ہمین اوس موت کو برابر یاد دلایا کرتے ہین جو ہمارے لئے ذریعۂ نجات ہے۔

جینسر۔ تعجب ہے کہ عقلمندون کو یہ پرانی ہڈیان اون ہڈیون سے زیادہ موت کی یاد دلاتی ہین جو خود اونکے جسم مین موجود ہین۔

مستوقر - یہ ہڈیان موت کی یاد تازہ رکھنے مین اسلیئے زیادہ موثر ہین کہ مُردونکی ہڈیان ہین - اور جن ہڈیون کو تو نے کہا وہ زندونکی ہڈیان ہین اور ہر شئے اپنے مثل کو یاد دلاتی ہے نہ کہ ضد کو - اسپر بھی اگر تیرے خیال مین دونون برابر ہین تو ہمپر کوئی اعتراض نہین ہوسکتا - کیونکہ اوسوقت ہم یہ کہین گے کہ ہمنے موت کے یاد رکہنے کا بہت زیادہ اہتمام کیا ہے یعنی خود ایک تو ہمارے بدن کی اور دوسرے ہمارے مُردونکی بوسیدہ ہڈیان دونون ہمین موت کو یاد دلایا کرتی ہین لیکن اسکا کیا باعث ہے کہ جن لوگون نے دنیا کو تیرے حوالہ کردیا اور دامن جہاڑکر اوس سے الگ ہو گئے اون سے تو سخت عداوت وکینہ رکھتا ہے - اور جو لوگ دنیا کے لئے تجھ سے لڑے مرتے ہین - اون سے ایسی دشمنی نہین کرتا -

جنیسر - یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مین نہین چاہتا کہ دنیا بالکل میرے ہی حصّہ مین آجائے بلکہ یہ چاہتا ہون کہ میرے ساتھ میری رعایا بھی شریک رہے اور مین ترک دنیا پر جو اونکو سزا دیتا ہون تو وہ اونکی تادیب ہے کہ اونھون نے خدا کی نعمت یعنی خطا دنیا کو ضایع کیون کیا -

مستوقر نہین - یہ تو اس بات کی دلیل ہے کہ تو ان لوگون کے دنیا چھوڑ دینے کو صرف اسی لئے ناپسند کرتا ہے کہ دنیا تیرے لئے ویران ہوجائیگی - اور تیری ضرورتون مین خلل واقع ہوگا - تو دنیا کی غلامی سے اون کا آزاد نہ ہونا اسلئے چاہتا ہے کہ ہمیشہ وہ تیرے قبضہ مین رہین - اور دنیا کی ذلت سے اونکا چھٹکارا اسواسطے جائز نہین رکھتا کہ تیری عزت اون مین قایم رہے تو چاہتا ہے کہ وہ دنیاوی فقر مین مبتلا رہین - تاکہ ہمیشہ تو اون لوگون کے نزدیک غنی سمجھا جائے

اوران سب باتون کی وجہ یہ ہے کہ تیری نفسانی خواہش جن باتون کی ممانعت چاہتی ہے اوس سے اونکو منع کیا جاتا ہے اور جن باتون کی اجازت دیتی ہی اوسکی اون کو اجازت دیجاتی ہے کیا تو نہین دیکھتا کہ جو معاملات تیرے اور تیری رعایا کی درمیان ہین اونکی غایت تیری ہوا وہوس ہے اور تونے اون لوگون کو اپنے لئے دنیا کو شکار کرنے کا وسیلہ وذریعہ بنا رکھا ہے۔ جسطرح سے کہ شکاری شکاری جانورونکو پالتے ہین اور اونھین مارپیٹ سے سدہا کر اور بھوکا رکھکر شکار پر چھوڑتے ہین تاکہ اچھی طرح سے شکار ملے اور جلدی اونکا شوق پورا ہو۔ اور جب وہ محنت و مشقت سے شکار کو پکڑ لائین تو اونکے مُنہ سے چھین لین۔ اسلیئے بیچارے شکاری جانورون کی یافت نایافت کے برابر ہے۔ اور کامیابی کی خوشی ناکامی کی حسرت کے مساوی۔ علی ہذا تو بھی رعایا سے دنیا کے لئے محنت وجانفشانی کرتا ہے اور پھر اونکے مُنہ کا نوالہ چھین لیتا ہے۔ اسلئے تو اُن کا دوست نہین اپنے مطلب کا یار ہے۔

جنیسر۔ کیا تمہارے ساتھیون مین سے کوئی شخص تمہارا بالادست بھی ہے

مستوقر۔ نہین۔ اور کوئی مجھسے زبردست بھی نہین ہے۔ یہ بزرگیان تو خود تیرے اور تیرے مصاحبون کی لیئے ہین جو دنیا دار ہین۔ اور ہمارا تو یہ حال ہی کہ ہم مین سے کوئی متنفس دوسرے سے امارت وعزت وشرافت مین بالاتر نہین ہے۔ اور نہ ہم مین سے کوئی شخص غربت وذلت ورذالت مین کسی سے نیچے ہی

اسپر جنیسر کے حکم سے اونکے ہاتھ پاؤن کاٹ ڈالے گئے۔ اور آنکھین آگ سے جلسکر اندہی کرائی گئین اسکے بعد جنیسر راکس کے پاس گیا اور مشورہ

کرنے لگا۔ کہ اب کیا تدبیر کرنی چاہیئے۔ بلوہر تو ہاتھہ سے نکلگیا۔ راکس نے کہا
کہ اے راجہ مین تو پہلے ہی عرض کر چکا ہون کہ مین اوسکا روپ اسطور پر بھرونگا
کہ کوئی شخص دیکھکر یا خیال کر کے بھی نہ پہچان سکیگا۔ مگر جسوقت آپ دیکھین کہ مینے
مرنیکا قصد کیا اوسوقت آپ میرے لئے رونے پیٹنے لگین تاکہ لوگون کو یقین
ہو جاوے اور اسکے بعد آگ روشن کرائین اور میرے مردہ کو اوس مین ڈلوادین
اور ایک ساعت تک انتظار کرین مین دفعتہً بلوہر بنکر ظاہر ہو جاونگا۔ پھر ساری بات
آپ کے ہاتھہ ہے۔ چنانچہ چلتے چلتے راکس پیچھے رہ گیا اور راجہ اوسکے لئے
کھڑا ہو گیا۔ جب وہ پاس آیا تو راجہ نے پوچھا کہ تم پیچھے کیون رہ گئے۔ اوس کے
جواب مین اوسنے ہاتھہ سے کچھہ اشارہ کیا اور اپنے گھوڑے سے جھکا اور مردہ کی
طرح زمین پر گر پڑا۔ راجہ نے اسپر رونا پیٹنا شروع کیا۔ اور جب اس سے فراغت
ہوئی تو آگ جلوا کر اوس کا مردہ اوسمین ڈلوادیا۔ راجہ نے اوس کی نصیحت وعنایت
وفضیلت وعلمیت کو یاد کر کے نالہ وشیون برپا کیا اور خوب ہی نوحہ وزاری کی
داد دی۔ جب یہ سب ہو چکا تو آگے بڑھا اور کچھہ بہت دور نہین گیا تھا کہ ایک آدمی
دکھائی دیا۔ اوسکو آدمی بھیجکر بلوایا۔ دیکھا تو ایک زاہد نکلا۔ راجہ نے کہا کہ تو شیطان
کا کونسا چیلہ ہے اوسنے کہا کہ اگر مین شیاطین سے ہوتا تو اونھی مین رہتا
اور اگر اپنے گروہ کا مین نے کوئی نام رکھا ہوتا تو تجھہ سے کہتا کہ فلان گروہ مین
سے ہون۔ تب راجہ نے کہا کہ مین سمجھتا ہون کہ تو بلوہر ہے۔ اوسنے کہا کہ میرے
جا پہنچنے کی یہ اچھی تقریب پیدا ہوئی۔ راجہ نے پوچھا کہ تو میری کس جانچ کو شمار مین
لیتا ہے۔ اوسنے کہا کہ اسکو کہ تو نے اپنے بیٹے کو ادب سکھانا چاہا مگر غلطی مین

پڑ گیا اور اوسکو گمراہی و ہلاکت کے آداب سکھوائے۔ حالانکہ ہمکو امید تھی کہ اس ذہانت و ذکاوت کے وقت مین امر حق کی اوسکو تعلیم دیگئی ہو گی۔ آخر ہم نے سیدہی راہ اور نجات کی اوسکو تعلیم دی اور اوسنے دنیا سے چھٹکارا پایا اسلئے اے راجہ اگر تجکو دنیا کے حال پر جو تجکو ہلاک کرنا چاہتی ہے مہربانی کرتا ہے تو تو محض غلط و بیجا کرتا ہے اور ہم لوگون کے قتل و عذاب کے لئے جو دام بچھاتا ہے اون مین خود ہی پھنستا ہے۔ اور اگر تجکو اپنے بیٹے کے حال پر مہربانی کرنا منظور ہے تو تو ہماری رہنمائی سے جو تجاہل کرتا ہے وہ غلط ہے۔ یہ تقریر سنکر راجہ نے اپنے ہمراہیون کے سامنے خوشی کا اظہار کیا کہ بلوہر ہاتھہ آگیا۔ اور بلوہر سے کہا کہ ہم تجھے قتل نہین کرینگے جب تک کہ ہم تجھ سے بحث نہ کرلین۔ پس اگر تو اپنی راے سے باز آیا تو ہم تیری بات مان لین گے اور تیری توبہ پر اعتبار کرین گے اور اگر تو اپنے قول پر اڑا رہا تو ہم لوگون کو جمع کر کے تیری گمراہی ثابت کرین گے اور اس کے بعد تیرے ناک کان کٹوا کر تجھے نہایت بری طرح سے قتل کروا ڈالین گے پہر راجہ کے حکم سے وہ گھوڑے پر سوار کیا گیا اور راجہ کے ہمرکاب روانہ ہوا۔ جب راجہ محل مین پہونچا تو اوس نے حکم دیا کہ راکس کو جواب بلوہر بنا تھا نظر بند رکھا جائے اور لوگون مین مشہور کردیا جائے کہ بلوہر ہاتھہ آگیا ہے۔

یہ خبر یوذاسف کو بھی پہونچی۔ اوسے سخت رنج و غم ہوا اور وہ سمجھا کہ واقع مین بلوہر ان لوگون کے ہاتھہ آگیا مگر ایک شخص راجہ کے رازدارون اور مصاحبون مین سے تھا جو حق کو پہچان کر سیدہی راہ چلتا تھا اور جب سے راجہ نے روک ٹوک شروع کی تھی اپنے کام سے کام رکھتا اور اوسکو سب سے چھپاے رکھتا تھا اس شخص کو راکس کے فریب کا کسیطرح سے پتہ لگ گیا۔ اسکو خوف پیدا ہوا کہ مبادا یوذاسف

اس فقرہ مین نہ آجاے اسلئے وہ آدہی رات کے وقت یوذاسف کے پاس پہونچا
اور حقیقت حال سے اوسکو خبردار کردیا اوسکو جو کچھہ رنج و تردد و افسوس بلوہر کے
خیال سے تہا سب جاتا رہا اور مکر و حیلہ کے دفع کرنے پر مستعد و قوی دل ہو بیٹھا
صبح کے وقت راجہ سوار ہوکر یوذاسف کے پاس پہونچا اور جون ہی اوسکی نظر
بیٹے پر پڑی ڈہاڑین مار مار کر رویا۔ ڈاڑہی اور سر کے بال نوچنے کہسوٹنے لگا اور
خاک پر بیٹھکر کہنے لگا کہ جیسی خوشی مجکو تیرے پیدا ہونے سے ہوئی ویسی خوشی
بھی کسیکو آجتک نہین ہوئی ہوگی۔ اور جیسا رنج مجکو تیرے ناامید و مایوس کردینے
سے ہوا ویسا رنج بہی کسی شخص کو نہ پہونچا ہوگا۔ تو نے میری ساری امیدونکو خاک
مین ملادیا اور جن باتون سے مین ڈرتا تہا اونہین کو تو نے اختیار کرلیا۔ مین تیری
جانشینی کا بھروسا کرکے دنیا سے آسودہ اور موت پر آمادہ ہو بیٹھا تہا۔ مگر اب
جو تو نے میری آرزو کی جڑ کاٹ ڈالی تو مجکو دنیا کی محبت زیادہ ہوگئی اور موت سے
نفرت بڑہ گئی تو نے ظلم و گمراہی کی طرف بلانے والون کی سن لی اور جس بات سے
مین ڈرا کرتا تھا اوسی مین پڑگیا۔ اور میری نصیحت کو چھوڑکر بدبختی و ہلاکی کا ہوگیا حالانکہ
مین تیرا باپ اور حاکم ہون اور تیرے نیک و بد کو تجھسے زیادہ جانتا ہون یہ تیری نادانی
و کم عقلی تھی اور وہ اسوجہ سے کہ تو بادشاہون اور بزرگون کے حقوق سے ناواقف
ہے اور اپنی راے کو سب سے بالا سمجھتا ہے تو بہلا ہمکو مذہب کی تعلیم کرے۔ اور جس مین
ہمنے تیری بہتری سمجہی تہی اوسکی خلاف کو ترجیح دے۔ اور بدرا ہون اور گمراہون کو جو
شیطان کے پیرو ہین اپنا مالک بنائے۔ تاکہ تجکو گمراہ کرکے نقصان کے
رستہ پر ڈالین۔ تیری وجہ سے جو خوشی مجھے ہوئی تہی وہ پوری بہی نہ ہونے پائی تہی

کہ تونے موت کے سے تلخ گھونٹ پلاکر مجھے غمگین کردیا اور جن بزرگیون کے ساتھ خدا نے تجکو مخصوص کیا تھا اونکو تونے ذلیل وخوار سمجھکر ضایع کردیا اور جو وسیع دنیا تیرے قدمونکے نیچے ڈالدی گئی تھی اوسکی تو قدر و منزلت تو کیا کرتا تونے سخت بے حرمتی و بے قدری کی۔ تونے اپنے باپ کی بے ادبی کرکے نہ صرف اوسکی سیاست مین اوسکو نافرمانی کا داغ دیا بلکہ مرنے کے بعد بدعملی کا کہنگا بھی اوپر لگا دیا۔ مگر زمانہ کی یہ کوئی نئی چال اور شیطان کا یہ کوئی انوکھا فریب نہین ہے۔

بوذاسف نے کہا کہ آپنے خوب کیا کہ اوس معاملہ کو چھیڑ دیا جسکا مین آپکے سامنے ذکر کرنا ہی چاہتا تھا۔ مین آپکو وہ حالت بتلاتا ہون جسکو آپ سب پر مقدم رکھین۔ اور آپکو یقین دلاتا ہون کہ مین آپکی صحبت مین تا دم زیست نہایت ہی عمدہ طور پر رہونگا۔ پس اگر میرا وعدہ آپ کے سامنے پورا ہوگیا تو آپ کو کسی قسم کا ملال نہین ہو سکےگا اور اگر آپ مجھ سے پہلے سدہارے تو اس اطمینان کے ساتھ دنیا سے گئے کہ آپ کے بعد مین معاملات کو آپکے پسند کے موافق انجام دونگا۔ پھر اگر آپ کے بعد لوگون کا حال بدلجائے یا ایک مذہب کو چھوڑکر دوسرا مذہب اختیار کرین تو آپکا اسمین کچھ بھی نقصان نہ ہوگا اور چونکہ مین نے دیکھا تھا کہ قید و غلامی پر آپ ہزار جان سے عاشق۔ اور رہائی وآزادی سے سخت متنفر تھے اس لئے مجھے امید نہ تھی کہ آپ حق کی طرف مائل ہونگے کیونکہ اوسکی عداوت آپکے دلمین بیٹھی ہوئی ہے۔ اور اسواسطے آپکے حق مین یہی نیکی معلوم ہوئی کہ اپنی رائے کو آپ سے پوشیدہ رکھون تاکہ آپکو تکلیف نہو اور جب تک آپ کی ہلاکت کا ڈر نہو آپ پر حق بات ظاہر نکرون۔ اور ابھی آپ کی ایسی حالت نہین ہوئی تھی کہ حیا و ادب کو بالای

طاق رکھکر آپ کے سامنے وہ باتین کرون جن سے آپکو رنج پہونچے اور آپ کی
برائیان ظاہر وعیان ہو جائین۔ اسیلئے مین ظاہری امور یعنی خوراک و پوشاک
خورو نوش مین آپ کی اطاعت کرتا تھا مگر آپنے انہین باتون پر بس نہین کیا اور میرے
ما فی الضمیر اور نیت کو بھی دریافت کرنے لگے جس سے آپکو کچھہ فائدہ نہین ہونیکا۔ اے
راجہ آپ ہرگز یہ خیال نکرین کہ آپکی یہ راے صحیح ہے کہ جس حال کو مین آپکے
لیئے خوف واندیشہ کی نگاہ سے دیکھتا ہون اوسپر آپ مجھے قایم رکھین گے
بلکہ آپکو چاہیئے کہ آپ میری اوس عمدہ بات کو علانیہ مان لین جس پر کوئی طعن
کرسکتا ہے نہ اعتراض۔ اور مجھے اوس پوشیدہ ارادہ و نیت پر رہنے دین جو آپکو
نہ زندگی مین نقصان پہونچائیگی اور نہ مرنے کے بعد۔
جنیسر اسکے سنتے ہی آپی سے باہر ہو گیا۔ بوذاسف کو برا بہلا کہا اور دہمکایا
اور کہنے لگا کہ تو کسقدر مغرور وخود پسند لڑکا ہے۔ مین جو تجھے لوگون سے چھپا کر دنیا کی
مکروہات سے بچایا تہا تو تیری محبت کے سبب سے تہا اور اسلیئے کہ تو شیطان کے مکر
وفریب سے محفوظ رہے۔ چنانچہ دنیا کی نعمتین کہلا کر تجکو پالا پوسا اور تیری آنکھون اور
کانون کو دلفریب و دلکش چیزونکے دیکہنے اور سننے کا عادی بنایا۔ اور غم انگیز چیزون
اور درد انگیز باتون کو تجھ سے پوشیدہ رکھا تاکہ تو جس حال مین ہے اوس سے
فائدہ اوٹھائے۔ مگر تیری خود رائی وخود پسندی نے تجھے تباہ و برباد کیا تو دولت
ونعمت پر لات مارکر غربت ونکبت مین پہنسا اور تونے اپنے نفس کو ایسی چیز کا
مشتاق کیا کہ اگر تو اوسکا مزہ چکھہ لے تو اسقدر بیقرار و پریشان ہو کہ جسقدر
مذمت تو دنیا کی کرتا ہے اوس سے دوچند اوسکی توہین و برائی کرنے لگے۔

نجومیون نے تیری پیدایش کے دن جو تیرے حالات بیان کئے تھے
وہ بالکل سچ تھے کہ تو نام دو خائن و بدبخت و متلون و پریشان طبع ہوگا اور کسی حال
مین دنیا سے تجکو چین نصیب نہوگا اسلئے ہمنے بجز اسکے اور کوئی تدبیر نہ دیکھی تھی
کہ جو سب سے عمدہ حالت دنیا کی ہے اوسین تجکو رکھین تاکہ تو ویسی ہی باتون کا عادی
ہوجاے اور بدراہ کرنے والون اور نادانون کو تیرے پاس پہنچنے نہ دین چنانچہ
ہمنے اپنے ملک کو اون لوگون سے پاک کردیا اور لوگون کو اونکی گمراہی دجادوگری
کا ذکر کرنے سے سخت ممانعت کردی کیونکہ ہم اُن لوگون کے ظلم و گمراہی سے
واقف تھے عام لوگون نے بھی اپنا دشمن جانکر اونہین ملک سے باہر کیا یا دلیل سے
معقول کرکے تہ تیغ کیا لیکن جب شیطان کا ہمپر بس نہ چلا تو تیری آڑ مین اوس نے
اپنا کام کیا اور اپنی کامیابی کی یہ صورت پیدا کی کہ تجکو خود پسند و مغرور بنا کر تجھپر حاوی
ہوگیا حتی کہ جس چیز سے ہم تجھے نظر بند کرکے حفاظت مین رکھنا چاہتے تھے
اوسی مین تو سر سے پاؤن تک ڈوب گیا۔ کیا اچھا ہوتا اگر ہم دنیا کا دروازہ تجھپر
کھول دیتے اور وہ اپنی خوبیون اور نعمتون کے ساتھ تجھ سے ملتے تو خود تیری
آنکھون مین تیری عزت کم ہوجاتی اور تجکو معلوم ہوجاتا کہ جس حال مین تو ہے وہ سب
سے افضل اور اعلی ہے۔ لیکن مین نے وہی کیا جو نسیفہ[۱] کے بادشاہ کاسہ[۲]
نے کیا تھا اور اسی سلئے جو اوسکو پیش آیا تھا وہی مجھے بھی پیش آیا۔ کاسہ نیک
عقلمند نیکو کار اور بڑا غیرت دار بادشاہ تھا اور نسیفہ کالے آدمیون کی ایک

تعریف کرنا بادشاہ کاسہ کا ملک نسیفہ مین

---

[۱] لفظی معنی سنگ پای خار یا سنگ سیاہ سوختہ یعنی جہلا کے ہین ۱۲

[۲] لفظی معنی ہین پیالہ جسکا جمع ۔۔۔ ۱۲

قوم ہے جو ہند کے پرے انتہاے مشرق کی طرف آباد ہے۔ اس بادشاہ کے زمانہ سے پہلے اس کا ملک جادو و بدکاری سے بھرا ہوا تھا مگر جب عنان سلطنت اسکے ہاتھہ مین آئی تو اسنے جادوگرون کو مروا ڈالا اور بدکارون کو ملک سے نکلوا دیا اور اس کام مین نیکنامی کی خواہش اور فطرتی غیرت نے اوس کی مستعدی کو بڑہایا۔ اور اپنی سرگرمی سے اوسے اُمید ہوئی کہ اوسکی مملکت مین اون لوگون مین سے ایک متنفس بھی باقی نہ رہا ہوگا چنانچہ ایک دن اوس نے اپنے وزیر سے کہا کہ دو باتین مین تم سے پوچھتا ہون اونکی نسبت تم اپنی راے بیان کرو ایک تو یہ کہ آیا مجھ سے پہلے اس ملک مین اور بھی کوئی ایسا بادشاہ گذرا ہے جس نے ان دونون باتون کا انسداد کیا ہو اور دوسرے کیا تمہارے نزدیک جن لوگون کے نکالدینے کا مین نے حکم دیا ہے اون مین سے کوئی شخص اب میرے علاقہ کے اندر باقی رہ گیا ہوگا۔ وزیر نے کہا کہ جہانتک مجھے علم ہے اس ملک مین آپ سے پہلے اور کسی بادشاہ نے ان باتون کا انسداد نہین کیا تھا۔ رہی یہ بات کہ اب کوئی شخص اون مین سے ہم مین باقی نہ رہا ہو اس کی امید تو ہرگز نہین ہے۔ کاسد نے کہا کہ جب تک ثبوت نہ ملے یہ راے ماننے کے قابل نہین کیونکہ ہمنے اسقدر تکلیف و مصیبت بیفائدہ نہین اوٹھائی ہے اور قطع نظر اسکے تم ہی بتاؤ کہ ان لوگون کے نیست و نابود کرنے کی کونسی صورت ہے۔ وزیر نے کہا کہ بادشاہ سلامت کیا آپ نہین دیکھتے کہ جس زمین مین گھاس اوگتی ہے اوسے ہزار صاف کرو صاف ہی نہین ہوتی اور آس پاس کی زمین سے کسی نہ کسی طرح گھاس کا تخم اوس مین پہونچ ہی جاتا ہے اسی طرح سے ہمارے یہان کی

مٹی مین جادوگری و بدکاری کا خمیر ہے جو ہرگز نہین نکلنے کا - البتہ جس شخص کی طینت اس عیب سے پاک ہوجائے اوس سے یہ باتین جاتی رہینگی جیسے کہ زمین صاف کرنے سے اوس گھاس سے پاک ہوجاتی ہے جو اوسکے آس پاس کی جگہون پر عادتاً پیدا ہوتی ہے - وزیر کی اس تقریر سے کاسدکا سارا منصوبہ فاسد ہوگیا - کیونکہ اوس کی راے وآرزو دونون باطل ہوگئی تھین - لیکن اپنے دلمین کہنے لگا کہ مجکو اپنی ساری قوت اپنی عورتون اور خواصون کی اصلاح مین صرف کرنی چاہیئے - اور اگر مین نے انکو اس عیب سے پاک وصاف کردیا تو میری محنت رائگان نہین جائیگی - چنانچہ وہ ہمہ تن اپنی عورتون کے محفوظ رکھنے مین مشغول ہوا اور سخت تاکید و بندوبست کیا کہ کوئی آدمی اون تک پہونچنے نہ پائے -

اس بادشاہ کی بہت سی بیگمین اور کثرت سے اولاد تھی مگر ایک بیٹی اوس کی بہت ہی چاہیتی اور لاڈلی تھی جسکو سب اولاد سے زیادہ عزیز رکھتا تھا اور جو اندیشہ بگڑنے کا اور ونکی نسبت اوسکو تھا اسکی نسبت مطلق نہ تھا اور جب لڑائی مین جاتا تو اوسکو ساتھ رکھتا تھا - تھوڑے عرصہ کے بعد نسیفہ کی قوم ہند کے بادشاہون سے لڑنے کو نکلے تو اوس کا بادشاہ کاسد بھی اپنی عورتون اور اوس پیاری بیٹی کو ساتھ لیکر چلا - مگر جب دشمن سے مقابلہ ہوا تو نسیفہ کو شکست ہوئی اور کاسد اپنے محافظون کی مختصر جماعت کے ساتھ دشمن کے پنجہ سے نکل بھاگا - لیکن اوس کا باقی لشکر کھیت رہا - بادشاہ بہت عرصہ تک بھاگتا پھرا یہانتک کہ اوسکے ساتھیون کے گھوڑے یکے بعد دیگرے راستہ مین مرگئے اور ایک ایک کرکے سب اُس سے بچھڑ گئے - صرف ایک وزیر ہی رفاقت مین

رہگیا جس سے ادہراودہر کی باتین کرکے دل بہلاتا تہا۔ جب اپنے ملک کے
قریب پہونچا تو بادشاہ کے خاصے کے گھوڑے نے بھی جواب دیا۔ وزیر خود
پیادہ پا چلا اور اپنا گھوڑا اوسنے بادشاہ کی نذر کیا۔ ایک دو منزل آگے جاکر
یہ گھوڑا بھی بیکار ہوگیا۔ تب وزیر و بادشاہ دونون پیادہ پا چلے تہوڑی دور گئے
ہونگے کہ بادل گہر آیا اور مینہ برسنے لگا۔ کاسد پیادہ پا حیران و سرگردان۔
سردی و پانی سے ٹھٹھرا ہوا اور پریشان چلا جاتا تھا کہ اوس کو اپنی پیاری بیٹی
یاد آئی۔ بے اختیار آنکھ مین آنسو بھر آئے اور خوب پھوٹ کر رویا اور وزیر سے
کہنے لگا کہ کیا تمکو تعجب نہین آتا ہے کہ ہم موت سے ایسے سخت گہبرائے کہ اپنی
اوس پیاری بیٹی کو بھی چھوڑ آئے جسکی برابر دنیا مین کوئی چیز ہمارے نزدیک نہ تھی
حالانکہ ہمکو غیرت اور حمیت کے بڑے دعوے تھے۔ اور اسطرف آنے مین
ہمکو کسی قسم کی مصیبت پیش نہ آئی اور سوا اوس لڑکے کے چھٹنے کے ہمین تو
اور کوئی غم و رنج نہین ہے۔ وزیر نے کہا کہ بادشاہ سلامت آپ کیا فرماتے ہین
یہ مصیبتین جو آپکو درپیش ہین یعنی رات کی سردی۔ آبادی سے بہکا پھرنا۔ برہنہ
بدن رات بسر کرنا۔ چارون طرف کے نباتات کا نم رہنا۔ اوس مصیبت سے کہین
زیادہ ہین جسکا ذکر آپ فرماتے ہین اور اوس کا تو اثر بھی آپکے چہرہ سے ظاہر
نہین ہوتا۔ وزیر کا یہ رد کہا سو کہا جواب کاسد کو سخت ناگوار گذرا مگر اوسوقت وہ
پی گیا اور کچھ نہ بولا۔ یہی باتین کرتے ہوئے یہ دونون پیادہ پا چلے جاتے تھے
اور آسمان ان دونون مسافرون پر مطلق رحم نہین کرتا تہا لگاتار موسلا دھار مینہ برستا
ہی جاتا تھا چلتے چلتے دور سے ایک عمارت دکھائی دی تیزی سے اوسکی طرف

پڑہے۔ نزدیک پہو نچے تو ایک کہنڈر رکھڑا ہوا ملا جسمین ایک بڑا سا پردہ پڑا ہوا
تہا جب اوسکے اندر گئے تو وزیر نے کہا کہ یہ ویرانہ ضرور چورون یا جادوگرون
کے جمع ہونیکا مقام ہے اور ایسے چٹیل میدان مین اور آبادی سے اسقدر
دور پر واقع ہے کہ اگر ہم رات کو یہان رہجائین تو بخوبی ممکن ہے کہ برے لوگ
یہان آکر پناہ گزین ہون۔ اسلئے صحیح راے یہ ہے کہ کوئی ایسی پوشیدہ جگہہ
دیکہہ کر چہپ رہین جس مین حفاظت بھی ہو اور باران وشبنم سے بچاؤ بھی ہو
اور اپنی جگہہ سے تاریکی کے پردہ مین چہپے ہوئے اندر آنے والون کو بہی دیکہتے
رہین۔ تاکہ اب ہمارے بعد جو کوئی رات کے بقیہ حصہ مین یہان داخل ہو وہ ہم سے
چہپا نہ رہے۔ چنانچہ دونون نے ایسا ہی کیا۔ جب رات کی تاریکی خوب پہیل گئی
تو دو عورتین اوس کہنڈر مین داخل ہوئین۔ بادشاہ و وزیر نے جو نظر اوٹھا کر
دیکہا تو ایک بادشاہ کی وہ بیگم تھی جسکو وہ اپنے محل مین چہوڑ آیا تہا۔ اور دوسری
وزیر کی بی بی تھی۔ بادشاہ کی بیگم وہان پہونچتی ہے تکان کی وجہ سے لیٹ گئی
اور وزیر کی بی بی نے اوس سے کہا کہ اے لو آپ تو لیٹی ہین پھر وہ وعدہ کیونکر
پورا ہوگا۔ جو آپنے ہمارے سارے عالم کے ساتہیون سے آج رات کے لئے
کیا تہا۔ مین تو نہین دیکہتی کہ آپنے کوئی تیاری کی ہو۔ یہ سنکر بادشاہ کی بیگم اوٹھی
اور انسان کی ایک کھوپڑی جو اوس کہنڈر کے کنارہ پر پڑی ہوئی تھی لے آئے
اوسکو اپنے سامنے رکھا اور سیٹی بجانا شروع کیا اوس آدمی کا ہر ایک عضو دوڑ دوڑ کر
آتا گیا اور خود بخود جڑتا گیا۔ تہوڑی دیر مین اچھا خاصا جیتا جاگتا آدمی سامنے
کھڑا ہو گیا۔ بیگم نے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے اوس نے کہا۔ کہ مین فلان

جادوگر ہون جسکو کاسد نے جادوگری کی وجہ سے مرواڈالا تہا۔ اوسنے کہا کہ اچھا تم آج رات ہماری مدد کرو اور صبح ہوتے ہوسے اپنی خواب گاہ کو لوٹ جاؤ اسکے بعد اوس بیگم نے دوسری کھوپڑی تلاش کرکے نکالی اور اوسکو چولہے پر چڑہایا اور اوسمین نہوکا اور اوس جلاتے ہوسے جادوگر سے کہا کہ جبتک مین واپس آؤن تو اسکی نیچے آنچ لگا تا رہ۔ یہ کہکر وہ دونون عورتین وہان سے چلی گئین اور وہ جادوگر اوس کھوپڑی کے نیچے آنچ لگانے لگا۔ اتنے مین مغرب کے جادوگرون مین سے ایک جادوگر پرندون کی طرح بازو پہڑپہڑاتا اڑتا ہوا اوس ویرانہ مین پہونچا اور اوس جلاتے ہوے جادوگر سے بیٹھکر گپ شپ کرنے لگا۔ اثناۓ گفتگو مین اوس نے بڑے زور سے ٹھنڈی سانس بھری۔ اسپر مغربی جادوگر نے پوچھا کہ تمکو کس بات کا غم ہے۔ اوسنے کہا کہ اگر اس کھوپڑی کا ایک قطرہ مجھے پینے کو ملجاے تو مین پھر ویسا ہی زندہ ہوجاؤن جیسا تھا مغربی نے اوسکی اصلی سرگذشت پوچھی اوسنے سر سے پاؤن تک بیان کردی مغربی نے کہا کہ مین اپنی ایک ساتھی بوڑہیا کے پاس سے ابھی چلا آتا ہون جو سمندر کے ایک جزیرہ مین رہتی ہے میرا ارادہ تھا کہ آج شب کو اوسے ساتھ لیتا آؤن مگر وہ سخت بیمار وذی فراش ہے۔ سخت افسوس ہے کہ ہمارے ساتھیون مین اوسکے سوا اور کوئی ایسا نہین ہے جو مردہ کو زندہ کرسکتا ہو۔ یہہ سنکر وہ جادوگر بہت خوش اور مغربی کے ساتھ وہان سے روانہ ہوا۔ مگر تھوڑی دیر مین وہ دونون مرد اور دونون عورتین واپس آئین مغربی نے اون دونون عورتون سے پوچھا کہ تمہین اتنی دیر کہان لگی۔ عورتون نے کہا کہ ہم دونون

کاسد کی فوج مین چلے گئے تھے۔ دیکھا تو وہ شکست کھا کر طعمۂ اجل ہو چکی ہے
تب ہمنے بادشاہ کو ڈھونڈھا مگر وہ نہ زندہ ملا نہ مُردہ۔ یہ باتین ہو ہی رہی تہین کہ وہ
جادوگر جسکو بیگم سے نے زندہ کیا تہا کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ اے میرے آقا و مالک
مین فلان جزیرہ کی جادوگرنی کے پاس اس غرض سے ابہی گیا تھا کہ مجھے زندہ
کردے۔ مگر وہ جانکنی مین مبتلا تھی۔ اوس کا خیال یہ ہے کہ میری زندگی صرف
اوس تمتع سے حاصل ہونے پر موقوف ہے جو مرد کو عورت سے حاصل ہوتا ہے۔
پس اگر آپ سرفراز فرمائین تو مطلب پورا ہو۔ بیگم نے کہا کہ اوس بات کی
اپنی زندگی کے لئے جسقدر تجھے حاجت ہے اوس سے زیادہ مجھے حظ کی خاطر
سے ہے۔ آؤ اسمین زیادہ پوچھنا کیا ہے۔ ہمین میدان ہمین گو۔ دونون
نے اوسیوقت شرم و حیا کو بالائے طاق رکھا۔ اور دونون نے اوس
کھوپڑی کے تہوک مین سے ایک ایک قطرہ پیا۔ استنے مین لوگون کی باتین
کرنے اور گھوڑون کے آنیکی آواز کان مین آئی۔ اور فوراً معلوم ہوا کہ سارے
جادوگرون کا لشکر جسمین مرد اور عورتین دونون شامل ہین گھوڑون پر سوار ہو کر نسیفہ
کے جادوگرون سے ملنے کو آیا ہے چنانچہ ایک جم غفیر وہان جمع ہو گیا۔ اور
سب نے اوس کھوپڑی کے تہوک مین سے جو اونکی دعوت کے لئے تیار کیا گیا
تہا ایک ایک قطرہ پیا۔ اور عجیب و غریب کرشمے دکھلانا شروع کئے۔ اور جب کوئی
گروہ کوئی اعجوبہ بات کرتا تہا تو سب کے سب اوسی فعل کو دہراتے تھے اور سب
اپنے کرتب مین برابر ہو جاتے تھے۔ آخر قوم نسیفہ کے لوگ ہار کر بیٹھ گئے
اور کہنے لگے کہ ہمارا ایک پیشوا ہے جو موجود نہین ہے وہ آئے تو ہمارا کام چلے

یہ گفتگو سنکر سب راضی ہوئے کہ سب لوگ اوس پیشوا کا انتظار کرین اور قوم نسیفہ اوسکو جا کرلے آئے۔ چنانچہ بادشاہ کی بیگم اور وزیر کی بی بی اپنے پیشوا کی تلاش مین روانہ ہوئین۔ اور رات ختم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ دونون بادشاہ کی لاڈلی بیٹی کو ساتھ لئے ہوئے واپس آئین۔ وہی لڑکی نسیفہ کی وہ پیشوا تھی جسکے ذریعہ سے وہ قوم سب جادوگرونپر سبقت و غلبہ حاصل کرنیکی امید رکھتی تھی۔ اوس لڑکی نے وہان پہونچتے ہی جادوگرون پر ایک منتر پڑھ کر پھونکا جس سے سب کے سب اندہے ہوگئے اور اوس سے گڑگڑا نے اور منتین کرنے لگے کہ ہماری آنکھین پھر بدستور روشن ہوجائین۔ تب اوسنے پھر کچھ پڑھ کر ایسا پھونکا کہ سب کی آنکھون مین بینائی آگئی اور سب نے اوسکی اوستادی کا اقرار کیا۔ اور پوچھنے لگے۔ کہ تیرے ہوتے ہوئے ہندوالون نے تیرے باپ پر کیونکر فتح پائی۔ اوسنے کہا کہ مین نے اوس کی بدرائی کی سبب سے اوسکو مغلوب کردیا۔ کیونکہ وہ میری خواہشون مین روک ٹوک کیا کرتا تھا حالت یہ ہوئی کہ جسوقت نسیفہ اور ہندیون کا مقابلہ ہوا۔ مین نے اپنے بائین ہاتھ کو داہنے کے اوپر رکھا اس سے ہندی غالب آئے۔ اور اوسکو شکست ہوئی اور اگر مین اپنے داہنے ہاتھ کو بائین کے اوپر رکھتی تو نسیفہ اون پر غالب آتے۔ یہ ماجرا سنکر سب نے اقرار کیا کہ قوم نسیفہ کو جادو کے علم مین سب پر فوقیت حاصل ہے۔ اتنے مین صبح ہوگئی۔ اور وہ مجمع منتشر ہوگیا۔ کاسدان سب عجائبات کو دیکھ کر سخت متحیر و متعجب ہوا اور وزیر کی رائے پر اوسکا اعتماد بہت زیادہ ہوگیا یہ دونون اوس ویرانہ سے نکلکر آبادی اور گاؤن مین پہونچے

اور راستہ پوچھتے ہوئے اپنی دارالسلطنت مین داخل ہوئے۔ کاسدنے گھر پہونچکر اپنی کل عورتون کو ہمیشہ کے لئے موت کے پردہ مین چھپا دیا اور پھر مرتے دم تک کسی عورت سے سروکار نہین رکھا۔

جنیسر نے اس قصہ کو تمام کرکے کہا کہ میری رسوائی و روسیاہی اس سے بڑھکر اور کیا ہوسکتی ہے کہ مین بھی اوسی مصیبت و غرور مین مبتلا تھا جس مین کاسد۔ اور اب مجھے تیری نسبت ویسی ہی باتین معلوم ہوئین جیسے اوسے اپنی چاہیتی بیٹی کے بارہ مین معلوم ہوئی تھین۔

یوذاسف نے کہا کہ حضور والا۔ مجھے نہین معلوم کہ آپکو میری کس بات سے صدمہ پہونچا۔ آیا اوس نیکی سے جس سے مین مستفیض ہوا۔ یا اوس مخالفت سے جو مین نے آپکے ہوا وہوس کی کی۔ اگر آپ میری نیکی سے گھبرائے تو مجھے آپ سے بھاگنا اور آپکی سلطنت کو خیرباد کہنا لازم ہے اور اگر آپنے ہوا وہوس کی مخالفت سے چڑے تو آپنے میری ہلاکت کو جو آپکے نفس کے موافق ہے میری ہدایت پر جو آپ کی رائے کے مخالف ہے ترجیح دی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپکو میرے حال پر عنایت و شفقت بہت ہی کم ہے۔ اسلئے اگر مین آپکو متہم سمجھون اور آپ سے بدگمانی کرون تو حق بجانب ہے۔ علاوہ اسکے جو بھلائی میرے ساتھہ کی گئی ہے اوسپر جسقدر افسوس مجکو اسوجہ سے ہے کہ آپ نے اوسکی نسبت غلط فہمی کی۔ اوسقدر آپ کو نہین ہے اس لئے آپ سے زیادہ غم و رنج بھی مجکو ہے۔ باقی آپنے جو مجھے ملامت کی اور دہمکایا اوسکی نسبت مین عرض کرتا ہون کہ آپنے جو مجھے ناسمجھہ بچہ قرار دیا کاش کہ میرے

لئے یہی واقعی عذر ہوتا یا کیا اچھا ہوتا اگر مجہہ مین وہ عیوب ہوتے جنکی بابت
آپ نے مجھے جھڑکا ہے یا میری خوش نصیبی سے آپ اپنی دہمکی کو پورا کرتے
تو مین بھی اون لوگون کے شمار مین داخل ہو جاتا ۔ جو اس سے پہلے آپ کے
غضب مین پڑکر فائز المرام ہو گئے ہین ۔ مگر مین بچپن کی آڑ مین پناہ نہین لیسکتا
میری عمر زیادہ ہو گئی ہے اور یہ عذر رفع ہو چکا ہے ۔ اور جو سخت باتین آپ نے
مجھے کہین وہ مجھے بُری نہین لگین بلکہ آپ نے میری جس حالت کو بُرا کہا ہے ۔ اوس پر
مین خدا کا شکر کرتا ہون اور جو وعدہ آپ نے مجھ سے کیا اوس کی طمع مجھے ہرگز
نہین ہے اور آپ کے عتاب کی اصل وجہ اپنی تکلیف کا احتمال ہے اور کچھ بھی
نہین اور جس چیز کو آپ اپنی مصیبت قرار دیتے ہین اوسی نے مجھے اس راے
پر آمادہ کیا اور آپ نے جو مجکو دنیا کی نعمتون کی لذت چکھنے کا موقع دیا اوسی سے
مجکو آخرت کی نعمتون کی قدر ہوئی ۔ پس اگر آپ یہ چاہتے ہین کہ جو کچھ آپ نے میرے
لئے دنیا کے سامان عیش فراہم کئے ہین اونکے بدلے مجھے آخرت کی کامیابی
سے محروم رکھین تو وہ سامان ہرگز اُخروی نعمتون کا بدل نہین ہو سکتے ۔
علاوہ برین مین اوس سامان سے اوس سے زیادہ اصرار کے ساتھہ دست بردار
ہونا چاہتا ہون جس اصرار و عتاب کے ساتھہ آپ اوسے میرے سر مارنا چاہتے
ہین ۔ پھر اگر وہ حالت جسکا عادی آپ مجھے بنانا چاہتے ہین اور جسکو آپ سب سے
عمدہ سمجھتے ہین فرحت انگیز و تعجب خیز ہے اور آپ کو اوسکی ہمیشہ باقی رہنے پر پورا
اعتماد ہے تو چشم ما روشن و دل ما شاد ۔ اوس سے بڑھ کر میرے لئے
مسرت و قناعت کا اور کونسا ذریعہ ہو سکتا ہے اور اگر آپکو اوسکے زائل ہو جانیکا

اندیشہ ہے تو پھر مجھے آپ ایک نہایت عمدہ شے کی خاطر اوسکے چھوڑ دینے
پر قابل معافی کیون نہین سمجھتے۔ آپ اسپر تو تعجب کرتے ہین کہ مین اُخروی
نعمتون کو جو دائمی ہین تلاش کرتا ہون اور اسپر تعجب نہین کرتے کہ آپ
دنیوی ڈھکوسلون پر جو فانی ہین۔جان دیتے ہین۔ یہ تعجب ہے کہ آپ میری یہ
مذمت کرتے ہین کہ مین نے دنیا کو جو اپنے دوستون کو ہمیشہ مصیبت زدہ
بنا جاتی ہے عداوت رکھنے والون کی طرح کیون چھوڑ دیا۔ واے بر قسمت
اپنے مجھے کس مصیبت مین پھنسایا ہے یعنی جہان ایک دن سبکو جانا ہے
وہان کی بزرگی کی جستجو سے مجھے باز رکھا ہے۔ فی الحقیقت میرا اور آپکا حال
اوس سفیر سے نہایت ہی مشابہ ہے جسکو ایک بادشاہ نے کسی معاملہ مین اپنے
ایک ماتحت کے پاس بھیجا تھا۔ جب وہ سفیر منزل مقصود پر پہونچا تو اوس ماتحت
نے اوسکی خوب تعظیم و تکریم کی اور اوس کا رتبہ اوس سے بڑہا دیا جو اوسکو اپنے
آقا کے یہان حاصل تھا۔ اور کہا کہ اگر تم اوس حکم کو جو اپنے آقا کے پاس سے
لائے ہو ملتوی رکھو۔ یعنی اوسکی نافرمانی کرو تو تمکو یہان عزت و راحت و امارت
نصیب ہوگی جو وہان کبھی حاصل نہین ہوسکتی ہے۔ چنانچہ اوس سفیر نے لالچ مین آکر
اوسکی بات مان لی۔ اور وہین کا ہو رہا۔ جسکی وجہ سے اپنے آقا و ولی نعمت کو سخت
ناراض کرکے باغیون مین شامل ہوگیا۔ بادشاہ نے بھی اوسکی جاگیر و منصب ضبط
کرلیا۔ اور جب دوسرے لوگ بادشاہ کی طرف سے اوس سفیر کو پکڑ لانے کے
لئے پہونچے تو اوس بہکانے والے نے اوسکو رسوا و ذلیل کرکے اونکے حوالہ
کردیا۔ اور جو وقت اوسکی مدد و حفاظت کا تہا اوسمین صاف انکہین چرا گیا

توکیا۔ اے راجہ مین اس مثل والے سفیر سے کچھ کم بے خطر ہون ۔کیا آپ
مجھے میرے رب کے قاصدون سے بچالین گے ۔اور مجکو اونکے سپرد نہ کر دینگے
اور ہمیشہ اسی حالت کو باقی رکھین گے ۔ مین جانتا ہون کہ آپ ہی مجھے اس حالت
سے باہر کر دینگے ۔کیونکہ آپ جس ہمیشگی واعتماد کی کفالت کرتے ہین اوسپر خود
آپکو بھی بھروسہ نہین ہے ۔ اور اگر آپنے اسوقت میری یہ حالت رکھی اور بعد کو
رسوا کرکے چھوڑ دیا باوجود اسکے کہ اسوقت آپ مجھے امن وسلامتی کی تلاش
سے سخت ممانعت کرتے ہین توآپنے میرے ساتھ گویا وہی سلوک کیا جو بادشاہ
کے ماتحت نے اوس سفیر کے ساتھ کیا تھا اور آپنے جو گمراہ
کرنے والون اور جاہلون کو میرے پاس سے نکالا اور لوگون
سے جادو کا ذکر چھڑایا توآپ نے میرے ساتھ بہت بڑی خیرخواہی کی
بشرطیکہ آپ نے ان لفظون سے اونکے صحیح معنی ومصداق مراد لئے ہین
مگر ایسا نہین ہے کیونکہ آپنے تو میرے پاس سے سیدہی راہ بتانے والون
اور عالمون کو نکالا ہے اور لوگون کو حکمت کی باتون کا تذکرہ کرنے سے منع کیا
ہے اسواسطے آپ نے تو میری وہ حالت کردی کہ کسی شخص کو اس بات کا اندیشہ ہو
کہ دشمن اوسپر چڑھ آئین گے اور رہزنی اور لوٹ مار کرینگے اور اوسکو منزل مقصود
تک پہونچنے نہ دینگے ۔ اور وہ دشمن آجائین اور اوسکو بے راہ بے نشان
جنگل مین لیجاکر چھوڑ دین جہان پانی مفقود اور راہ مسدود ہو رستہ کے نشان
مٹادیے گئے ہون اور راہنما مار ڈالے گئے ہون ۔ وہ اپنی قوم اور اپنے
یارون سے جدا کردیا گیا ہو ۔ اور دیو پری اور درندون مین چھوڑ دیا گیا ہو فی الواقع

آپ نے میرے ساتھ بجنسہ ایسا ہی برتاؤ کیا آپ نے حق اور اہل حق کو میرے
خیال سے نکالدیا اور نیکو کارون اور پاک لوگون کو جو حقیقت مین اصلی رہنما تھے
شہر بدر مجھے اونسے علیحدہ رکھنے کی غرض سے مردا ڈالا اور مجکو مکارون -
جہوٹون - پریشان کرنے والون اور سچ کو جہوٹہ اور جہوٹہ کو سچ بتانے
والون کے پنجون مین پہنسا دیا - مگر خدا نے مجہ پر عنایت کی - اور نیکون مین سے
ایک بڑے شخص کو میری رہنمائی کے لئے بہیجدیا - نجومیون سے نے جو میری نسبت
آپکو نامردی بدبختی تلون پریشانی - اور کسی حال مین دنیا پر قناعت نہ کرنے
کی خبر دی تھی تو اُن لوگون نے ٹہیک کہا تھا - اور آپ نے جو اونکو سچا سمجہا تو
آپ نے بھی کوئی غلطی نہین کی - بہلا مین نامرد کیون نہون - نامردی ہی تو مجہے
اوس دنیا سے باہر نکالتی ہے جس سے نکلنے ہی مین مجہے آرام و عیش اور امن
و خوشی و سلامتی کی اُمید ہے - اور مین دنیا کا بدبخت کیون نہ ہون اسکی بدبختی ہی
تو آخرت کی نیکبختی کا سبب ہے - اور مین کیونکر اسکے ساتھہ متلون نہ ہون یہ بھی تو
میرے ساتھہ متلون ہی ہے - اور کیونکر مین دنیا سے پریشان نہون - اس سے
پریشان ہونا ہی میرے لئے نہایت مفید ہے اور اس سے دلجمع رہنا ہی نقصانون
کا موجب ہے - اور کیونکر ممکن ہے کہ اسکی کسی حالت پر مین قناعت کرلون - اسلئے
کہ اسمین کوئی چیز ہی قابل قناعت نہین ہے - اسواسطے کہ اوسکی کوئی شے ہمیشہ
رہنے والی نہین ہے - اور آپ نے نسیفہ کے بادشاہ کی عقل و نیکی کا اقرار کیا
اور اوسکے ساتھہ یہ بھی کہا کہ اوس نے جادوگرون کو قتل کیا اور بدکارون کو ملک
سے نکال دیا - یہ بیان تو آپکے اوس دعوے کے مخالف ہے جو آپ کا اپنے

چال چلن سے ٹھیک ہونے کی نسبت ہے۔ کیونکہ آپ نے بیگناہون کے
قتل کرنے والون کو باقی رکھا اور نیکون کے جلا وطن کرنے والون کو پناہ دی
اور طرہ یہ ہے کہ آپ نے اوسکی مخالفت ہی پر قناعت نہین کی ہے بلکہ جس شخص
نے آپکی خطا سے آپکو متنبہ اور جسکی نسبت آپنے گمان کیا کہ آپ پر طعن کرتا ہے
اوسکو آپ نے قتل کروایا اور جلوایا اور آپنے اس فعل کا ارتکاب اصرار و اعلان
کے ساتھ کیا۔ پھر آپ پر وہ مثال کیونکر صادق آسکتی ہے۔ اور باوجود اسکے
کہ آپ خدا کی دشمنی پر کمر بستہ اور خدا پرستون کی عداوت مین از خود رفتہ ہین
اللہ نے جو بڑا احسان و فضل کرنے والا اور سبکو نفع و فائدہ پہونچانے والا
ہے آپ کے ساتھ عمدہ سلوک کیا۔ یعنی آپ کے باغ مین وہ پودا پیدا کیا جو آپ کے
پاس اوس خدائی نعمت کو پھیر لایا جسکی آپنے ناقدری کی تھی۔ اور آپکے لئے
اوس دین کو زندہ کیا جسکو آپنے برا سمجھا تھا۔ اور آپکو حق کے مباحثہ کیطرف
متوجہ کیا اور اسمین آپکو برائی سے محفوظ رکھا اور جن چیزون کے ہاتھ مین آپنے
اپنے نفس کو سپرد کر دیا تھا یعنی بھول چوک اور کجروی وغیرہ اونکے قبضہ مین آپکو
جانے ندیا۔ خلاصہ یہ کہ میرے ذریعہ سے آپ پر بہت سی باتین کہلین اور آپ
کو اوس مین نہ کچھ تردد و فکر کرنا پڑا اور نہ آپکے مرتبہ و عزت مین کچھ فرق
آیا اور نہ آپ کو مروت اور مذہب کے خلاف کوئی فعل کرنا پڑا۔ حالانکہ نسیفہ
کے بادشاہ کو جسوقت اپنی بی بی اور بیٹی کے عیب پر اطلاع ہوئی تھی تو اوسکو
یہ سب ناگوار باتین پیش آئی تہین پھر آپ ہی فرمایئے کہ آپ مصیبت مین اوسکی
مشابہ کیونکر ہو سکتے ہین۔

پس جو تمثیل آپنے بیان کی وہ کسیطرح نہ مجھپر صادق آتی ہے اور نہ آپ پر البتہ عنقا اور اوسکے بچون کی مثال ہم دونون پر خوب منطبق ہے۔ لوگون کا خیال ہے کہ بُودہ نے جب ہند کے رہنے والون کو وہ باتین تعلیم کردین جنکو خدا نے اوسکے زبان کے ذریعہ سے لوگون کے دلون مین ڈالنا چاہا تھا تو وہ دنیا کی سیر و سیاحت کو نکلا۔ اثنا ر سیاحت ہی مین اوسکو موت آگئی ناگاہ عنقا کا اُدہر سے گذر ہوا وہ اوسکی لاش کو اوٹھا کر اپنے بچون کے لئے لیگیا اور اون مین اوسکو تقسیم کردیا۔ اوسکے بچون نے حصہ رسدی اوسکے ہر عضو کو کہا لیا اور سب نیکو کاری۔ رحمدلی۔ راستی۔ علم۔ اور حکمت کے پُتلے بنگئے۔ پس جس بچہ نے اوسکی دونون آنکہین کہائی تہین وہ اورون سے کہنے لگا کہ اے عنقا کے بچو۔ کیا تمہین بھی اپنی آنکہون کے سامنے کی وہ چیزین بُری نظر آتی ہین۔ جو مجھے۔ مین تو عزت و قدرت والے بادشاہ کو بھی دیکھنے لگا۔ اور بیکس و مفلس کمینے کو بھی۔ مگر مین نہین سمجھتا کہ ان دونون مین سے کس پر زیادہ تعجب کرون۔ آیا اوس بادشاہ پر جو لوگون سے غیر مانوس رہتا ہے۔ یا اوس کمینے پر جو بادشاہ پر رشک کرتا ہے۔ اور جس نے اوسکے دونون کان کہائے تھے اوسنے کہا کہ مین اپنی سماعت سے اوسی طرح بعض باتون کو بُری قرار دیتا ہون جسطرح تو اپنی بینائی سے سب مجھے سخت تعجب آتا ہے کہ لوگ غریبون کی صدا اور عالمون کی نصیحت چہوڑکر ڈہول اور نقارے کی آواز کیونکر سنتے ہین اور جس نے اوسکی ناک کہائی اوسنے کہا کہ تم دونون نے جن باتون کو ناپسند کیا وہ تو اوس بات کے مقابلہ مین جو مجھے معلوم ہوئی بہت ہی آسان ہین۔ اور وہ یہ ہے کہ

مردار جو ہمارا کہا جب سے مجکو سخت ناگوار گذری اور اوسکی بدبو سخت تکلیف دہ معلوم ہونے لگی - یہان تک کہ جس درخت پر ہم ہین - اوسکی بدبو سے مجھے سخت اذیت پہونچنے لگی - اور جس نے اوسکی زبان کہائی تھی اوسنے کہا کہ یہی کیفیت میری زبان مین پیدا ہوگئی ہے کیونکہ سچائی مین ایسی لذت اور شیرینی اور جھوٹھ مین ایسی بدمزگی و تلخی پاتا ہون کہ مین سمجھتا ہون کہ کبھی جھوٹھ کی طرف رُخ نہ کرسکونگا - آسپر وہ جس نے اوسکا دل کھایا تھا کہنے لگا کہ جتنی باتین تمکو جدا جدا حاصل ہوئین وہ سب کی سب مجھہ مین مجتمع ہین اور اونکے علاوہ مجھے خاص باتین بھی حاصل ہوئین - اور وہ یہ ہین - زندگی کا ہیچ سمجھنا - موت کا مشتاق ہونا - اور عاقبت کا علم - اور جن ذریعون سے تمہین وہ سب باتین حاصل ہوئین اونکا یقین - اسپر سب نے ایک زبان ہوکر کہا کہ سچ ہے بغیر رہنما کے راہ نہین ملسکتی ہے اور بلا سیکھے ہوئے ادب نہین آسکتا ہے - اور بن پیشوا کے زہد کامل نہین ہوسکتا ہے - اسلیئے ان مین سے جو باتین تجھے معلوم ہون اون کی ہمین تعلیم دے - چنانچہ اوسنے اونھین بودہ کی وہ شان و منزلت بتائی جو خدا نے اوسکو عطا کی تھی - اور وہ ہداہتین بتلائین - جو بودہ کے دل مین خدا نے ودیعت کی تھین - اور وہ سب بچے بھی اسیکی طرح صاحب علم و معرفت ہوگئے - اور سب نے اسپر اتفاق کیا کہ جلد ہاتھہ آنے والی چیز کو چھوڑ دینا اور آخرت کی جستجو کرنا چاہیئے شام کیوقت عنقا شکار لیکر آیا - اور اپنے بچون کے آگے ڈال دیا - اور رات گذار کر علی الصباح روزی کے تلاش مین باہر نکلا - یہان بچون نے اوس شکار کو آپس مین تقسیم کیا - اور ہر بچہ اپنا حصہ لیکر بہت دور جنگل مین نکل گیا - اور اوسکو -

پھنک کر اپنے آشیانہ کو لوٹ آیا۔ مدتون تک یہ سب بچے یہی کرتے اور برابر مردار کے کھانے سے بچتے رہے۔ جب اس کا اثر اون مین ظاہر ہوا تو عنقا نے پوچھا کہ تم سب اسقدر لاغر و ناتوان کیون ہو گئے ہو۔ اسپر بودہ کی زبان کھانے والے بچہ نے کہا کہ ہم کیون دُبلے نہون۔ جب سے ہمکو تمنے بودہ کا گوشت کھلایا ہے ہمنے کوئی چیز زبان پر نہین رکھی ہے۔ عنقاء نے پوچھا کہ ایسا کیون ہوا۔ اوسنے کہا کہ اوسکے کھانے سے ہمکو وہ نیکیان حاصل ہوگئین جن کی ہمین تلاش تھی اور اونکے ملجانے کے بعد ہم اپنی برائیون کو بڑھا نہین سکتے ہین۔ عنقاء نے کہا کہ اور تم جو ضعیف و ناتوان ہوتے جاتے ہو اسکا کیا کیا جائے۔ بچّون نے کہا کہ ہماری عاقبت کی درستی کے مقابلہ مین ہمارے جسمون کا گھل جانا کوئی چیز نہین ہے۔ عنقاء نے کہا کہ ایسی باتین تم ہرگز زبان پر نہ لاؤ۔ ورنہ ہم تمہاری بُری طرح خبر لین گے۔ بچون نے کہا کہ اگر ایسی باتین کرنی ہم پر لازم بھی نہ ہوتین تب بھی اپنی رسوائی کے لئے ہم رغبت سے اپنے اوپر لازم کر لیتے۔ عنقاء نے کہا کہ بھلا اس مین تمکو کونسی راحت ملتی ہے بچّون نے کہا کہ جو کچھ راحت ہے وہ اسی مین تو ہے۔ کیونکہ رسوائی کے بعد کی نعمتین جلد ملتی ہین۔ اسپر عنقا کو اپنے بچّون سے سخت رنج ہوا چنگل سے اونکو مارنا شروع کیا یہان تک کہ اونکے بھیجے نکل پڑے اور سب کے سب مر گئے تب اوس نے اپنے بچّون کے لئے رونا شروع کیا۔ اور روتے روتے خود بھی جان دیدی۔ اوسی وقت سے یہ کہاوت چلی آتی ہے کہ عنقا کے بچے نہین ہوتے ہین۔

پس اسے راجہ۔ یہ مثل قوم نسیفہ اور اوسکے بادشاہ کی مثل سے میری اور آپکی حالت سے زیادہ تر مناسبت رکھتی ہے۔ اور مین آپکی صحبت اور آپکی دنیا کے لوٹ کی بدولت قریب بہلاکت ہوگیا تھا مگر اپنے دین کی خاطر سے جبر سہنے اور آپکو رنج وصدمہ سے محفوظ رکھنے کے لئے مین نے ابھی تک آپ سے اس قسم کا تذکرہ نہین کیا تھا۔ لیکن آپنے مجبور کر کے ضبط کا اختیار مجھ سے لیا اور ایسی حالت پیدا کردی کہ اوس مین سختی و برملا صاف صاف کہنے کے سوا نرمی و اخفا رسے کچھ فائدہ نہین ہوسکتا ہے اور اب مجھے سب سے زیادہ دو باتون کا افسوس پیدا ہوگیا ہے ایک تو یہ کہ آپ مجھے اوس عذاب سے محروم رکھین گے جس مین آپ نے عموماً میری راے کے لوگون کو مبتلا کیا اور جو آخرت کی نعمتون سے آدمی کو بہت قریب کردیتا ہے۔ اور دوسرے یہہ کہ آپ اُس آخری راحت وعزت سے دست بردار ہوتے ہین جو میرے ہاتھ مین ہے۔

جینسر سمجھ گیا کہ عتاب سے اس کا غیظ وغضب بڑہتا ہی جائیگا۔ اور یہ اوسکو ضبط نہ کرسکے گا اسلئے وہ جلدی سے اوسکے پاس سے اوٹھکر دل پر بارغم لئے ہوئے محل کے اندر چلا گیا۔

اور جب یوذاسف کو **مستوقر** اور اوسکے ہمراہیون کا ماجرا اور اونکے ساتھ راجہ کے سلوک کا حال معلوم ہوا تو اوسکے دل پر چوٹ سی لگی۔ اور بہت رنجیدہ وافسردہ خاطر ہوا۔ اور اوسے یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ مین نے ہی دین مین خطا کی کیونکہ راجہ یہی خبر سنکر کہ یوذاسف زاہدون کے کہنے مین آگیا ہے جوش مین

آیا تھا۔ اور زاہدون کی تلاش مین باہر نکلا تھا اور اس خبر کے افشا کی وجہ مخافظ والا معاملہ تھا۔ جو اوسی کے باعث پیش آیا تھا۔ اسلئے وہ دن بھر اور بھی زیادہ ملول و دل گرفتہ رہا۔ جب رات آئی اور سب لوگ اوس سے کنارہ ہو گئے تو اوسنے اپنے نگا اور ایک خادم سے کہا کہ یہان سے نکل چلنے کی تیاری کرو۔ اور میرے لئے گھوڑا تیار کرکے لاؤ۔ یہ دو نون نوکر یہہ حکم سنکر اوسکے پاس سے باہر آئے۔ خادم نے نگا مین اس حکم کی تعمیل سے اوسکے نسبت سستی و کاہلی اور کچھ ناراضگی کی علامت دیکھی اور برعکس اسکے نگا نے خادم کو ہشاش و بشاش اور مستعد و چالاک پایا اسپر دونون مین ایک دوسرے کی راے کے بارہ مین نہایت حجت ہوئی نگا کا خیال یہ تھا کہ اگر مین شہزادہ کے ساتھ جاؤنگا۔ تو راجہ مجھے بھی مار ڈالے گا۔ اور میرے اہل و عیال کے ساتھ بھی بری طرح پیش آئیگا۔ لیکن خادم نے کہا تھا کہ جو امر تیرے نزدیک جانے کا مانع ہے وہی میرے نزدیک جانے کا باعث ہے مجھے سخت تعجب ہے کہ تو اوسکے ساتھ جانے اور تکلیف برداشت کرنے مین تو راجہ کے عتاب سے ڈرا۔ اور اوسکو چھوڑ دینے اور اوسکی صحبت کو چھوڑکر اپنی خواہش کو مقدم رکھنے مین راجہ کی خفگی کا تو نے خوف نہ کیا۔ حالانکہ مین قسم کھا کر کہتا ہون کہ راجہ کے نزدیک بڑا جرم اور سب سے زیادہ باز پرس کے قابل یہی دوسری صورت ہے۔ اور میری جو پوچھو تو اگر شہزادہ مجھے کالے سمندر اور دہکتے ہوئے سرخ انگارون مین بھی ڈالنا چاہے تو اوسکا ساتھ نہ چھوڑون۔ اسلئے کہ اگر مین اور کسی چیز کا خیال نہ کرون اور صرف اوسکے حق نمک و حسن سیاست و خوبی صحبت کو دیکھون۔ تو بھی مجھپر اوس کی

اطاعت فرض اور اوس کا ساتھہ دینا واجب ہے۔ پھر اگر مین راجہ کا بھی لحاظ کرون
اور رائے صواب پر چلون تب بھی احتیاط اسی مین ہے کہ شہزادہ کا ساتھ
نہ چھوڑون۔ تاکہ مجکو معلوم رہے کہ وہ کہان جاتا اور کیا نتیجہ نکلتا ہے کیونکہ اگر
کسیوقت راجہ شہزادہ سے ملنا اور اوسکو بلانا چاہے گا۔ تو اوسکو پتہ ونشان
بتانے والا مین موجود ہونگا اور اگر مین سب باتون سے قطع نظر کر کے صرف
اپنے نفس ہی کے حقوق کو دیکھون تو بھی بوذاسف کی پیروی اور اوس کی
ہمراہی سب سے بہتر ہے کیونکہ اوسنے بادشاہ کا بیٹا ہوکر اپنے نفس کو خدا کی
راہ پر قربان کیا ہے۔ اور دنیا کا مال و دولت اور جوانی کی اومنگین اور لذتین
باوجود حاصل ہونے کے چھوڑکر نفس کشی اختیار کی ہے اور ہم باوجود اسکی
کہ دنیا مین ذلیل وخوار۔ مفلس ونادار۔ بےبس وبیچارہ ہین اپنے نفس
کے بارہ مین بخل کرتے ہین۔ واللہ مجہپر دنیا کا چھوڑنا اور آخرت کی بھلائی کی
امید رکھنا زیادہ تر لازم ہے۔ کیونکہ مین اوس سے عمر مین زیادہ۔ اور گناہون مین
بڑھ کر موت سے زیادہ قریب۔ اور دنیا مین زیادہ بدنصیب ہون۔ پھر جس موت
کی طرف بوذاسف بےدھڑک جاتا ہے مین اوس سے کیون بھاگون۔ اور جن
نعمتون کی وہ جستجو کرتا ہے مین اون سے بےپروائی کیون کرون۔ کیا مجھے
اپنے نفس کی محبت بوذاسف سے زیادہ یا خدا کے ثواب ومغفرت کی امید مجھے
اوس سے کم ہونا چاہیئے اسواسطے میری تو یہی راے ہے کہ ہم دونون
اوسکے ساتھ چلین۔ پس اگر وہ پھر دنیا کی طرف واپس آسنے پر مستعد ہوجاے۔
تو ہماری کوئی رسوائی نہوگی۔ اور نہ نمک حرامی کا الزام لگے گا۔ اور اگر وہ دین ہی پر

مستقل ہوگیا۔ اور اوسکی راے کے موافق اوس کا کام پورا ہوگیا تو ہم باطمینان اوس حالت کو اوسوقت تک برداشت کرتے رہین گے۔ جب تک کہ ہم کو اوسکی غایت اور اوسکے ٹھہرنے کا اصلی مقام معلوم نہو جاوے۔ اور جب یہ ہو جاویگا تو مین اوسکے ساتھہ رہونگا۔ اور تم اوسکی خبر لیکر راجہ کے پاس چلے آنا۔ اور جب راجہ کو معلوم ہو جائے گا کہ اوسکا بیٹا خدا کی عبادت مین گوشہ نشین و خلوت گزین ہے۔ اور مصیبت کی حالت مین یکہ و تنہا نہین ہے۔ تو اوسکو گونہ تسلی و تسکین ہوگی۔

اس تقریر کے بعد تگا نے اپنی راے بدلدی اور چلنے کی تیاری کی پس دونون نے بوذاسف کو آکر خبر دی۔ کہ حسب الارشاد سفر کا تہیہ کرلیا گیا۔ ان دونون نے موتی۔ جواہر۔ سونا۔ مشک۔ دیبا و حریر بہت کچھ ساتھہ لے لیا۔ آخر تینون آدمی روانہ ہوئے۔ اور صبح ہوتے اوس مقام پر پہونچے۔ جہان زاہدون کو راجہ نے سزا دی تہی۔ جسوقت یہ لوگ دکھائی دیئے بوذاسف خوب پہوٹکر رویا۔ اور نہایت غمگین ہوا۔ گھوڑے سے اوترپڑا اور سارے کپڑے اور زیور اوتار ڈالے۔ اور اون چیزونکو ایک کنارے ڈالکر بلوہر کا دیا ہوا تہبند باندہ لیا اسکے بعد اپنے دونون ہمراہیون سے کہا کہ میری مشکین کسو۔ وہ دونون روتے تھے اور حکم کی تعمیل کرتے جاتے تھے۔ پھر اون دونون سے کہا کہ تم یہین ٹھہرے رہو۔ اور مشکین بندہا ہوا زاہدون کی طرف بڑہا۔ اور روتا چلاتا ہوا اونکے بیچ مین جاکر کھڑا ہوگیا۔ وہان سب جان بحق ہوچکے تھے۔ صرف تین شخص جن مین ایک مستوقر تہا باقی تہے۔ مگر وہ بھی صرف کوئی دم ہی کے مہمان تھے۔

جب ستوقر نے اوسکی فریاد وزاری سنی۔ اور آواز مین سچا درد غم پایا تو
سمجھا کہ بیشک یہ کوئی دردمند ہے۔ اور ہمارے ساتھیون کے مارے جانے پر نالہ
وفریاد کرتا ہے۔ پس ستوقر نے کہا۔ کہ اُو رونے والے تجھے شاباش
ہے۔ اگر تیرا رونا حق پر مبنی اور اوسکی حقیقت کو سمجھکر ہے۔ اور اگر تو دنیا کے
لئے روتا ہے۔ تو ان خاک آلودہ نعشون۔ اور کٹے ہوئے اعضا اور جھلسی
اور نکلی ہوئی آنکھون مین جو کسی کے ظلم وزبردستی کی شاہد ہین باوجود ذلت و
خواری کے تیرے لئے دنیا سے عبرت حاصل کرنے کو یہ نصیحت موجود ہی
کہ ان جسمون پر عذاب کرنیوالا انکی روحون پر عذاب کرنے پر قادر نہ تھا۔
صرف اتنا ہوا۔ کہ یہ اجسام جو سربلندانِ دنیا کی غلامی وذلت کی صلاحیت
رکھتے تھے۔ کچھہ دیر تک تکلیف مین مبتلا رہے۔ پھر ان کی روحین اپنے
بڑے مہربان مالک اور دل کی چھپی باتین جاننے والے کے پاس پرواز کرگئین
اور اوسکی خوشنودی ورحمت وثواب کی اُمیدواری مین چین کر رہی ہین غیر کو
اس رونے سے کوئی مطلب نہین ہے۔ اسلئے مجھے بتا۔ کہ تو کون شخص ہے
بوذاسف نے کہا۔ کہ مین آزادون کی نسل مین سے ہون۔ مین اپنے
کنبہ مین صاحب عزت وعظمت تھا۔ مگر بہت ہی کم سنی مین دشمنون کے
ہاتھ مین گرفتار ہوگیا۔ یہ دشمن بمقابلہ ہمارے نہایت غصہ ور حریف۔ سخت
حکمران۔ اور بڑے جبّار وصاحب قدرت تھے۔ ان لوگون نے مجھہ مین مردار
کھانے اور ناپاک خون پینے کی عادت ڈالی۔ اور اسی سے میری پرورش
کی۔ کیونکہ یہی اونکے سارے ملک کی غذا تھی۔ اسکے سوا اونہین اور کوئی چیز

کہانے کو میسر ہی نہین آتی تھی۔ ان دشمنون نے یہ ارادہ کیا۔ کہ اپنی سی عادت میری بھی ڈالدین۔ تاکہ مین انہین کے پاس رہجاؤن۔ اور اونکی حالت پر قناعت کرلون۔ چنانچہ مین نے اونکی خاطر سے اس مصیبت کو بہگتا۔ یہان تک کہ جوان ہوا۔ تب تو انواع واقسام کے جانور یعنی اپنے یہان کے بہیڑیے بندر۔ اور سؤر۔ جن سے وہ مادہ کا کام لیتے تھے لیکر میرے پاس پہونچے اور مجھے اونکے ساتھ مباشرت ومجامعت کرنے پر مجبور کیا۔ مگر مین اونہین دیکھکر ایسا ڈرا۔ کہ میرا خون خشک ہوگیا۔ اور ایسا حواس باختہ ہوا کہ مجکو خبر بھی نہوئی۔ تب مین نے اونسے کہا کہ مجھے اس سے معاف رکھو۔ مگر وہ کب ماننے تھے کیونکہ اونکی خواہش یہ تھی کہ اگر میری اولاد ہوگی۔ تو وہ بطور میری کفالت وضمانت کے اونکے ہاتھ آجائیگی۔ جسکے بعد مین پدری محبت کی وجہ سے اپنے اعزہ واقارب اور ملک ودیار کا قصد نہ کرون گا۔ اس لئے جب مین نے اونکی یہ خواہش پوری کرنے مین دیر کی تو مجھپر اون لوگون نے نہایت سخت عذاب کیا۔ اور انواع واقسام کی اذیتین پہونچائین۔ مگر میرا یہ حال تہا۔ کہ اپنے لوگون سے ملنے کا شوق زورون پر تہا۔ اور اوس عذاب سے بچنے کی آرزو انتہا کو پہونچی ہوئی تہی۔ اور کوئی شخص میری نظر مین ایسا نہین جو مجھے پناہ دے۔ یا میرے حال پر کچھ مہربانی کرے۔ اسپر بھی دل یہی کہتا تہا کہ ؎

درفیض است منشین از کشایش ناامید اینجا	برنگ دانہ از ہر قفل می روید کلید اینجا

آخر میرے ملک کا ایک مرد مسافر میرے پاس پہونچا۔ اوس نے مجھے

اون دشمنون سے ملک سے نکل بھاگنے کی راہ بتائی۔ اور راستہ کے سب
نشیب و فراز میرے ذہن نشین کر دئے اور مجھے اہل وطن کی وہ بزرگی اور
شرافتین یاد دلائین جو اونھین اپنے ملک مین حاصل تھین۔ اور جنکو مین
بھولا ہوا تھا۔ اس سے میرا شوق و ولہ بہت بڑھ گیا۔ مین نے اوس سے درخواست
کی کہ مجکو یہان سے ساتھ لیکر بھاگ نکلے۔ مگر اوسکو خوف ہوا کہ اگر لوگون نے
پیچھا کیا۔ تو دونون کے دونون قتل کئے جائین گے۔ اسواسطے وہ مجھ سے
پہلے روانہ ہوا۔ اور مین اوسکے بعد وہان سے باہر نکلا۔ مین بالکل برہنہ تھا۔ اور
میری مشکین بھی بندھی ہوئی تھین۔ مین نے اون لوگون مین تلاش کیا
کہ کوئی شخص ایسا ملے جو میری مشکین کھولدے۔ مگر مجھے کوئی آدمی ہی نہ ملا
یہان تک کہ مین نے آپ لوگون کو دور سے دیکھا۔ اور یہ امید کر کے پاس
آیا کہ آپ لوگون مین۔ کوئی ایسا شخص ہوگا جو میری مشکین کھولدے گا
اور مجھے بُری باتون سے منع کر کے قید سے رہائی دیگا۔ چنانچہ مین اس وقت
آپ کے سامنے کھڑا ہون۔ اب کیا ارشاد ہوتا ہے۔

اس تقریر مین مستوقر اور اوس کے دونون ہمراہیون کو ایک سہانے
راگ اور میٹھی لے کا مزہ آیا۔ اور ایسا معلوم ہوا کہ کسی نیک اور نرم دل سے نکلی
ہے جسکے ساتھ اطینان و تسلی کی چاشنی بھی ہے۔ اور چونکہ وہ لوگ اس تقریر
کے اصلی مراد و منشار کو بھی پہونچگئے۔ اسلئے مستوقر نے کہا۔ کہ اے آزاد
مردونکے بیٹے بیشک تو نے اپنے نفس کو پاک و قابل تعظیم بنانے مین بڑی
سختی اوٹھائی اور اسکی بدولت تیرا نفس بلند رتبہ ہوگیا۔ اور خراب حالت مین

پڑے رہنے سے باز رہا۔ اور اپنے لوگون سے ملنے کی کوشش اور دشمن کے پاس سکونت اختیار نہ کرنے مین تیرا اوس نے ساتھہ دیا۔ اور ہم کو خطاب کرکے تو نے جو بات کہی اُس سے عمدہ مسلک اور اعلی عقل کے موافق دو قیاس پیدا ہوتے ہین۔ جن مین سے کسی مین تیرے لئے کوئی نقصان نہین ہے۔ اگر اوس سے تو دین کے اعلی رتبہ کی امید رکھتا ہی تو خدا تیرے ارادہ مین استقلال دے اور تیری نیت کو استحکام بخشے۔ اور شیطان کو تیرے پاس پہٹکنے نہ دے۔ اور اگر اسکے سوا تیرا کوئی اور مقصود ہے تو اللہ تیرے غم کو دور کرے۔ اور تجکو دلجمعی بخشے۔ اور تیری مراد برلائے اور وہ جو تو نے اپنی رہائی کی درخواست ہم سے کی تو ہم اپنے اوس معبود کا شکر کرتے ہین جس نے ہمارے اعضاء مین سے زبان ہی کو آخر تک رہنے دیا کیونکہ ہمارے نزدیک سب اعضاء سے عمدہ اور اعلی چیز یہی ہے اسکی ذریعہ سے خدا کی یاد اور اوسکی حمد و ثنا کیجاتی ہے۔ اور ہم تجکو آگاہ کرتے ہین کہ راجہ جینسر نے ہمارے اون اعضاء کو باقی نہین رکھا ہے۔ جن کے ذریعہ سے ہم اون جسمون سے غلامی کی بندشین دور کرسکین جنکو جینسر نے اپنے پاس جمع کر رکھا ہے۔ اور اللہ نے ہماری زبا نون کو بچا لیا جو جہالت کور چشمی۔ اور شہوات کے اون قفلون کی کنجیان ہین جو دلون پر لگی ہتی ہین اور ان سے جینسر گہبراتا ہے۔ اور چونکہ اللہ کا فضل ہمارے شامل حال ہی یعنی خدا نے ہمارے اس عضو کو جو دل مین پیدا ہونے والی حکمت کو بیان کرنے کا ذریعہ ہے باقی رکھا ہے۔ لہذا تجکو اللہ اور اوسکے دین کی

طرف بلاتے ہین جس سے تو بے نیاز نہین ہو سکتا۔ اور نہ اوسکے سوا کسی اور چیز سے فائدہ اوٹھا سکتا ہے۔ اور اگر تو اوس سے محروم رہا تو تو نے کوئی نیکی حاصل نہین کی۔ اور اوس دنیا کی برائی تجکو بتاتے ہین جسکو کوئی بھی نہین سراہتا اور جس سے کوئی بھی بے کھٹکے نہین ہے۔ اور تو جو ہمکو اپنی آنکھون سے ذلت ورسوائی مین دیکھتا ہے تو یہ حالت ثواب کے اعتبار سے بہت ہی قابل قدر اور دنیا سے نکلنے کی عمدہ ترین راہ ہے۔ کیونکہ دنیاوی بقاو زندگی مین کوئی شئے اس قابل نہین ہے کہ اوسکی طمع کیجائے۔

بوذاسف نے کہا کہ اے بیدست و پا اور واماندہ پرہیزگارو مجھے یہ بتلاؤ کہ اگر تمہارے ہاتھ ہوتے تو آیا تم میری مشکین کھول دیتے کہ مین تمہارا قصوروار گناہ گار ہوتا۔ اون لوگون نے کہا کہ ہم نہین جانتے ہین کہ کوئی شخص جنیسر سے بڑھکر ہمارا مجرم و گناہ گار ہے۔ مگر ہم اوس سے بھی دریغ نہ کرتے۔ اور اوس نے جو ہمارا گناہ کیا ہے اوسکی نسبت بھی ہم خدا کا شکر کرتے ہین کہ مصیبت کیحالت مین بھی ہمارے دل اوسی راستے پر قایم ہین۔ جسپر عافیت کی حالت مین تھے پس جنیسر کی سطوت نے ہمارے دلون مین اوسکی حال پر شفقت ہی زیادہ کی یہان تک کہ ہم اپنے دلون مین سمجھنے لگے کہ جنیسر ہمارے معاملہ مین خطا کرنے کی وجہ سے جس وبال مین مبتلا ہوا اوس سے کچھ زیادہ رنج و صدمہ ہمارے جسمونکو نہین پہونچا۔ اور ہم خدا اور اوسکے فرشتون کو گواہ کرتے ہین کہ اوسنے ہمارا جو کچھ گناہ کیا اوسکو ہمنے بخشدیا۔ اور اوس کا مواخذہ اوسکی گردن پر نہین۔ بشرطیکہ وہ خدا کی طرف رجوع کرے۔ اور اوس کے

کلمہ کا اقرار کرے - اور اوسکے لئے یہ باتین ہم اس امید سے چھوڑے جاتے ہین کہ اوس تک پہونچ جائین - اور اگر وہ خدا کی طرف رجوع کرنے کا قصد کرے - تو اوسکے اولیاء اور دوستون کے ساتھ اپنے برتاؤ کو یاد کرکے باز نہ رہے -

بوذاسف نے کہا کہ اگر ایسا ہے - تو آپکا بہت بڑا گناہ کرتے ہین - مین جیتسر ہون جس کی وجہ یہ ہے کہ اوسکو آپ پر ظلم کرنے اور آپ کی راہ مارنے اور آپ کو مصیبت و تکلیف پہونچانے کا جوش ابتدا و انتہا ء دونون مین میرے سوا اور کسی نے نہین دلایا ہے - دینداروں پر اوسکا پہلا ظلم مار ڈالنے اور جلا دینے کا اسوجہ سے تہا کہ اوسکو میری نسبت اندیشہ تہا - اور اب حال مین جو مصیبت و اذیت اوسنے آپکو دی - اوسکا باعث یہ ہوا کہ وہ یہ خبر سنکر کہ مین آپ لوگون کی راے و روش اختیار کرلی - آپے سے باہر ہوگیا - اسوجہ سے مین نہین جانتا کہ مجھ سے بڑھ کر اور کون شخص ان ظلمون کا بانی و باعث ہوسکتا ہے اور مین اس جگہہ جہان آپ لوگون کی سعادت درجہٴ کمال کو پہونچی ہے لباس سلطنت کو اوتار کر اور پوشاک مذلت پہنکر دنیا کی امارت وعزت و شرافت چھوڑ کر اور اوسکی غربت و ذلت و رذالت مین داخل ہوکر آپ کی خدمت مین حاضر ہوا ہون - اور مین نہایت الحاح و زاری کے ساتھہ عذر تقصیر اور گناہ کی تعزیر کے لئے اپنے جسم کے نسبت آپکو پورا اقتدار دیتا ہون کہ جس طرح آپکے جسم کے ٹکڑے کئے گئے ہین اسکو بھی ویسا ہی کیجئے - اور میرے ایمان کو نقصان نہ پہونچائیے - جسطرح مین نے آپکے ایمان کو ضرر

نہین پہونچایا ہے۔ پس اگر آپ مجھہ سے درگذر کرین اور مین جس وبال مین پڑ گیا ہون اوس سے نکلنے کی صورت پیدا کردین تو خیر۔ ورنہ مین اسی جگھہ یونہین مشکین کسا ہوا اوسوقت تک پڑا رہونگا جب تک موت اس قید سے رہائی نہ دیگی۔

جب مستوقر اور اوسکے دونون ہمراہیون نے یہ تقریر سنی بہت خوش اور قوی دل ہوئے اور عذاب کا درد اور موت کا صدمہ بالکل بھول گئے اور بوذاسف کی امیری۔ کم عمری۔ وکم سنی کا خیال کرکے اوسکی خلوص نیت دلی قوت اور باطنی بصیرت سے سخت متعجب ہوئے اور کہنے لگے کہ اے اون بادشاہون کے بیٹے جنھون نے لوگون کے جسمون کو اپنا رام کیا۔ اور اونکی روحون کو چھوڑدیا جب تیرا نفس دنیا کی پلیدی ونجاست وخساست سے نکلکر اوس شئے کی طرف گیا جوسب سے پاک وپرفیض ونفیس ہے۔ تو یہ سمجھہ کہ تجھے سیدہی راہ پر چلنے کا الہام اور ہدایت کی توفیق ہوئی اور سعادت کے اسباب تیرے لئے فراہم ہوگئے۔ اے بادشاہون کے بیٹے۔ تو بہت زیادہ قابل تعظیم ہے۔ کیونکہ دنیا تیری طرف رخ کئے ہوئے تھی اور تونے اوسکا مُنہ اپنی طرف سے پھیر دیا اور وہ تجھپر جان دے رہی تھی اور تونے اوس سے جدائی اختیار کی۔ اور وہ تیرا دامن پکڑے ہوئے تھی اور تونے اوس کا ہاتھ جھٹکدیا اور تونے اوس سے قطع محبت اور مفارقت اختیار کرنے مین پیشدستی کی۔ اور اگر تو ایسا نکرتا تو عنقریب وہ خود ہی تیرے ساتھہ یہ حرکت کرتی۔ کیونکہ اوسنے تجھے بہت بڑا حصہ دے رکھا تھا جسکو وہ ہرگز چھوڑ نہین دیتی۔ مگر اوسیوقت تک جب تک

تو اپنی سلطنت سے اوسکی حاجتین بر لایا کرتا اور اوسکے بعد وہ تجھے اوسی گڑھے مین پھینکدیتی جس مین اوسنے اپنے یہان کی اون بڑے بڑے ذی عزت لوگون کو پھینکا جو تجھ سے پہلے دنیا کے بادشاہ ہو گذرے ہین۔ جسطرح کہ صیّاد پرندون کو اوسیوقت تک دانے چگنے کی مہلت دیتا ہے جب تک وہ جال کے بیچا بیچ مین نہین پہونچ جاتے۔ اور اے شہزادے۔ تو بھی اوسے خوب ہی سمجھا۔ اور اوسکے ساتھ اچھی دل لگی کی۔ اور ہم خدا کا شکر کرتے اور اوسکے احسانونکو بہت بڑا سمجھتے ہین۔ کہ اوس نے ہم پر رحم کرکے ایسے وقت مین کہ خوشی سے ہماری اُمید منقطع ہو چکی تھی تیری ملاقات اور بات چیت سے ہمین فرحت و سرور بخشا۔ اور جو نعمت اوس نے تجھے عطا کی اوس سے آگاہ کرکے اپنی نعمتون کا شکریہ ادا کرنے کی مسرت ہمکو دی۔ اوس کا ہزار ہزار شکر ہے کہ تجھکو اس مجمع مین لایا اور تجھے عبرت حاصل کرنیکا موقع دیا۔ تاکہ تو ثابت قدم رہے۔ اور سچی اور سیدہی راہ پر چلے اور شیطان تیرے پاس آئے اے شہزادے تجھے ہم خیر مقدم کہتے ہین کہ تو ہمارا عزیز اور پیارا مہمان۔ اپنے دوستون کا دردمند خدا کی عبادت کرنے والا۔ قید پر قناعت نہ کرنے والا قیدی ضرر رسیدون پر افسوس کرنے والا۔ خود معزز ہو کر ذلیلون کی عزت کرنے والا۔ ناکردہ گناہ ہو کر۔ عذر خواہ۔ اور بے خطا ہو کر توبہ کرنے والا ہے اے شہزادے خوشخبری ہو تجھے کہ تو اس ظلم کی ابتدا و انتہا دونون سے پاک و مبرّا ہے۔ اور خدائی دین کو عزت دینے اور اوسکے ماننے والون کی تعداد بڑہانے مین خدا نے تجھے عمدہ دستگاہ اور بہت بڑی عقل و تدبیر عطا

کی ہے۔ جسکی وجہ یہ ہے کہ کوئی شخص تجھسے بالادست ایسا نہین ہے جسکو
تیری نسبت ایسا خیال ہو جو دین سے رد کے یا اوسکے اختیار کرنے مین خوف
زدہ کرے اور نہ کوئی شخص تجھسے کم رتبہ ایسا ہے جسکے لئے یہ جائز ہو کہ اون
مشقتون سے منہ موڑے جنکو تونے گوارا کیا ہے - یا اون باتون سے گھبرانے
کا دعویٰ کرے جن پر تونے صبر کیا ہے۔ پس تو خدا کی مدد سے پیشوا اور اوسکی
اولیا رکا مقتدا ہے تو اطمینان رکھہ خدا تیرے گناہون کو معاف اور تیرے
بوجھہ کو ہلکا کرے۔ اور تیرے دونون ہاتھون کو کھولدے۔ چنانچہ خود بخود
رسی کہل گئی اور اوسکے دونون ہاتھہ چھوٹ گئے۔

بوذاسف نے یہ حال دیکھ کر خدا کا شکر کیا اور سجدہ مین گر پڑا۔ پھر قلب رقیق
و چشم پُرنم کے ساتھہ اوٹھا اور مستوقر کے قریب گیا اور اوسکے بغلون مین
ہاتھہ دیکر زمین سے اوٹھایا۔ اور اپنے سینہ کا تکیہ لگا کر اوسے بٹھایا اور اوسکی
سر- دونون آنکھون اور رخسارون پر بوسہ دیکر بہت ہی آہستہ سے اوسکو
لٹا دیا۔ اور اوسکے دونون ہمراہیون کے ساتھہ بھی اسی طرح سے پیش آیا اور
ان لاشون پر کھڑا ہو کر روتا اور انکی روحون کے پاکیزہ و بے لوث رہنے کی
دعائین مانگتا رہا۔ اسکے بعد پھر لوٹ کر مستوقر کے پاس آیا اور اوسکے سر کو
اپنی گود مین لیکر بیٹھ گیا اور اوس کے حال زار پر زار قطار روتا اور اوسکی اور اوسکی
یاروںکی حالت دیکھہ کر سخت متاثر اور غمگین ہوتا رہا۔ پھر اوس نے کہا کہ اے
خدا کے دوست جس نے اپنے ایمان کے لئے جبر اوٹھایا ہے میرے اوپر
سے اپنی شفقت اوٹھا کر میرے گناہ کی پاداش مین میرے جسم پر کچھ سختی کا حکم

دیجیئے اور مجھے آگاہ فرمائیے کہ جب فرشتے ان روحون کو نکال کر بہشت
کی طرف لیجائین تو مین ان لاشون کو کیا کرون اور میرے ذمہ کوئی ریاضت لازم
کر دیجیئے جسکو مین اوسوقت تک کرتا رہون۔ جسوقت تک آپ سے نہ ملون۔
اور سن لیجیئے کہ مین دنیا کے پتھرون مین سے جو بدبختون کے نزدیک بہت
نفیس اور خدا کے نزدیک محض ذلیل ہین یعنی سونا۔ جواہر۔ موتی۔ حریر و دیبا
اور مشک و زعفران بہت سا اپنے ساتھ اوٹھا لایا ہون تاکہ آپکی تعظیم مین
معین ہو اور آپ کو میرے جسم اور میری دنیا یعنی جان و مال پر پورا اقتدار
حاصل ہو۔ اور کسی خون بہا چاہنے والے کا مجھپر دعویٰ اور شیطان کو مجھ سے
کوئی طمع باقی نہ رہے اور نیز اس امید سے کہ آپ لوگ مجکو حکم دین کہ ان چیزون
کو ایسی راہ مین خرچ کرون جس مین دین کی منفعت ہو۔ پس اے خدا کے
دوست مجھے اس متاع کم مایہ و قلیل اور اس جسم فرومایہ و ذلیل کے ذریعہ سے
جنکو لیکر مین حاضر ہوا ہون پاک وصاف بنا دیجیئے۔ کیونکہ مین کسی چیز کو اسنے
زیادہ بری اور کٹھن نہین سمجھتا۔

ستوقر نے کہا کہ اے بادشاہون کے بیٹے۔ تجھے خوشخبری ہو کہ تو نے
جو دنیا کو چھوڑ دیا اس کا فیاضانہ بدلہ تجھے ملے گا۔ اور اگر تو اسکو بہتر سمجھتا کہ دنیا
کے بارہ مین بخل کرے۔ اور اوسکو عزیز رکھے تو اس سے وہ ہرگز تیری ہوکر
نہ رہتی۔ اور نہ بیوفائی اور دغا کا وصف سے کبھی رکتے۔ کیونکہ وہ دل سے
چاہتی اور منتظر رہتی ہے کہ اوسکے چاہنے والے اوسکی وجہ سے مصیبت
مین پہنچین اور نیز اوسوقت لون سے منہ پھیر لے تاکہ اوس کی مصیبت اور

بھی دوبالا ہو جاوے اور اسکو ناپسند کرتی ہے کہ کوئی شخص اسکے ساتھہ ہم آغوش رہنے کے زمانہ مین اس سے قطع تعلق کر بیٹھے کیونکہ اسکو اندیشہ رہتا ہے کہ میری طرف سے مطمئن اور بے نیاز ہو جائیگا۔

پس خوش ہو کہ تو زور آور دل کا آدمی ہے اور خدا کے نزدیک تیرا بہت بڑا درجہ ہے۔ اور اسے اولاد ملوک جان رکھہ کہ چونکہ جو خوشخبریان مین سنے تجھے دین۔ اون سے کما حقہ واقف کرنا تجکو منظور ہے۔ اسلئے مین اون باتون کے ظاہر کرنے پر مجبور ہوتا ہون جنکو مین نے ابتک پوشیدہ رکھا اور جنکے ذکر سے مین برابر بچتا رہا تھا۔ وہ یہ ہے کہ جس شخص سے مین پیدا ہوا اوسکو دنیا کی ریاست و شرافت حاصل تھی اور وہ ملک **شودلیم** کا حاکم تھا۔ اور اوسکے نطفہ سے بارہ بیٹے تھے۔ جن مین سب سے چھوٹا مین تھا۔ جب مین پیدا ہوا تو اوس حاکم نے **فاطر** کاہن سے میرے آیندہ کے حالات دریافت کئے۔ اس کاہن کا رتبہ اسقدر بلند تھا کہ جو کچہہ وہ کہتا تھا لوگ اوسکو تسلیم کرتے تھے اور کسیکو اوسکے تردید کرنے کی مجال نہ تھی لیکن فاطر کا بچار میرے بارہ مین کچھہ مشتبہ سا تھا۔ اور اوسکی اطلاع غلطی کے ساتھہ مخلوط اور کچہہ دہندلی سی تھی۔ اس لئے بعض امور مین اوسنے غلطی کی چنانچہ اپنے ناقص بچار کی بنیاد پر اوس نے حاکم سے میرے حالات اسطرح بیان کئے۔ آپنے اپنی جتنی اولاد کے حالات مجھسے پوچھے اون مین سے کوئی بھی اس بچہ کا سا عالی مرتبہ۔ بلند پایہ و رفیع الشان نہ تھا۔ اور مجھے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اپنے عروج کی حالت مین برہنگی سخت گرسنگی پیادہ پائی اور بیابان نوردی مین مبتلا ہوگا۔ مگر یہ باتین

اس سے مطابقت نہین رکھتے ہین جو مجھے معلوم ہوتی ہے کہ اسکو بہت
جلدی بادشاہی ملیگی - اور پھر اسکے ساتھ یہ بھی دریافت ہوتا ہے کہ جب تک
اسکی بینائی اسکے قلب مین لوٹ نہ آئیگی اور دونون آنکھون کی روشنی موقوف
نہ ہوجائیگی اوسوقت تک یہ نہین مریگا - اور اس سے ایک بادشاہ جھگڑا کریگا
اور فتح بھی اسی لڑکے کی ہوگی - مگر اپنی فتح کی حالت مین بھی ننگا پھینک
دیا جائیگا - اور اسکے ہاتھ پاؤن کاٹ ڈالے جائینگے اور اسکو موت نہین
آئیگی مگر جس وقت اس کا سر بڑے پرہیزگارون مین سے ایک کی گود مین
ہوگا - یہہ سنکر حاکم زائچہ بنانے والے سے بگڑ بیٹھا اور اوسکو سزا دی -
اور ایسے دو پہلو باتین کہنے کے سبب سے اوسکو تہمت دی آخر اوس شخص کا خاتمہ
ہوگیا - مگر اوس شخص کا قول سچ نکلا - اور خدائی بزرگی کی انتہا تیری ذات پر
ہوئی - اور تو اپنے جسم پر تشدد کیا جانا چاہتا ہے اس سے تجھکو کوئی فائدہ
حاصل نہین ہونیکا - اوسپر تیری یہی سختی کافی ہے کہ تو نے اوسکو حکومت
کے عیش و عشرت سے نکالکر عبادت کی سختیان جھیلنے مین لگا دیا - اور مین تو
یہی دعا کرتا ہون کہ وہ اوس کی محنت کو برداشت کرلے اور اوس سے گھبرا
نہ اوٹھے - اب رہا یہ امر کہ جب یہ لاشین تیرے قبضہ مین آجائین تو تجکو کیا
کرنا چاہیے سو مین تجھکو کیونکر وصیت کرسکتا ہون کہ تو انکو خوب صاف
کرے اور زینت دے اور عطر و خوشبو مین بسائے اور کپڑے پہنائے
کیونکہ اب تو ان مین یہ صلاحیت ہی باقی نہین ہے کہ غذا قبول کرین اور
آسایش و آرایش سے کسی طرح بہرہ مند ہون - جب ان مین یہ صلاحیت

سو جو تھی تب تو ہمنے انکو بہو کہار کہا۔ اور شہوت رانی سے روکا یہان تک کہ
انہین بدہیت و بدصورت بناکر اپنے پاس سے نکالدیا اور ان کی صحبت سے
منہ موڑلیا۔ اسلیئے اے شہزادے۔ انکے لئے صرف یہ کرنا کہ پہاڑ کی کسی
کہوہ یا زمین کے کسی گڑہے مین ایک کو دوسرے کے اوپر تودہ کرکے
رکھہ دینا۔ اور اوسکے منہ پر پتھر رکھہ کر مٹی سے بند کر دینا۔ تاکہ درندے و
پرندے اونکی بے حرمتی نہ کرین۔ بس اس سے زیادہ بار مین تیرے
ذمہ نہین رکھتا اور نہ ہم اس سے زیادہ کا استحقاق رکھتے ہین۔ اور توجو
کئی قسم کے پتھر اور کپڑے میری تعظیم کے لئے اور اس امید سے لایا ہے
کہ دین کی راہ اور ہماری موافقت مین انہین لگائے تو تونے ہماری موافقت
اور مسرت حاصل کرلی۔ اسلیئے کہ سب سے بڑی چیز یہی ہے کہ تو ان پتھرون
اور چیتھڑون کی کوئی حقیقت نہین سمجہتا اور تیرے نزدیک یہ محض ذلیل
چیزین ہین اور ہماری خوشی بہی اسی مین ہے۔ لیکن ہمکو یا دین کو اس کی کوئی
حاجت نہین ہے۔ پس اے شہزادے تو انہین پھینکدے۔ اور انسے
اوسی طرح دور ہو جسطرح آگ سے۔ اور سمجہ رکھہ کہ جس شخص کو تو یہ چیزین
دیگا اوسکے ساتھہ بڑی بدسلوکی اور اوس کا سخت گناہ کرے گا۔ کیونکہ انکے
گناہ اور فساد کو تو اوس کی گردن پر ڈالیگا اور جو شخص انہین قبول کرے گا
وہ اپنے نفس کے اوپر ایک زور اور دشمن اور باولے کتے کو مسلط کریگا
جو اوس کی طبیعت کو خواہشات نفسانی کی طرف کہینچکر لیجائین گے
اور تجکو یہ خوف پیدا ہوا ہے کہ جو اذیتین ہمکو تیرے باپ سے پہونچین

مثل اوس شخص کی جو اپنی نیت کی حفاظت نہ کرے

اونکے گناہ مین تو شریک ہوا اوسکے متعلق مین ایک مثل بیان کرتا ہون اوسکو سن کہتے ہین کہ ایک شخص گانون کے سرداروں مین سے دنیا مین بہت خوشحال اور بہلائی کرنے مین صاف نیت تھا۔ ایک دن اپنے کسی کام کے لیے صحرا مین چلا جاتا تہا کہ اوسکو زاہدون کا ایک گروہ نظر آیا۔ یہ گروہ گرمی کی شدت سے حبس کا موسم تہا اور بہوک پیاس سے سخت پریشان تھا یہ شخص اون لوگون سے گڑگڑانے اور محنت کرنے کو زمین پر گر گیا اور کہنے لگا کہ اگر میرے غریب خانہ پر چلکر کچھ کہائیے پیجیے۔ تو بڑی عنایت ہو۔ چنانچہ اونہین اپنے گہر لے گیا۔ اور اونکے لئے دیبا وحریر کے شاہانہ فرش بچھوائے۔ اور بہت سی بکریان اور گائین ذبح کین۔ اور طرح طرح کے نفیس کہانے پکوائے اور اونکو بہت ہی قرینہ وسلیقہ سے اونکے سامنے چنوایا۔ اور سونے چاندی کے آفتابے اور صراحیان انواع واقسام کی شرابون سے بھر کر رکھوائین۔ اور مطمئن ہوا کہ یہ لوگ بڑی رغبت سے اپنی روزے افطار کرینگے اور اون فروشس کو جن پر وہ پانون نہین رکھتے تھے اور اون کہانون کو جنہین وہ چکھتے نہ تھے اور اون آفتابون کو جن کو وہ ہاتھ نہین لگاتے تھے اور اون شرابون کو جنہین وہ زبان پر بھی نہین رکھتے تھے بالکل اونکے لئے چھوڑدیا۔ مگر اونکے نزدیک وہ نہ مہمانی تھی اور نہ بے تکلف دعوت بلکہ نفسانی خواہشون کا سازوسامان تہا اور دنیا کی یاد دلانے کو حربۂ شیطان اس میزبان کا ایک پڑوسی تہا جو اس سے جلتا اور دشمنی رکہتا تہا۔ کہین اتفاق سے وہ ان زاہدونکے پاس آنکلا اور یہ سب سامان جو اوسنے

اِن لوگون کی تعظیم کے لیئے کیئے تھے دیکھکر جلگیا - اور اس فکر مین ہوا کہ کسیطرح
انکو اوٹھا لیجاے - چنانچہ کچھہ بہانہ کرکے اون لوگون کے پاس گیا اور سارے
فرش اور ظروف معہ کھانون اور شرابون کے اپنے گھر اوٹھا لیگیا - اور اونکی
لیئے بورسیئے لاکر بچھا دیئے - اور سادی روٹیان اور ساگ پات کھانیکے
لیئے اور مٹی کے کوزے پانی پینے کے لیئے لاکر سامنے رکھدیئے - اور
کہنے لگا کہ اس مکان کے مالک نے پہلے جو فیاضی آپ لوگون کے ساتھہ کی اوس سے
وہ پچتایا - اسلیئے اون سامانون کو اوٹھوا منگایا اور یہ چیزین بھیجین جنکو آپ
دیکھہ رہے ہین - اور اوس حاسد پڑوسی نے یہ فقرہ اسلیئے چست کیا کہ ان
لوگون کی زبان سے صاحب مکان کو برا کہلواے - مگر زاہدون کو یہ بات
بالکل بری نہین لگی وہ یہ سمجھے کہ واقع مین یہ اونکے میزبان ہی کا حکم ہے
اور جب ساگ پات جو اونکی مرغوب غذا تھی اونکے سامنے رکھی گئی - تو اون
لوگون نے میزبان کا شکریہ ادا کیا - اور خوشی خوشی روزہ افطار کرکے آسودہ
ہوکر رات گذاردی - صبح ہوتے ہی میزبان کو معلوم ہوا کہ اوسکے حاسد دشمن
نے اوسکے مہمانون کے ساتھہ اس قسم کا سلوک کیا بیچارہ کو سخت رنج وصدمہ
ہوا اور اونکے پاس سخت پشیمان - اور اونکی ملامت وشکایت سے خوف زدہ و
ہراسان پہونچا - اون سے معذرت کی اور اپنے اوس دشمن کا حال بیان کیا
جسنے ایسی حرکت کی تہی مگر زاہدون نے کہا کہ جس امر کی آپ ہم سے معذرت
کرتے ہین اوس سے بہتر کوئی صورت ہمارے آرام وعافیت کی نہین ہوسکتی
تھی - اور اگر آپکا یہ دشمن نہ آتا تو ہم رات بھر بھوکے پیاسے ہی رہجاتے اسلیئے

چونکہ آپ کی نیت ہماری تعظیم وتکریم کی تھی آپ کے دشمن نے جو ہمین راحت وآرام پہونچایا۔ اوسکا ثواب آپکو ملا۔ اور اوس کی نیت چونکہ ہمارے ساتھہ برائی کرنے اور آپ کو بدنام کرنے کی تھی سارا گناہ اوسکے ذمہ ہوا۔

اے شہزادے اسی طرح سے تیرے باپ نے جو سلوک ہمارے ساتھ کیا اوسکے مواخذہ سے تو بری ہے اور ہمکو جو وہ درجۂ بزرگی حاصل ہوئی جسکی ہم سخت آرزو رکھتے تھے اوس کا اجر وثواب تجکو ملا۔ اور تو نے جو اپنے لئے مجھ سے کسی ریاضت کے مقرر کر دینے کی درخواست کی ہے سو تیرے لئے کوئی درجہ باقی نہین رہا ہے جسکے حاصل کرنے کی مین تجکو ترغیب دون۔ اور اوس ترقی کی تدبیر بتاؤن مگر صرف نرمی تجکو لازم ہے کہ نرمی ورحمدلی ودوستی کو کبھی ہاتھہ سے نہ دے۔ تاکہ خدا تیرے ذریعہ سے اوس کام کو پورا کرے جسکے لئے اوسنے تجکو دنیا مین بھیجا ہے۔ یعنی اس سرزمین مین جہان شیطان نے اپنے قدم اچھی طرح سے جما لئے ہین۔ اور جہان اوس نے مدت سے غلبہ حاصل کیا ہے خدا کے دین کو توحیات تازہ بخشے۔ کیونکہ اوسکے ہلاک ہونے اور خدا کی قوت اور تیرے ہاتھون سے مغلوب ہونے کا زمانہ بہت قریب آگیا ہے۔

بوذاسف نے اوس کی نصیحت مانی اور اوسکے قول کو کافی ووافی جانا۔ اور جو خوشخبریان اوسنے دین اون سے بہت خوش ہوا۔ اور دنیا کی طرف سے اوسکی دلجمعی زیادہ ہوگئی اور اپنے باپ کے حکم کو برا سمجھنے کے علاوہ چھوٹی نظر سے بھی دیکھنے لگا۔ اور مستوقر سے باتین اور اوسکے لئے دعائین

کرتا جاتا اور بے اختیار آنسو بہاتا جاتا تہا - استنے مین ستوقر نے اوس سے
کہا کہ تم اپنے اون دونون بہائیون کے پاس جاؤ - وہ دونون جانکنی مین
مبتلا اور ہم سے پہلے اس دار ناپائدار کو چہوڑنے والے ہین - اونکی اس
حالت کو اپنی آنکہون سے دیکہ لو اور لوٹ کر میرے پاس آؤ - کیونکہ جب تک
تم واپس نہ آؤ گے میری جان اس قالب سے نہین نکلنے کی چنانچہ بوذاسف
وہان سے اوٹہ کر اون دونون کے سرہانے آیا اور نرمی و شفقت ومحبت
کے ساتہہ اون سے پیش آیا - یہان تک کہ اون کی روحین قفس
عنصری سے پرواز کر گئین - تب وہ ستوقر کے پاس آیا اور اوسی طرح سے
اوسکی بہی تیمار داری کی - اور تہوڑی ہی دیر مین وہ بہی اس دار ناپائدار سے
رخصت ہو گیا -

اسکے بعد بوذاسف آس پاس کے پہاڑون مین پیادہ پا غار کی تلاش
مین پہرتا رہا - جب اپنے ڈہب کا ایک غار اوسے ملگیا - تو ایک ایک لاش
کر کے خود اپنی پیٹہ پر لادکر اوسمین رکہہ آیا - اور جب سب لاشین رکہہ چکا
تو مٹی سے اوسے بند کر دیا اور کہڑا ہو کر اونپر نماز پڑہنے لگا - اوسوقت دن
آخر ہو گیا تہا -

ادہر جینسر کو بوذاسف کے باہر چلے جانے کی مطلق خبر نہ ہوئی - صبح
کے وقت وہ اپنے جلوس وحشم کے ساتہہ شکار کو باہر نکلا - اور پہرتا چلتا
اتفاق سے اوس مقام پر پہونچا جہان بوذاسف غار کے دروازہ پر اوس ہیئت
کذائی کے ساتہہ نماز پڑہ رہا تھا اور اوسکے دونون ملازم کہڑے ہوے

اوسکو سمجھا رہے اور اوس کی حالت پر آنسو بہا رہے ستھے۔ یہ حالت دیکھکر راجہ بیقرار ہوگیا۔ اور عنان صبر اوسکے ہاتھہ سے چھوٹ گئی۔ اور بلا لحاظ وخیال زمین پر لوٹنے اور اپنی ڈاڑہی کھسوٹنے لگا۔ اوسکے ہمراہی مین چالیس سرداران بت پرست ستھے۔ جو بوذاسف سے دین کے بارہ مین بحث کرنے پر تلے ہوئے ستھے۔ اور چالیس جادوگر جو منتر پہونک پہونک کر جنون دفع کرتے تھے۔ اور چالیس آدمی اوسکے خاص خاندان کے ستھے جو اوسے گلے سے لگاتے اور نصیحت کرتے ستھے۔ استنے مین عجلت کے ساتھ خیمہ و خرگاہ پہونچا اور باپ اور بیٹے دونون کے لئے کارچوبی خیمے اور شامیانے نصب کئے گئے۔ اور راجہ اور راجکمار کے لئے بیٹھنے کی جگہہ آراستہ کیگئی۔ راجہ بہت دیر تک غم والم مین رہا۔ جب اوس سے جی ہلکا ہوا تو اوٹھکر اوس نے غسل کیا۔ نئے کپڑے پہنے اور خوشبو لگا کر باہر نکلا۔ اور تینون طبقہ کے لوگ جن کا اوپر ذکر ہوا وہان جمع ہوئے۔ بحث کرنے والون نے کہا کہ اے شہزادے۔ آئیے۔ ہم آپ سے مذہب مین گفتگو کرین اور ایک دوسرے کے دلائل سنین۔ کیونکہ آپنے حق کی راہ سے کنارہ کشی کی ہے۔ اور جادوگرون نے کہا کہ اے شہزادے ہم منتر پڑہ کر آپ پر پھونکتے ہین کیونکہ آدمی کے پیچھے بلائین لگی رہتی ہین۔ اسواسطے ان روحون سے اگر کوئی ضرر آپکو پہونچا ہے تو آپ اپنے آپکو ہمارے سپرد کردین۔ ہماری دواؤن کی طاقت اور ہمارے منترون کی قوت کے سامنے یہ روحین نہین آسکتی ہین۔ اور اخوان سلطنت واعزہ نے کہا کہ پھٹکار ہے تجھپر اے شہزادے۔ اس سے تو جان دیدینا اور

چپنی بھر پانی مین ڈوب مرنا اچھا تھا۔ تو نے دشمنون کو خوش ہونے کا موقع
دیا۔ اپنے آپکو ذلیل ورسوا کیا۔ اور اپنے باپ کی تو نے جگ ہنسائی کی۔
اسکے بعد خود راجہ اپنے کپڑے لیکر آیا۔ اور اونکو بوذاسف پر ڈالا اور اوسکو
گاڑی مین سوار کیا اور خود بھی اوسی مین بیٹھا۔ اور لعنت ملامت کی بوچھاڑ مین
شروع کین۔ چنانچہ وہ کہنے لگا کہ نہ یہہ تیرا منصب ہے اور نہ تجکو زیب دیتا ہے۔ کہ
مین تجھے جو نصیحت کرتا ہون اوس مین تو میری کسی راے یا کسی قیاس پر بری
تہمت لگائے اور اگر بالفرض تیرا ایسا کرنا جائز بھی ہوتا تو تیرا یہ دعوی کرنا جائز
نہین ہوسکتا ہے کہ مین نے اپنے نفس کو سچی راہ سے اوسکی ہلاکت اور
گمراہی کی غرض سے قصداً روکا ہے۔ اور اگر تیرا یہ غلط خیال ہے کہ حق اپنی
سختی ودشواری کیوجہ سے مجھپر گران گذرا ہے اور نفسانی خواہشون نے مجھے
اسلئے اپنی طرف مائل کرلیا ہے کہ مین اونہین بہتر سمجھتا ہون تو اس کی تردید اس
ہوتی ہے کہ سب لوگون پر ظاہر و باہر ہے کہ جو امور دین کے مجھپر لازم وواجب
ہین اونکی مین کسطرح سے تعمیل کرتا ہون یہان تک کہ مین نے کئی مرتبہ
اپنے خزانون اور مالخانون کو شوالون اور مندرون کے مصارف ونگہداشت
مین خالی کردیا ہے۔ اور اکثر مین نے اپنا سر منڈوایا اور اپنے کپڑے
اوتار کر نادان بچون کی طرح معبودون کے مکانون کی تعظیم اور اون کی طرف
رجوع کرنے کے لئے مین دوڑا ہون۔ اور اکثر مین نے کم رتبہ اور لکڑیان
لیجانے والے لوگون کی عزت وتوقیر اونکے صدق نیت اور کثرت
عبادت کیوجہ سے کی ہے اور اونکے لئے گدی سے اوٹھکر اونکو سجدہ کیا

اور اوسنکے پانون پر گرکر اوسنکے قدمون کو بوسہ دیا اور اوسنکے سامنے
ہاتھ جوڑے ہوے عفو و بخشایش کی درخواست کرتا رہا ہون ۔ اور
دیکھو کہ باوجود اسکے کہ تم میری آنکھون کے تارے ہو مین نے منت کی
ہے کہ تمکو بڑے تبخانہ کا دربان بناؤن گا ۔ اگر تم اسپر راضی ہونے اور
اگر مین لذات کا طالب ہوتا تو یہ باتین نکرتا اور نہ لوگون کو اسوجہ سے قتل
کرتا ۔ کہ وہ میری مخالفت کرکے لذات کے طالب بنے ہین ۔ کیونکہ گوشت
کے لوتھڑون کو قتل کرنے مین کسی قسم کی خوشی و لذت نہین ہے ۔ اور
ایسے فعل کے ارتکاب کا جوشش آدمی کو اوسیوقت ہوتا ہے
جب اوس کو سخت غیظ آتا ہے اور بدن مین آگ لگجاتی ہے ۔ اور ظاہر ہے
کہ یہ فعل خوشی اور عیش کو تلخ کرنے والا ہے ۔ پھر اگر مین اپنے نفس مین
دین کی طرف سے کچھ ضعف پاتا جیساکہ تو میرے بارہ مین کہتا ہے تو اس
عمر مین پہونچکر ضرور اوسے دفع کرتا ۔ اور بھلا دنیا مین کون شخص ایسا شقی و
بدبخت ہو سکتا ہے جیسا گمان تو اپنے باپ کی نسبت رکہتا ہے ۔ کہ نفسانی
خواہشین اوسکو اسپر مجبور کرین کہ شہوت رانی ہی کو وہ دین و مذہب قرار دے
اور جو شخص اس مین اوس کی موافقت کرے اوسکو مال و زر سے مالا مال
اور جو مخالفت کرے اوسکو اپنے ہاتھون سے پائمال کرے ۔ اور اسکی
تردید میری اوس خصلت سے ہوتی ہے جو اسکے مخالف ہے اور نیز اس سے
کہ مین بچون ۔ محتاجون ۔ کمزورون ۔ اور لونجون کے حال پر شفقت کرتا ہون
اور مین نے ان لوگونکے وظیفے مقرر کئے اور ان سے فاقہ کشی و یتیمی و

بیدستِ ویاپی سے کے رنج وصدمے بُھلا دیئے۔ یہان تک کہ جب کبھی میرا
گذر کسی نابینا بوڑہے اور لاوارث بچے کے پاس سے ہوتا ہے تو بیاختیار
میرا دل بھر آتا ہے اور جب تک اونکے لئے وہی بندوبست نہین کرلیتا جو اپنے
اوسی قسم کے خاص عزیزون کے لئے کرتا ہون اوسوقت تک اونکے پاس
سے مین ہٹتا نہین ہون اور میرا ایسا کرنا اوس مستحکم رائے و قدیم رسم کی پابندی
ہے جو بوده نے ہمارے دادا ایلیسم سے بیان کی تہی کہ بچون کو اپنی اولاد
اور سن رسیده عورتون کو اپنی ماؤن اور متوسط عمر کے مردون اور عورتون کو
اپنے بہائیون اور بہنون کی جگہہ مین سمجہو۔ اور اونکے ساتہہ اسی انداز سے
نیکی وسخاوت کرو کیونکہ اسی کا نام عدل ہے۔ بس اب تیرا کوسنا طعنہ مجہپر
اور کونسی بدگمانی میری سمجہہ پر باقی رہی۔ کیا تو کہتا ہے کہ مین نے ناپسندیدہ
طریقہ اختیار کیا اسلئے خدا کی مرضی کے خلاف چلا۔ مجھے حیرت ہے
کہ تو نے یہ اندیشہ ہماری نسبت تو کیا اور اپنے نفس کی نسبت نہین کیا اور کیونکر
تو نے ہماری نظر وفکر کو باوجود زمانۂ دراز کے تحقیق وتفتیش کے متہم کیا
اور تو نے اپنے فہم وفکر پر باوجود اسکے کہ اگلے لوگون کی رائے کے
مطابق نہین اعتماد کرلیا۔ اور لطف یہ ہے کہ تو نے اسکا امتحان بھی نہین
کیا۔ بہلا اسکو اپنے شفیق باپ یا کسی تجربہ کار حکیم یا پیشوا کے سامنے پیش
تو کیا ہوتا۔ اور تجھے کیونکر اطمینان ہوگیا کہ شیطان نے تیری طبیعت
کی رقت ونرمی دیکہکر قبل اسکے کہ خدائی حکمت سے تیرا دل منور ہو تجہپر
قبضہ نہ کرلیا ہو اور اپنے چھپے ہوئے جاسوس بلوہر کے ذریعہ سے مخفی

گمراہیان تجکو نہ سکھائی اور باطل کو تیری آنکھون کے سامنے زیب و زینت نہ دی ہو اور کیونکر تو بے غم ہے۔ بیشک تجھکو اس غرور و نادانی مین اوسی نے ڈالا ہے کیونکہ تو بغیر دلیل مسکت اور برہان ناطق کے اپنے آپکو بر سر صواب اور ہمکو بر سر خطا ٹھہراتا ہے۔ کیا تو اس معاملہ مین ویسا ہی نہین ہے جیسے ملک کے اور سب لوگ ہین کہ پہلے بدعتون کی گمراہی مین مبتلا ہو گئے اور جب اخیر مین امر حق اونکے سامنے آیا تو او نہین پہلی بدعتون پر اڑ رہے اور اوسیکو سچی شریعت سمجھنے لگے۔ اسلئے اے میرے پیارے بیٹے اس سے پرہیز کر کیونکہ اسمین شک نہین کہ تیری نیت خیر ہے اور یہ خدا کی بہت بڑی نعمت تجھپر اور تیرے ذریعہ سے مجھپر ہے اور تجھ مین تیرے داداؤن اور بزرگون اور تیرے کنبہ والون کی موروثی بزرگی و خوبی کا اثر پایا جاتا ہے کیونکہ تیرا دادا ابیسم بودہ کے نزدیک سب سے زیادہ مقرب و مستجاب الدعوات اور سب سے زیادہ دیندار اور سب سے عمدہ خلیفہ و جانشین تھا۔ یہان تک کہ اسنے اپنی اولاد مین سے چالیس آدمی جن مین عورت اور مرد دونون شامل تھے بودہ کی تعظیم کے لئے نذر کر دئے تھے۔ اور دوسرے ہدیون اور عطیون کا پوچھنا ہی کیا ہے۔ چنانچہ جب وہ اسکے پاس حاضر ہوتا تھا تو اپنی اولاد مین سے ایک مرد یا ایک عورت کو پیش کرتا تھا اور بودہ نے سبکو قبول کیا اور سب کے لئے دعائین کین اور سب سے محبت و شفقت کے ساتھ پیش آیا۔ اس لئے وہ سب کمال وایمان مین گویا بودھ کی نظیر تھین۔ وہ سب عورتین تارک الدنیا ہوگئین اور بن باسی ہی رہکر جوگنین

قصہ کہانیاں

بن گیئن۔ اور مرد بودہ کے دعاۃ یعنی اوس کے مذہب کے پہیلانے والے اور اوس کے خلیفہ ہو گئے۔ اہنین لوگون سے اوس کا مذہب پھیلا اور اون مین اوس کی روحانیت اثر کر گئی۔ پھر جب بودہ اس دنیا سے آخرت کا سفر کرنے لگا بیسم کو اوس نے اپنا خلیفہ بنایا یہ اوس سے کسی طرح علم و حکمت مین کم نہ تہا۔ اسکے بعد شبہنی بیسم کا بیٹا ہندوستان کے بادشاہون مین بڑا عادل اور بڑا حکیم بادشاہ ہوا اوسکی طبیعت مین اسدرجہ کی رقت و نرمی و سخاوت تھی کہ ایک دن وہ اپنے جلوس و خدم و حشم کے ساتہہ چلا جاتا تہا راستہ مین اوسنے ایک بچہ کو دیکہا کہ ننگا مادر زاد ایک دیوار کے پاس کھڑا رو رہا ہے۔ اور آسمان کی طرف منہ اوٹھا اوٹھا کر فریاد کر رہا ہے۔ اسپر وہ اپنی سواری وغیرہ کو چھوڑکر دوڑا ہوا اوس بچہ کے پاس پہونچا۔ اور اوسکا حال دریافت کیا۔ اوس بچہ نے کہا کہ اے میرے آقا۔ میرا باپ ایک امیر و صاحب وجاہت آدمی تہا۔ لیکن اوسکو تجارت مین نقصان آیا۔ اس سے وہ محتاج مقروض ہو گیا۔ تھوڑے دن کے بعد سات اولاد کو رونا ش جن مین سب سے چھوٹا مین تہا چھوڑکر میری مان نے قضا کی۔ ہمارے باپ کے قرض خواہون نے اوس پر سخت تقاضا شروع کیا مگر اوسکے پاس بچون کے سوا کچھ بہی نہ تہا۔ وہ لوگ اونہین کو ایک ایک کرکے لیجانے اور وہ سب روتے چلاتے ہوئے اپنے باپ اور گھر بار سے بچھڑنے لگے یہان تک کہ میری باری آئی۔ میرے باپ نے چاہا کہ مجھے اپنے پاس سے جدا نہ کرے اور میری جدائی کے خیال سے وہ

سخت بے چین و بیقرار ہوا اور اپنے قرض خواہون سے کہنے لگا کہ میری
پیری اور اس بچہ کی کم سنی پر رحم کرو اور اپنے جان و مال کا صدقہ اسکو میرے
پاس رہنے دو۔ مگر وہ کب مانتے تھے۔ مجبور ہو کر میرا باپ مجھے اپنی گردن پر
ایسا ہی مادرزاد ننگا جیسا آپ دیکھتے ہین بٹھا کر فلان گانون سے مجھے بچانے
اور میری جدائی سے بچنے کے لئے بھاگ نکلا۔ مگر یہان آکر اون لوگون نے
اوسکو پکڑ لیا۔ اور اس طمع سے کہ وہ مجکو حوالہ کر دیگا۔ اوس کو بہت تنگ کیا
میرے باپ نے اون لوگون کی بہت منت و سماجت کی۔ مگر اون کمبختون کا دل
نہ پسیجا۔ وہ سب اوسے پکڑے ہوئے تھے اور مین اوس کی گردن پر سوار تھا۔
جب وہ لوگ کسی طرح راضی نہ ہوئے تو میرے باپ نے مجھے اپنی گردن
سے اوتار دیا اور سینہ سے لپٹا کر دیر تک روتا رہا۔ اور آخر کو مجھے رخصت
کر کے اپنے آپکو قید مین ڈالنے کے لئے اونکے ساتھ ہو لیا۔ یہ غم کی داستان
سنکر شہنشاہ سے ضبط نہو سکا زمین پر گر پڑا اور رونے چلانے ڈاڑھی اور
سر کے بال نوچنے کھسوٹنے لگا۔ کیونکہ اس خیال نے کہ میرے ملک کے اندر ایسے
ظلم و ستم کی باتین ہوتی ہین اوسے سخت مضطرب و پریشان کیا۔ اور اوسکا
دل بھر آیا۔ وہ بیٹھا ہوا رو رہا تھا اور خدم و حشم سامنے کھڑے تھے۔ اسکے
بعد وہ اوٹھا اور اپنے سارے کپڑے اوس نے اوتار ڈالے صرف تہبند
ستر کے ڈھانکنے کے لئے رہنے دیا اور اوس لڑکے کو اون کپڑون مین لپیٹکر
اپنی گردن پر سوار کر کے اوسکے باپ کو اوسے حوالہ کرنے کے لئے پیادہ پا
روانہ ہوا اور سارے نوکر چاکر اوسکے پیچھے پیچھے چلے۔ اسی ہیئت کذائی سے

وہ اوس قید خانہ مین پہونچا - جہان قرض خواہون نے اوسکے باپ کو قید کر رکھا تہا اور اوسپر طرح طرح کی سختیان کرنے کے علاوہ درشت کلامی گالی گلوج سے ڈرا دہمکا رہے تھے اوسنے پہونچتے ہی حکم دیا کہ اون لوگون کا سارا قرض چکا دیا جاے اور اون لوگون کو خوب ڈانٹا کہ تم سب بڑے سنگدل و بے رحم اور خدا اور اوسکے دوستون کے دشمن ہو - اور پیارے کو اوسنے پیارے سے ملا دیا اور قسم کہائی کہ جب تک اُس شخص کی کل اولاد اوسکو مل نجائیگی - اوسوقت تک کہانا پینا اور سونا سب مجہپر حرام ہے چنانچہ اوس شخص کو سب بچے دلوا دئے - اور حکم دیا کہ جسقدر مال اسکے پاس تہا اوس سے کئی گونہ زیادہ بادشاہی خزانہ سے دیا جاے اسکے بعد

شنہی کے بیٹے تلذین کا حال

تلذین شنہی کا بیٹا ہوا جو چودہ برس تک اپنے ملک و دیار سے غائب رہا - اسکا واقعہ اسطرح پر ہے کہ ایک دن وہ شکار کہیلنے کو باہر نکلا اور اپنے کل ہمراہیون سے جدا ہوکر ایک جنگل مین پہنچ گیا - کئی دن تک حیران و سرگردان رہا آخر اوس کا گہوڑا مر گیا تو اوسنے پیادہ پا چلنا شروع کیا - چلتے چلتے ایک ساحل پر پہونچا جہان بہت سا پانی اور کثرت سے درخت تھے اور اوسکے سامنے بہت وسیع میدان تہا وہان ایک درخت کی جڑ کے نیچے سے آہ آہ کی صدا اسکے کان مین پہونچی - اوس آواز کی سیدہ پر پہونچا تو ایک جوان نظر آیا جس کا سارا بدن زخمون سے چور تہا - جانکنی کی حالت اوسپر طاری تہی اور صرف یون ہی رمق سی جان باقی تہی - تلذین نے اوسکے سر پر ہاتہہ رکہا اور حال پوچہا اوس زخم خوردہ نے کہا کہ ہمارا کنبہ

وسیع تھا۔ اور ہم قوم کے سردار تھے۔ اور اس پہاڑ اور اس ساحل مین ہماری
بود و باش تھی اور ہمارے پاس بہت کچھ مال و اسباب تھا۔ ایک مرتبہ
ہماری بستی پر دشمن نے چڑہائی کی اور ہمارے لوگون کو قتل و گرفتار کر اور
ہمارا مال و اسباب لوٹ کر لیگئے۔ اور میری مان ایک بہت ہی سن رسیدہ
بوڑہیا ہے۔ مین اور میرے بہائی کے سوا اوس کی کوئی اولاد نہین تہی اور ہم
دو نون جوڑوان پیدا ہوئے تھے لیکن جسدن ہمارے اور خویش و اقارب
قتل ہوئے اوسی دن میرا بہائی بھی مارا گیا۔ صرف مین اور میری مان بچ رہی
جب دشمن چلے گئے تو میری مان نے میرے بہائی کو قریب ہی مین دفن
کیا اور صبح و شام اوس کی قبر پر بیٹھ کر رونے لگی۔ روتے روتے اوسکی
آنکھین جاتی رہین۔ اسکے بعد جو کچھ اوسکے پاس تھا وہ سب کا سب اوسنے
لوگون کو تقسیم کر دیا۔ اور مجھ سے کہا کہ جو کچھ میرا حق پیٹ مین رکھنے اور پالنے
پوسنے کا تیرے ذمہ ہے اوس کا واسطہ تجھے دیتی ہون کہ جب تک مین
زندہ ہون یہان سے اور کسی مقام پر جانے کا قصد نکر۔ اور اگر تو میری بات
نہین مانتا تو چلا جا اور مجھے چھوڑ دے مین یہان سے ہرگز نہین ٹلنے
کی۔ اور اسی قبر کی برابر اپنی قبر بناؤنگی۔ اوس زمانہ سے مین اسی مقام
پر ٹہیرا ہوا تھا۔ اور آس پاس کے درختون کے پھل توڑ کر اوسے کہلاتا
تھا۔ اور ہر موسم مین اس جنگل کی جڑی بوٹی جمع کر کے لیجاتا تھا اور اون کو
بیچکر اوسکے لئے کپڑے خرید کر لایا کرتا تھا اور صبح و شام اوسکو ہاتھ پکڑ کر
اوس قبر کے پاس پہونچاتا تھا۔ مگر آج جو دیکہتا تو اس مقام پر ایک گروہ

موجود ہے مین اونہین مسافر سمجھکر حسب عادت اونکی طرف بڑھا دیکھا تو وہ سب
لوٹیرے ہین۔ مجھے گرفتار کرلیا۔ اور غلام بنانے کے لئے مجھے لے چلنے
پر مستعد ہوئے مگر مین نے اپنی بوڑہی مان کا خیال کرکے انکار کیا۔ اس سے
وہ غضبناک ہوئے اور میرا یہ حال کردیا۔ جو تم دیکھہ رہے ہو۔ پس مین دوطرحکی
موت کے پنجہ مین پہنسا ہون۔ ایک انقطاع حیات کی۔ اور دوسری مان کی تکلیف
کے خیال کی۔ تلذین نے پوچھا کہ تم نے اوسکو کس مقام پر چھوڑا ہے۔ اوس نے
کہا کہ اسی پہاڑ مین جو تمہارے سامنے ہے۔ پھر اوسنے کہا کہ اگر تمکو کوئی ایسا
آدمی ملجائے جو تمہاری مان سے بلاکم وکاست وہی سلوک کرتا رہے جیسا کہ تم
کرتے تھے۔ تو کیا تمہاری موت کچہہ ہلکی ہوجائیگی۔ اوس نے کہا کہ اگر ایسا
ہو تو مجھے موت سے کچھہ باک نہین ہے۔ اور نہ وہ مجھے ناگوار ہے۔ اوسنے کہا
کہ اچھا وہ آدمی مین ہون۔ اب تم مجھے بتادو کہ کیونکر اوسکی خدمت کرتے تھے
تاکہ تمہاری خدمت گذاری اوس سے منقطع نہو اور نہ تمہاری موت کی اوسکو
خبر ہو۔ اوسنے اسکی تعمیل اور جان بحق تسلیم کی۔ تلذین نے اوسے دفن کردیا
اور وہان سے اپنی اور اوس بوڑہیا کی ضرورت کے لایق پہل توڑ لئے اور
جسطرح اوس مجروح نے بتایا تہا اوس کی مان کے پاس آیا۔ وہ بوڑہیا پانون
کی آہٹ سنکر دعائین دینے اور اوسپر قربان وصدقہ ہونے لگی۔ یہ اوسکا
ہاتہہ پکڑکر اوسی قبر کے پاس لے گیا۔ اور جب وہ روپیٹ چکی تو اوسی قیامگاہ
مین واپس لے آیا۔ اور کہانے کو دیا۔ وہ پہلون کو بقدر خواہش کہاکر سو رہی۔
اور صبح اوٹھکر اوسنے اوسیطرح سے دعائین دین اور یہ اوسے ہاتہہ پکڑکر

قبر کے پاس لیگیا - اور جب وہ روپیٹ چکی - تو قبیا مگاہ مین اوسکو پہونچا کر
کہانا پانی دیا - اور پھر روزی کی تلاشش مین باہر گیا - الحاصل اسی طرح سے چودہ
برس تک صبر وشکر وفا و کرم کے ساتھ اوس کی خدمت کرتا رہا - اور اوس
بوڑھیا کو کبہی شک نہوا کہ یہ اوس کا بیٹا نہین ہے - برابر اوسکے کھانے
پینے کی خبر لیتا اور اوسکو تکلیف و مصیبت سے بچاتا رہا - جب وہ مرگئی تو اوسی قبر کے
بازو اوسکو رکھدیا - اور وہان سے پیادہ پا سفر کرتا ہوا اپنے ملک مین داخل ہوا
یہان کا ماجرا یہ تہا کہ ہر طرف اس کی تلاش و جستجو کیگئی جب کہین نشان و پتہ نہ ملا -
تو اسکے بیٹے **فلنطین** کو لوگون نے اسکی جگہہ تخت نشین کیا جو وقت یہ گھر
پہونچا - تو دہوپ مین پھرتے پھرتے اسکے چہرہ کا رنگ بالکل سیاہ پڑگیا
اور تکلیف مین رہتے رہتے محض نحیف و ناتوان ہوگیا تہا مگر فلنطین اسکو دیکہکر
قدمون پر گر پڑا پاؤن کو بوسہ دیا اور گلے سے لپٹ گیا پھر اوسکو غسل کرایا - کپڑے
بدلوائے اور اوسکے سر پر تاج شاہی رکہکر خود علیحدہ ہوگیا - چنانچہ تلذین نے
اوس واقعہ کے بعد بیس برس تک حکمرانی کی - لوگون نے اسکے غائب رہنے
کی نسبت اپنی عقل و قیاس کے گھوڑے دوڑائے تھے - اور یہ بات
قرار دی تھی کہ اوسکو پری لے اوڑی تہی - یہ حال خود اوسکو بھی معلوم ہوا
تہا مگر اوسنے کسیکو اصلی واقعہ نہین بتایا تہا ایک تو اسوجہ سے کہ عوام الناس
کے خیالات کی تردید کرنا اوسکو ناپسندیدہ امر معلوم ہوا اور دوسرے وہ
نہین چاہتا تھا کہ اپنی نفس کشی اور وفاداری کا لوگون مین اعلان کرے کیونکہ
یہ فعل اوسنے صرف ثواب کی نیت سے کیا تہا - لیکن جب اوسکے مرنے کا

تیزن کے بیٹے فلنطین کا حال

وقت قریب آیا۔ اور اوسنے اپنے بیٹے فلنطین سے اسکو بیان کیا اور اوسنے باپ کے اس واقعہ کو شہرت دی اور خود بھی سوار ہوکر اوس پہاڑ تک پہونچا اور جو نشانیان اوسنے بیان کی تہین اونکو اپنی آنکھون سے دیکھہ آیا۔

اسکے بعد تلذین کا بیٹا فلنطین ہوا جو میرا باپ تہا۔ اسنے لوگون کو بودہ کے طریقہ کا پابند بنایا اور اوس کی سنت پر استوار کیا۔ حالانکہ اوسوقت اوسکے پیرو ون سکے اختلاف کی وجہ سے دین مین جدا جدا راہین پیدا اور بہت سی نئی بدعتین داخل ہوگئی تہین اور لوگ بہت شبہ مین پڑ گئے تھے۔ مگر اوسکو رہنمائی کا الہام ہوا۔ اور وہ گمراہی سے محفوظ رکہا گیا۔ لوگون کے عقول اوسکی طرف مائل ہوئے اور بودہ کے پیرو ون کا سب سے بڑا گروہ اسی کی رائے کا پابند ہوا۔ اور سوائے بدبخت و ناقص العقل لوگون کے کسی نے اوس کی مخالفت نہین کی۔ یہ شخص طبیعت مین نہایت سلامت رو اور حکومت مین نہایت عادل تھا۔ اسکی رحمدلی اور غربانوازی اور دادگری ضرب المثل تہی۔ مظلوم کا حامی اور ظالم پر نہایت غضبناک ہونیوالا۔ اور خود تکبر و غرور سے بالکل پاک تہا۔ یہان تک کہ اوسنے اپنی رعایا کو ممانعت کردی تہی کہ کوئی شخص اوسکو بادشاہ کے نام سے نہ یاد کرے تاکہ جب اونکو کوئی ضرورت اوس سے پیش آئے تو بادشاہی ہیبت اوسکے بیان کرنیکی مانع نہو۔ پس جو کوئی اس سے سن مین کم تھا وہ تو اسکو باپ اور جو زیادہ تہا وہ بیٹا۔ اور جو ہم عمر تھا وہ بہائی کہتا تہا۔ وہ آدہی رات کے وقت وزیر کو ساتھہ لیکر راستون مین پھرا کرتا تہا تاکہ اوسسے لوگون کے اون حالات پر اطلاع ہوا کرے جو اوس تک نہین پہونچتے ہون

اسی گشت مین ایکدن اتفاقاً اوس کا گذر ایک ایسے مقام پر ہوا جہان چند لوگ بیٹھے تھے۔ اونھین سلام کرکے یہ بیٹھ گیا دیکھا تو دو آدمی آپسمین گالی گلوج کر رہے ہین اون مین سے ایک نے دوسرے کو کہا کہ تو مفلس د کنگال ہے محتاج نے کہا کہ تو مجھپر غربت کا الزام کیا لگاتا ہے یہ تو ایک آنے جانے والی چیز ہے۔ اور صرف اوسوقت تک ہے جب تک کہ میرے بادشاہ کو اس کا علم نہین ہے جہان اوس کے کان تک یہ خبر پہونچی اور یہہ فوراً دفع ہوگئی۔ مگر تجھ مین تو وہ پائدار عیب ہے جسکی اصلاح بادشاہ سے بھی امکان مین نہین ہے۔ اوسنے پوچھا کہ بھلا وہ کونسا عیب ہے اوسنے کہا کہ تیری بہن بدکار اور مان جادوگرنی ہے۔ یہ سنکر وہ شخص رونے لگا۔ لوگون نے کہا کہ تم روتے کیون ہو۔ اوس نے کہا کہ میرے رونے کی وجہ یہ ہے کہ اسنی جو عیب میرا بتایا وہ سچ ہے۔ اور اس کا عیب بادشاہ کے بس کا ہے۔ اور میرا عیب بادشاہ بھی دور نہین کرسکتا۔ مین اس سے نہ پاک ہوسکتا ہون اور نہ اسکے ہوتے ہوئے مُنہ دکھانے کے قابل ہون۔ بادشاہ کو اس شخص کی حالت سے سخت صدمہ ہوا۔ اور وہ وہان سے گھر چلا آیا۔ صبح اوٹھکر اوسنے اون دونون شخصون کو بلوایا۔ مفلس کو تو مالدار بنا دیا۔ اور اون دونون عورتون کو بلوا کر خود اونکے پاس گیا۔ اور اونکو نصیحت کی۔ اور توبہ کراکے چھوڑا۔ اسکے بعد دونون کو خاصے کے ہاتھی پر جسپر بادشاہ کے خاص محلات سوار ہوا کرتی تھین سوار کرایا اور منادی کرائی کہ بوڑھیا تو بادشاہ کی مان ہے اور اوسکا نام عابدہ ہے۔ اور لڑکی بادشاہ کی بہن اور اوسکا نام تائبہ ہے۔ اب اسکے

بعد سے جو شخص انھین ان نامون کی سوا کسی اور نام سے پکارے گا
وہ بادشاہ کی بے ادبی کریگا۔ اور اپنے آپکو سزا کا مستوجب بنائے گا۔
پھر کسکی مجال تھی کہ اس حکم کی خلاف ورزی کرتا۔ اس تدبیر سے اوس شخص کو
بڑا فخر حاصل ہوا۔ اور آخرکار اوس کی مان ہندوستان کی بزرگترین عورتونمین
سے شمار ہوئی اور عامہ خلایق اوسکو سب سے زیادہ ماننے لگے۔ اور اوسکی
بیٹی ایسی پارسا نکلی کہ بادشاہون نے اوس سے نکاح کرنیکی خواستگاری
کی۔ مگر اوس نے مجرد رہنا اور بت خانہ کی دربانی کرنا اختیار کیا۔ یہان تک
کہ بڑی سالکہ ہوگئی اور وہ شخص بھی بہت مسرور اور اپنے اقران مین
قابل رشک ہوا۔ اور خود وہ اور اوس کی اولاد و احفاد سب صاحب عزت
و توقیر شمار ہونے لگے۔

پھر فلنطین کے بعد سلطنت کا بار میری گردن پر پڑا۔ مین نے بزرگون
کی سنت قایم رکھنے کے لئے بہت سی باتون کو جو مجھے ناگوار مگر رسم کے
موافق تھین اختیار کیا۔ اور بہت سے امور کو جو مجھے دل سے پسند مگر اوس
سنت کے مخالف تھے ترک کردیا۔ اور جن باتون کو بزرگان دین نے خود اپنے
اور ہمارے لئے پسند کیا اوسپر مین نے قناعت کی اور نہ اونھین مضرت
پہونچائی اور نہ اون پر طعن و تشنیع کی۔ یہان تک کہ خدا نے ہمپر بڑی
عنایت کی اور تم ہمارے گھر مین پیدا ہوئے۔ اور ہمکو امید بندھی کہ اللہ تعالی
کے فضل سے ہمارے سلف کی عادت اونکے اس خلف مین ہوگی۔ تم میرے
دوستون سے پوچھ لو کہ جب سے مین نے سلطنت کا بار اوٹھایا ہے مجھسے

کوئی فعل بھی خلاف عقل یا بہٹ یا حماقت کا یا حقدار کی حق تلفی - یا بے حق
کی قدر افزائی کا سرزد ہوا ہے - اور کبھی مین نے دین سے غفلت کی ہے یعنی
یہ کہ جہان مذہبی خرچ کی ضرورت تھی وہان مین نے خرچ کرنے مین بخل کیا ہو -
یا جہان ہدیہ بھیجنا تھا وہان مین نے اوسکے بھیجنے مین سستی کی ہو یا کسی دینداّ
پر ظلم کیا ہو یا عابد کے ساتھہ بھلائی نہ کی ہو - یا بدعتی کو بے سزا چھوڑ دیا ہو -
اور کبھی مین نے عامی ضعیفون اور فقیرونکے حال سے غافل ہو کر اون کی
پرسش نہ کی ہو - اور کسی بڑے سے اوس کی بڑائی کے باعث فروتنی
سے ملا ہون یا کسی کمزور سے اوسکی کمزوری کی وجہ سے کبھی دبا ہون یا کسی
محتاج کو اوسکی غربت کی وجہ سے ذلیل جانتا ہون یا میرے سلطنت کے
اندر کوئی یتیم اپنی یتیمی کی وجہ سے روتا ہو - کیا مین نے اپنی مملکت کے اندر
ستر ہزار یتیم بچون کو یتیم خانون مین نہین رکھا ہے جن مین سے ہرایک
مجھہ ہی کو اپنا باپ جانتا اور اسی نام سے مجھے پکارتا ہے - انتہا یہ ہے - کہ
یتیمون کو یتیمی کی وجہ سے باعتبار پہلے کے کہین زیادہ آسودہ حالی حاصل
ہوتی ہے اور وہ صرف والدین کی طبعی محبت سے جو کسی کی اختیاری نہین
ہے محروم ہو جاتے ہین - اور بس - اور کیا مین نے عورتون کے حقوق
کی اسقدر کافی حفاظت نہین کی ہے کہ کسی عورت کو کسی ضرورت سے
مجبور ہو کر یا کسی ظلم کی فریاد کرنے کو باہر نکلنا نہ پڑے اور اس طرح سے اوسکی
بے حرمتی اور پردہ دری نہو -

پس یہ لوگ تیرے سلف تھے جن کا تو خلف ہے - ان لوگون کو نہ سلطنت

سے نے دین سے غافل کیا اور نہ دین سے نے سلطنت کے سرور سے باز رکھا کیونکہ ان لوگون سے نے ان دونون چیزون مین سے ایک کو دوسرے کے لیئے نہ مضر سمجھا نہ اوس کا مانع ۔ اور نہ بودہ سے نے اونکو اس سے زیادہ کی تکلیف دی ۔ اور جب اون لوگون سے نے انصاف کو قایم رکھا اور بودہ کی راہ کو نہین چھوڑا تو نہ سلطنت رکھنے مین اوس سے نے کوئی مضرت بتلائی اور نہ اوسکے ترک مین کوئی فضیلت ۔ لیکن تیری وجہ سے ہم جس مکر کی بلا مین مبتلا ہوئے ہین اوسکو شیطان سے نے اوس جادوگر کی زبانی تجھہ تک پہونچایا ہے ۔ اور شیطان ہمارا جانی دشمن ہے ۔ بارہا اوسنے ہم پر دانت لگائے کیونکہ ہمنے اوس کے دوستونکو جو خدا کے دشمن ہین مُنہ نہین لگایا اور دشمن سمجھا اور اوس کے دشمنون کو جن سے وہ جان سے بیزار رہتا ہے مدد دی ۔ اِسلیئے جو عداوت اوسکو مجھ سے تھی اوس کا خمیازہ اوسنے تجھ سے نکالا ۔ اور تجھپر اچھی طرح سے اوسنے اپنے پنجے گڑ دے ۔ تجکو شرم نہ آئی کہ تو نے اسقدر جلد شیطان کی اطاعت قبول کر لی اور اوس امر کو جسمین تیرے باپ کی تذلیل اور تیرے بزرگون کی توہین تھی تو نے نہایت پوشیدہ رکھا ۔ اور ایسی بُری کمظرفی اور مشہور بُرائی مین جب جاپ پڑ گیا کہ جو چیزین حلال اور اچھی ہین اونکو حرام سمجھنے لگا اور جو نقصان پہونچانے والی اور ہلاک کرنے والی ہین اونکو اختیار کر لیا ۔ پس اگر تیرے زعم مین یہ ہے کہ جس سے نے تیری راہ ماری ہے وہ دین کے ساتھ محبت اور بد عات کے ساتھہ عداوت رکھتا ہے تو مین قسم کھا کر کہتا ہون کہ مجھ سے بڑھ کر کوئی شخص دین کا حامی و مددگار نہین ہے

اور اگر ہوا و ہوس اور خواہش نفسانی کے غلبہ کی وجہ سے مین دین سے برگشتہ ہوگیا ہوتا تو اللہ نے جو تیری اور ہماری رہنمائی کے لئے تجکو بیدار کیا وہ مجکو بھی اوس سے باز آنے اور اوسپر غور و فکر کرنے کا جوش دلاتا۔ پس اگر تو بر سر صواب ہوتا یا تجھپر خدا کے اسرار کھلے ہوتے تو سب سے پہلے ہم تیرے ذریعہ سے سیدہی راہ اختیار کرتے۔ تیرے پاس کونسی حجت ہے۔ اوسکو بیان کر۔ البتہ تو اس کا مجاز ہے کہ اگر چاہے تو یہ بحث میرے اور تیرے ہی درمیان مین رہے دوسرون تک نہ پہونچے ورنہ اوس سراندیپ کے شیطان کو جس نے تجھپر جادو کیا ہے تو اپنی طرف سے بحث کرنیکو مقرر کر۔ ہم بھی کسی شخص کو جو اوسکے مقابلہ کا ہو اپنی طرف سے مقرر کرینگے۔

بوذاسف نے جب یہ تقریر سُنی تو سمجھا کہ شیطان نے میرے لئے بہت بھاری مکر کا دام پہیلایا ہے۔ مجکو بھی اس مین سخت کوشش کرنا لابدی ہے پس اوسنے کہا کہ اے بادشاہ میرے نزدیک اس سے بہتر کوئی بات نہین ہے کہ آپ کی دینداری اور خوشنودی دونون مجکو حاصل ہون۔ لیکن آپ خود ہی ان سے محروم کئے گئے ہون تو مجھپر راہ صواب کی پیروی واجب ہے۔ گو آپ کے مرضی کے خلاف ہو۔ مین پہلے آپ کی نسبت یہ گمان رکھتا تہا کہ آپکی راے خطا سے محفوظ ہے گو عمل مین آپ سے لغزش واقع ہوتی ہی کیونکہ مین سمجھتا تہا کہ آپنے جس امر کو ترک کیا ہے اوس کی خوبی سے آپ واقف ہین اور جسکو آپ نے اختیار کیا ہے اوس کی بدی کو آپ جانتے اور پہچانتے ہین۔ مگر اب جو مین نے غور کیا تو صاف معلوم ہوا کہ آپ کی راے

کا سقم و مرض ایسا نہین ہے جو آسانی سے علاج پذیر ہو۔ اور چونکہ آپ کی
اس بیماری کو دفع کرنے کے لیے محنت و مشقت اوٹھانا مجہپر واجب ہے، اور
خواہش نفسانی آپکی طبیعت کے موافق ہونیکی وجہ سے آپ پر غالب ہے
جسکو آپ ترک کرتے یا جس سے منہ موڑتے نظر نہین آتے ہین اسواسطے
مجبوراً آپ کی اوس خواہش نفسانی کا مقابلہ کرنا پڑا۔ جس نے آپ پر عقل کے
ذریعہ سے جو آپکی مصاحب ہے غلبہ حاصل کیا ہے۔ اور معمول ہے کہ لڑنیوالا
بغیر سامان کے میدان جنگ مین نہین آتا ہے اور دشمن پر فتح پانے کے
تدبیر یہی ہے کہ اوسکے سامان چہین لئے جائین۔ پس اگر مین اوس خواہش
نفسانی کو جو آپ پر مکر و فریب کے اسلحہ سے مسلح ہوکر حملہ آور ہوئی ہے مغلوب و تباہ
کرسکتا ہون تو صرف مکر و فریب کو رفع کرکے یعنی صدق و صواب سے کام لیکر
ایسے حال مین اگر میری طرف سے آپ کی شان مین کچھ بدرخی اور درشتی ظاہر ہو تو
آپ معاف فرمائین کیونکہ میری نیت آپکی سچی تعظیم و اصلی توقیر اور محض
خیر کی ہے۔ اور جن لوگون نے آپ کو دین کا مخالف بنایا اونھون نے ہرگز
آپکی توقیر کی نہ آپکو نصیحت کی۔ اے بادشاہ آپ اپنے دلکو مطمئن کیجیے اور
آنکھین کھولکر دیکھیے کہ اس ملک مین کوئی ایسا شخص باقی نہ رہا۔ جسکے ایمان
و اعمال سے آپ اپنے اس دعوی کا کہ آپ بودھ کی پیروی کرتے ہین ثبوت
دیسکین اور اگر کوئی چھپا ڈھکا باقی ہے تو وہ شخص ہے جسکو آپنے اپنے قہر
و غضب سے مغلوب کرلیا ہے اور جسپر آپ کا خوف و ہراس غالب ہے۔ کیا جو
لوگ دین مین آپ کے مخالف تھے اون پر شیطان نے آپکو اسی باعث سے

برانگیختہ نہین کیا کہ وہ اس ملک والون مین سب سے زیادہ شیطان کے
دشمن تھے۔ اور کیا شیطان کو اُن لوگون پر اسی وجہ سے سخت غیظ نہین آیا کہ
اوسکو اپنے پاس پھٹکنے نہین دیتے تھے۔ اور آیا خدا سے نزدیک ہونیکی
اس سے زیادہ بھی کوئی عمدہ صورت ہے کہ شیطان کو دورباش کہا جاوے۔ اے
بادشاہ مجھے حیرت ہے کہ کیونکر آپ کو ایسی راے سوجھی باوجود اس کے
کہ آپ اگلے لوگون کی اوس تھوڑی سی رحمدلی کی وجہ سے جو اون سے
ظاہر ہوئی ہے اور اوس قلیل نیکوکاری کے سبب سے جو اون مین تھی اور
اور اوس تھوڑی سی حکمت کے باعث جس سے اون لوگون نے اپنے آپکو
درست کیا تھا بڑی لمبی چوڑی تعریفین کرتے ہین۔ اسلئے کہ آپ تو اونھین
قتل کرتے ہین اور وہ آپ کے ساتھ دردمندی کرتے ہین۔ اور آپ اونپر
لعنت کرتے ہین۔ اور وہ آپ کو دعائین دیتے ہین۔ اور آپ اون کی موت
چاہتے ہین اور وہ آپ کی حیات کے طالب ہین۔ آپ نے اونھین نکلوا دیا مگر
اونکے سینہ مین آپکی طرف سے کینہ نہ آیا۔ اور آپ نے اون پر قہر ڈہایا لیکن
اونکی مہربانی آپ پر کم نہوئی۔ اور آپ کے مال وجاہ کی اونھین کچھ بھی طمع
نہ تھی مگر آپ اپنی جس نسب کو بھول گئے تھے اوسکو اونہون نے پہچانا اور
آپ نے اپنی جس ذمہ داری کو برباد کردیا تھا اوس کی اونھون نے رعایت
کی۔ اور جب اون لوگون نے دیکھا کہ آپ پر بیماری ایسی غالب ہے کہ دوا سی
آپ کو عداوت اور اوس کی جستجو سے ہراس ونفرت سی ہوگئی ہے تو آپکے
لئے اونکا دل دُکھا۔ مگر اونکے ہاتھون مین جو شفا تھی اوسپر اونکو وثوق

تہا اسلئے اونکو آپ کی صحت کی آرزو ہوئی اور آپ نے اپنی تقریر مین جو حکمت کی شیرینی وچاشنی ملائی ہے وہ بیشک دلون کو اپنی طرف کہینچتے اور کانون کو بہت ہی بہلی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اوسکے لئے ایک نقل مین آپ سے بیان کرتا ہون اوسکو سُنئے۔

نقل ہے کہ کسی شخص کے پاس نہایت نفیس وخوش آب جواہرات کا ایک خزانہ تہا جن مین شافی مطلق نے یہ تاثیر رکہی تہی کہ جب کوئی اندہا گونگا بہرا یا مجنون اونکو دیکہتا تہا یا پہنتا تہا تو وہ اچہا ہوجاتا تہا ان جواہرات کا مالک بہی ایک سخی دل رکہتا تہا اور اونکو بیمارون اور مجنونون کے دینے یا دکہانے مین کوتاہی نہین کرتا تہا۔ اسکے لئے وہ کسی صلہ یا معاوضہ کا طالب نہیں تہا اور اگر تہا تو صرف اسقدر کہ لوگ اون جواہرات کی عمدگی وخوبی کو پہچان جاوین اور دنیاوی زینت کا کام اون سے نہ لین۔ اور نہ کسی نااہل کی گردن مین اونہین ڈالین۔ شدہ شدہ یہ بات سرکشون وجاہلون کو بہی معلوم ہوگئی۔ اونہون نے صلاح کرکے اوس شخص سے بڑی لجاجت ونرمی ظاہر کی۔ اور اوسکو یہ دہوکا دیا کہ ہم ان جواہرات کا ذکر سنکر آپ کے پاس دور دور کے شہرون سے آئے ہین اور بہت سے لوگونکو جنہین ان جواہرات سے شفا پانے کی آرزو ہے اون شہرون مین چہوڑ آئے ہین۔ اور اگر آپ ہمکو انکا امین بنائین گے۔ تو ہم اونکو موقع ہی پر استعمال کرین گے اور آپکے شرطون کی پوری تعمیل کرینگے اسپر اوس شخص نے بہت سے عدد اون جواہرات مین سے اونکے حوالہ کئے۔ اور اونکو ہدایت کی کہ صرف اونکو اونکے فائدہ

کی صورتون مین صرف کرنا۔ اور جو لوگ نیت و قول قرار کے سچے ہون
اون ہی کے پاس ان کو امانت رکھنا۔ اور اونکے سوا اور لوگون سے انھین
بچاے رہنا۔ لیکن اون سرکشون اور جاہلون نے آپس مین اون جواہرات
کو بانٹ لیا۔ اور مختلف شہرون مین اونکے ذریعہ سے فوری فوائد حاصل
کرنے کو پھیل گئے۔ جب جواہرات کا مالک مرنے لگا تو اوس نے نیک
لوگون اور پارساؤن کو اون کا امین بنایا۔ اور وصیت کی کہ جسطرح مین ان کو استعمال کرتا تہا اوسی
طرحسے استعمال کرنا۔ اور جن چیزون سے مین انہین بچاے رہتا تھا اون سے
محفوظ رکھنا۔ اور یہ بھی کہا کہ ان جواہرات مین سے تھوڑے سے بدعہدون
اور خائنون کے ہاتھہ مین پڑکر ضایع ہو گئے ہین اور ان بدعہدون نے انکی
تجارت شروع کی ہے اور بدکارون جاہلون اور جانورون کو ان سے زیب
وزینت دی اور مورتون اور تصویرون کے گلے مین ڈالا ہے۔ اور جو گویائی
بینائی و شنوائی ان مین دیکھتے ہو وہ اونہین جواہرات کی بدولت ہے۔
پس اونکو تلاش کر کے ان نالائقون سے واپس لینا جسکے لئے تدبیر بھی
بتادی چنانچہ اون امانت دارون مین سے ہرایک شخص ضرورت کے لائق
تھوڑے تھوڑے جواہر لیکر گم شدہ جواہرات کی تلاش مین مختلف شہرون
کو روانہ ہوا۔ لیکن اس سے قبل وہ نالایق یہ کرچکے تھے۔ کہ جو جواہر جسکے
حصہ مین آئے تھے اون مین اونھون نے اوسی رنگ ڈھنگ اور قد کے
کانچ اور شیشے کے نگینے تیار کر کے ملادئے تھے۔ تاکہ اون کا مال زیادہ
معلوم ہو۔ اور کانچ اور شیشہ کو جواہر کے مول بیچین۔ چنانچہ وہ سب اس

دہوکے کی بدولت تاجر۔ پیشوا۔ اور سردار بنگئے تھے۔ اور لوگون کو علاوہ اونکے مال کہانے کے اپنی طرف مائل اور اپنے دام فریب مین پہنسا رکھا تھا جب امانت دار جواہرات کی جستجو مین روانہ ہوئے تو وہ بھی شہرون اور دیہاتون مین پھیل گئے اور اونکے پاس جو مال تھا اوسے لوگون کو دکھاکر اونھون نے نفع اوٹھانیکی تاکید کی۔ مگر کوئی گانون بھی ایسا نہ نکلا۔ جہان اون نالایقون یا اونکے چیلے چاپڑون کو نہ پایا ہو۔ اسلئے لوگ امانت دارون سے ملنے مین سستی وکاہلی کرتے تھے۔ کیونکہ ایک تو خود اون مین بے پروائی آگئی تھی اور دوسرے وہ انکے جواہرات کو کانچ اور شیشہ کا جانتے تھے اور ناامید ہوگئے تھے کہ انکے پاس شفا محض ہوگی۔ جسکی وجہ یہ تھی کہ لوگون کو بدعہدون کی جواہرات کے جہوٹے ہونیکا تجربہ ہوچکا تھا۔ بالآخر امانت دارون اور اون خائنون مین مقابلہ ہوا امانت دارون نے کہا کہ تم نے ہمارے کچھہ جواہرات بدعہدی سے لئے ہین۔ اور ان مین برے ملاکر لوگون کو تم نے فریب دے رکھا ہے اور اونکے نام سے تم اون جہوٹے نگینون کو لوگون کو دیتے ہو جن مین کوئی نفع نہین ہے۔ اور نہ کوئی پائداری۔ اور اگر تم اسکو نہین مانتے تو اپنا مال تولے آؤ ابھی لوگون پر ہمارا سچ اور تمہارا جہوٹ کھلجاتا ہے یہہ بات سنکر لوگون مین کھلبلی پڑی اور سب کے سب آکر اکٹھے ہوئے خائنون نے امانت دارون کے ساتھہ بڑے بڑے مکروحیلے کئے وہ سب ایسے بتون کو لائے جو خود بخود حرکت کرتے تھے اور چوپایونکو جو باتین کرتے تھے اور بدکارونکو جنکے رخسار سے جگمگاتے تھے۔ اور بدعقلون کو جن مین متانت

وتمکنت تھی - اور یہہ سب باتین اس وجہ سے تھین کہ انکے گلون مین کچھہ اصلی جواہر پڑے ہوئے تھے اور اوپر سے انواع واقسام کی مالائین کانچ اور شیشہ کی جو اصلی جواہر سے رنگ وڈہنگ اور شکل وصورت مین مشابہ تھین ڈال گئین تھین اور اسی کے ساتھ خالص جواہر کی کلغی سر پر تھی جسکی چمک نے ان جھوٹے نگینون کے عیب کو نہ صرف ڈہانک رکھا بلکہ اونکو زیب و زینت دے رکھی تھی - امانت دار دیکھتے ہی ان چالون کو سمجھہ گئے اور جو جواہر خالص تھے اونکو تاڑ گئے اور اون جواہرات نے بھی جو اصلی وخالص تھی مگر جھوٹوں کے ساتھہ ملے ہوئے تھے جو نہین اونکی شکل دیکھی اور اونکو اپنے لائق پایا اپنی لڑیون اور جگھون کو چھوڑکر اونکے پاس آنا شروع کیا اور اپنے جنس کے ساتھہ ملنے لگے پھر تو وہ جس بت سے الگ ہوئے وہ سرنگون ہوا - اور جس چوپائے سے جدا ہوئے وہ گونگا اور بہرا ہو گیا اور جس زانی بدکار سے علیحدگی اختیار کی اوسکی ناپاکی وگندگی کھل گئی - اور جس بدعقل کو دور باش کہا اوس کی کم ظرفی ظاہر ہو گئی - یہان تک کہ سب مالائین اور کلغیان ذلیل وبے رونق رہگئین اور لوگون کا یہ حال ہوا کہ ان جواہرات کی چمک دمک صفائی و روشنی دیکھ کر اونکی آنکھون مین چکا چوند آگئی - اور ان کی عمدگی کے قائل اور انکے ذریعہ سے شفا کے طالب ہوئے - الحاصل صاحب خزانہ تو وہ تھا - خزانہ دین - انواع واقسام کے جواہر حکمت کے کلام - بدعہد جہال آپ کے پیشوایان بت پرست اصلی جواہر مین ان لوگون نے جو کانچ اور شیشے کے نگینے ملائے تھے وہ انکے جھوٹے کلام ہین - جو آپ پر اثر کر گئے ہین - امانت دار وہ لوگ ہین جو

آپ کے نزدیک برے اور بار زہد و تقویٰ کے متحمل ہین۔ اور ان لوگون نے اپنے جن اصلی اور نادر جواہرات کو خائینون کے قبضہ سے واپس لے لیا وہ حکمت ہے جسکو آپنے اپنے کلام مین ملایا ہے۔

جینسر - یہ مثل بجاے خود ٹھیک ہے - کیونکہ لوگون کو اصلی جواہر کی حسن و خوبی ظاہر ہوگئی تھی - اور انھون نے کانچ اور شیشہ کی آمیزش کو اپنی آنکھون سے دیکھہ کر پہچان لیا - اور اوسوقت شفا کے طالب ہوئے - مگر تیرے قول کو تو لوگ ان آنکھون سے نہین دیکھتے - اور نہ اوس کا اقرار کرتے ہین

بوذاسف - کیا یہ حالت آپ ہی کے زمانہ تک ہے - یا بعد کو بھی قایم رہیگی -

جینسر - بلکہ یہ تو خلاف اوسکے جو تو نے کہا قایم رہیگی - پہر تیرے دعوی کے سچے ہونیکی کیا دلیل ہے - اور تو سب سے زیادہ بر سر حق کیونکر ہوسکتا ہے اور جس امر کو تو پہر کل ظاہر کرنے کا دعوی کرتا ہے کیا اوس کا ظہور ویسا ہی نہین ہے جیسا آج ہماری جانب سے تجہپر ہو رہا ہے - پھر تو کیونکر اپنے اوس دعوی کو ہمارے خلاف حجت گردانتا ہے جسپر تو کل کامیاب ہونے کا دعوے کرتا ہے اور جو کامیابی آج مجکو حاصل ہے اوس کو تو میری فتحیابی کی حجت نہین قرار دیتا ہے -

بوذاسف - مین اپنے طریقہ کے نسبت آپ کے نزدیک بھی ظاہر و بیّن ہونیکا جو دعوی کرتا ہون اوسکا ثبوت یہ ہے کہ حق کی قوت اور اوسکے غلبہ اور باطل کے ضعف اور اوس کی مغلوبیت کا اقرار آپ کو بھی ہے -

اور آپ اسکو بھی تسلیم کرتے ہین کہ وہ حق غالب بودہ ہی کی ہدایت اور اوسکی
طریقہ کی پابندی مین ہے اور باطل مغلوب اوسکے خلاف مین ۔ جب آپ
ان دونون باتون کے معترف ہین تو مین آپکو اس کا اقرار کرنے پر
مجبور کرونگا کہ جو لوگ ہمارے مخالف ہین ۔ اون سے ہم زیادہ تر بودہ
کے تابع اور پیرو ہین ۔

جینسر ۔ بیشک تو نے مجھے اپنی ادعائی فتح کی اقرار پر مجبور کیا ۔ اسلئے
کہ تو نے مجھسے اس کا اقرار کرایا کہ بودہ کی پیروی لازمی ہے اور مین اوس سے
برگشتہ ہون ۔

بوذاسف ۔ تب تو آپ کے قول سے یہ پایا جاتا ہے کہ آپ اون
باتون کی خوبی کے معترف ہین جو ہم مین ہین اور اون چیزون کی خوبی
سے انکار کرتے ہین ۔ جو آپ مین ہین ۔ اسکی توضیح یہ ہے کہ آپ اور آپکے
ہم مشرب اسکے مقر ہین کہ بودہ نے اپنی پیروون کے لئے دنیا کی بزرگی
اور امارت مین کوئی فائدہ نہین سمجھا تھا اور اوسنے نہ خود اپنی ذات کے
لئے اور نہ اون لوگون کے لئے دنیا کو پسند کیا تھا اور اوس نے اونھین
اوسکے چھوڑنے ہی کا حکم دیا تہا ۔ چنانچہ روایت ہے کہ ایک دن بودہ
ایک درخت کے سایہ کے نیچے بیٹھا ہوا تھا ۔ اور اوسکے اردگرد لوگ جمع
تھے اوس کے پاس باہر سے دو شخص آئے یہ دونون آپس مین بہائی تھے
ان مین سے ایک نے بودہ سے کہا کہ اے خدا کے بندے ہم دونون
سگے بہائی ہین ۔ اور ہماری والدین بوڑہی سن رسیدہ آدمی ہین اور ہمارے

بودہ کی ایک نقل

کئی چھوٹے چھوٹے بھائی بہنین ہین - اور ہمارے اس بھائی نے والدین کو میرے ذمہ کر دیا اور بھائی بہنون کو مصیبت مین پھنسا دیا - اور مجھے یکہ و تنہا چھوڑ دیا اور دنیا سے الگ ہوگیا - اور ہرچند والدین اور بھائی بہنون نے اسکے سامنے گریہ وزاری کی اسکو اون پر رحم نہ آیا - اور طرہ یہہ ہے کہ مجھے بھی ترک دنیا کی ترغیب دی - اور اپنی غلط فہمی سے یہ سمجھا کہ فائدہ اسی مین ہے - لیکن مین نے یہ مناسب سمجھا کہ اپنی والدین اور بھائی بہنون کے ساتھہ نیکی وسلوک کرون اور اونکی خدمت و پرورش مین مصروف رہون یہانتک کہ سن رسیدہ دنیا سے سفر کر جائین اور کم عمر جوان ہو جائین چنانچہ مین نے یہی کرنا شروع کیا ہے - ایسی صورت مین ہم مین سے کون شخص برسرصواب ہے بوذہ نے کہا کہ تم برسر صواب ہو - بشرطیکہ تین باتون مین سے کسی ایک پر تم قدرت حاصل کرو - آسمان پر چڑہ جاؤ اور ستارون کو اپنے بس مین کرلو اور اوسپر حکومت کرنے والے سے وعدہ لے لو کہ تم پر آفتین نہ آئین گی تاکہ تمہاری مراد پوری ہو اور اگر وہان تک نہ پہونچ سکو تو کوئی ایسی زمین ڈہونڈہ نکالو جسکے رہنے والون کو موت نہ آتی ہو اور تم وہین جاکر رہو اور اگر یہ بھی نہو سکے تو ہر ایک ایسی شئے سے پرہیز کرو جس مین موت ہو نہ اوسکو کھاؤ نہ پیو نہ پہنو نہ اوس مین سکونت کرو - اور اگر ان تین باتون مین سے کوئی بھی حاصل نہو تو تم کیونکر اپنے نفس پر یہ حکم کر سکتے ہو کہ تمہارے کنبہ کی خبر گیری اور کفالت اوسوقت تک کرے - جب تک کہ سن رسیدہ مر نہ جائین اور کم سن جوان نہ ہو جائین - اور تمکو کیونکر اطمینان ہوگیا

کہ تمکو کوئی ایسی بیماری یا کوئی جسمانی ہرج لاحق نہوگا - جو تمکو اوس سے زیادہ مجبور و بیکار کر دے - جسقدر کہ تمہاری والدین بڑہاپے کی وجہ سے ہین اور تم اوس سے زیادہ سست و بے مصروف ہو جاو جسقدر تمہارے چھوٹے چھوٹے بہای بہنین ہین اور یہی لوگ تمہاری خدمت وخبر گیری کی تکلیف مین مبتلا ہو جائین -

اسکے بعد اون سے بوده نے ایک مثل بیان کی - اوسنے کہا کہ لوگ روایت کرتے ہین کہ ایک بادشاہ نے اپنے دشمن کے ملک پر چڑہائی کی اور اوسپر دخل کر کے مظفر ومنصور گھر کی طرف پھرا - اسکے ساتھ اسکے دو کمسن بیٹے تھے - مگر جس وقت وہ دشمن کے ملک پر دہاوا کرنے لگا وہ دونون بچے پیچھے چھوٹ گئے اور بہت دیر تک بہٹکتے پھرے آخر ایک چشمہ کے پاس پہونچے جو ایک وحشتناک لق و دق جنگل مین جس کی وسعت کا پتہ نہ تہا ایک پہاڑ کے دامن مین واقع تھا - یہ دونون بچے اوسی چشمہ پر ٹہہر گئے - اسکے پانی سے پیاس بجھائی - اور آس پاس کے درختون کے پہلون اور پتون سے بہوک کی آگ فرو کرلی - اوس جنگل کے چرند پرند اور درندے بھی اسی چشمہ سے سیراب ہوتے - اور اس پہاڑ مین جو کھوہ اور غار تھے اونھین مین گرمی و سردی سے پناہ لیتے تھے ان دونون بچون نے دن توکسیطرح کاٹا - مگر جب رات ہونے آئی تو جنگل کا سناٹا دیکھکر ڈرے اور درندون سے سخت گہبرائے - اسلئے رات کاٹنے کو ایک غار مین اوترے اور اوس مقام کی یہ حالت کہ شام ہوتے ہی انواع واقسام کے درندے

[illegible]

شیر۔ چیتے۔ ریچھ۔ بہیڑیے وغیرہ وہان آنا شروع ہوئے اور پانی پینے لگے۔ اور یہ دونون چپ چاپ دیکھتے رہے۔ پھر وہ سب متفرق ہو گئے اور مختلف غارون مین چلے گئے چنانچہ جس غار مین یہ دونون بہائی تھے اوسمین بندرون کا ایک غول پہونچا۔ مگر ان دونون کو دیکھکر مہربانی سے پیش آیا۔ اور درختون کے میوے جو اوسنے جمع کر رکھے تھے وہ اسنکے سامنے لایا اور ان دونون کے لئے آگ روشن کی۔ مختصر یہ کہ دونون نے ان بندرون سے مہربانی و نرمی کے برتاؤ دیکھے۔ اور آرام سے رات بسر کی۔ صبح ہوتے ہی بندر ادہر اودہر چلے گئے اور یہہ دونون غار سے باہر نکلے اور ہر جانب نظر دوڑائی اور اپنے اردگرد خوب غور سے دیکھا بہالا تو جنگل کے سوا سامنے کچھ نظر نہ آیا۔ انکا سارا دن تو دیکھہ بہال مین بسر ہوا جب شام ہوئی تو پہر اوسی غار مین پناہ گزین ہوئے اور آپس مین کہنے لگے کہ ہماری تقدیر اچھی تھی جو اتنے غارون مین سے جن مین طرح طرح کے درندے بستے ہین بندرون ہی کا غار ہمارے قرعہ مین آیا۔ کیونکہ جب جانورون ہی مین آ پہنسے تو کوئی جانور بندر سے زیادہ ہمارے مشابہ ہمارے لئے کم آزار ہمارا خیر گیر ان۔ اور ہمپر مہربان نہین ہو سکتا ہے اس خیال سے دونون اپنی حالتِ زندگی پر کسیقدر خوش ہوے اور بندرون کے غار مین رہنے لگے یہان تک کہ جوان ہوئے اس اثنا مین بندرون کو ان سے ویسی ہی انس و الفت ہو گئی جیسی کہ ہمجنسون مین ہوا کرتی ہے اور اونکی مادائین بھی ان دونون سے لگاوٹ کرنے لگین۔ چنانچہ ان دونون نے بندرون مین

شادی بھی کرلی ۔ اور اون سے بچے بھی پیدا ہو گئے ۔ اودہر بادشاہ برابر
ان دونونکے تلاش و جستجو مین مصروف تہا ۔ آخر اوسکو ان دونون کا پتہ
لگ گیا ۔ اوسنے اپنے نوکرون کو سواریان ۔ کپڑے وغیرہ لیکر اونکے پاس
بہیجا ۔ مگر اون مین سے ایک تو اپنے باپکے پاس آنیکو خوش اور اوسکا
بہت شکر گزار ہوا اور اوس کی بہیجی ہوئی چیزون کو قبول کیا اور اوسکے آدمیون
کے ساتھ چلنے کو مستعدی ظاہر کی ۔ اور دوسرے پر عادت غالب آگئی ۔
یعنی اوس جگہ کی الفت اور بندریا کی صحبت نے اوسکو اپنے باپکے ملازمون
کے ساتھ جانے سے باز رکھا ۔ اور وہین کا ہو رہا اب بتاؤ کہ ان دونون مین
سے کونسا بر سر صواب تھا ۔ اوس شخص نے کہا کہ اے بندۂ خدا ۔ کہان
ہم اور ہمارے ماں باپ ۔ اور کہان بندر ۔ اور یہ دونون لڑکے ۔ بودہ نے
کہا کہ نہین ۔ بلکہ ان بندرون کے جسمون کو انسان کے جسمون کے ساتھہ
اوس سے زیادہ مشابہت و مماثلت ہے جو تمہارے اون بزرگون کے
جسمون کو جنکی طرف تم اپنی نسبت کرتے ہو تمہاری روح کے ساتھ ہے ۔
جس مین کوئی بزرگی نہین آتی ہے جب تک کہ بدن کو خوار و ذلیل نہ کیا جائے
پس اے بادشاہ ۔ اس روایت کے معلوم کرنے کے بعد آپ کیونکر یہ
چاہتے ہین کہ قول مین بودہ کے موافق رہین ۔ اور فعل مین اوسکے مخالف ۔ اور
آپکا یہ قول کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ تیری فتحیابی جو کل ہوگی وہ تو تیرے لئے
حجت ہو ۔ اور ہماری کامیابی جو آج تجھپر ہے ہمارے لئے حجت نہ ہو ۔ اوسکا
جواب یہ ہے کہ دونون ہمارے ہی لئے حجت ہین ۔ آج آپکا ہمپر غالب رہنا

بھی۔ اور کل ہمارا آپکے اوپر فتح پانا بھی۔ اور ان مین سے کوئی بھی آپکے
لئے حجت نہین ہے۔ اسواسطے کہ آجکے دن آپکا ہمپر غالب آنا ہمارا قتل
اور ہلاک ہونا ہے اور ہماری بڑی مضبوط اور سخت حجت آپکے اوپر یہی
ہے۔ اور کل کے دن ہمارا آپ پر غالب آنا آپکے لئے حیات وصلاح کا
باعث ہے۔ اور اسی سے ہمارا برسر حق اور ہمارے دین کا افضل ہونا ثابت
ہوتا ہے۔ اب رہے آپ سو آپکا ہمپر غالب آنا کسی طرح آپکے لئے مفید مدعا
نہین ہے۔ اسلئے کہ آپ ہم لوگون کو بغیر اسکے کہ آپکا کوئی جرم کیا ہو قتل
کرتے ہین۔ اور نہ ہمارا آپ پر غالب آنا کیونکہ ہم نہ کینہ رکھین گے اور نہ انتقام
لین گے۔ اور کچھ شک نہین کہ آج آپ اپنے جس غلبہ کا دعوی کر رہے ہین
وہی آپکے نفس کے لئے بہت بڑی مصیبت وبلا ہے۔ اور کل جو غلبہ ہمکو
ہوگا۔ اوس سے آپکو بھی کچھ کم فائدہ نہین پہونچنے کا۔ کیونکہ آپکا غلبہ
ہمارے جسمون کے لئے ہلاکت ہے۔ اور ہمارا غلبہ آپکے دین کے لئے
نوید سلامت اور آپ نے جو اپنے آبا و اسلاف کی فضیلتین گنوائین تو میرے
لئے اوس سے بڑھکر اور کونسی قوی دلیل ہوسکتی ہے جسکا علم آپکو بھی ہے
کیونکہ ان لوگون نے بوده کے اوسی طریقہ کے موافق کوششین کی تھین
جسکو مین بہ دلیل آپکے نزدیک ثابت کر رہا ہون۔ اور جسکی طرف آپکو بھی
رغبت ہے اور آپ بھی اوس کا دعوی کرتے ہین۔

اب آپ مجھے یہ بتلائین کہ آیا بوده کے نزدیک آپکے وہ اسلاف زیادہ
پیارے اور خیر کے حقدار تھے۔ یا خود او اوسکا نفس۔ پھر کیونکر آپ نے یہ

امید کی کہ ان لوگون نے عیش وعشرت کے ساتھ وہ درجہ پایا جو بودہ کو نصیب نہوا۔ مگر نفس کشی وریاضت سے۔ یا کیونکر اوسنے اوسحالت کو اونکے لئے پسند کیا اور اپنے نفس کے لئے ترک دنیا اور اوس سے کنارہ رہے کرنیکو ترجیح دی۔ یا کیونکر اوسنے دونون بھایئون کو ترک دنیا کا حکم دیا۔ باوجود اسکے کہ اون دونون نے مان باپکے بوڑہا ہونے اور بہائی بہنون کے بیآسرے ہونیکی شکایت کی تھی۔ اور آپ کے اجداد کے لئے اوسنے یہ قبول کرلیا کہ دنیا دار رہین اور اوس کی تدبیرین کرتے رہین۔ کیا آپ یہ کہین گے کہ اوسنے ایک گروہ کے ساتھ دین مین نرمی لی اسلیئے کہ وہ بادشاہ تھے اور دوسرون پر سختی کی اسلیئے کہ رعایا تھی۔ مگر مین آپ کی نسبت یہ گمان نہین کرسکتا کہ آپ ایسی بات کو بودہ کیطرف منسوب کرین گے۔ اور نہ مین یہ سمجھتا ہون کہ کوئی شخص آپکے ساتھہ اس راے مین اتفاق کرے گا۔ یا شاید آپ یہ کہین کہ درجون مین تفاوت ہے مگر سب نجات ہی کی راہ مین۔ لیکن اسوقت تو آپ بقول خود خلاف حق کے قایل ہونگے اور مجبوراً آپ کو زاہدون اور دنیا کے تارکون کی اوس فضیلت کا اعتراف کرنا پڑیگا۔ جو آپ پر گران گذری تھی۔ اور نیز آپکو زبردستی ماننا پڑے گا کہ اونھین لوگون کے ساتھ خالص دوستی اور اونکی مدد کرنے اور جس امر پر اونھون نے صبر کیا اور جس سے آپ بیقرار ہوگئے اوس کی خوبی کو تسلیم کرنے مین آپکی صلاح وفلاح ہے اور مین قسم کھاکر کہتا ہون کہ سچ ہے بھی ایسا ہی۔ اور بلاشبہ یہی وہ منزلت ہے جس سے بے پروائی کرنے کا آپ کے پاس کوئی عذر نہین ہے۔

اور نہ اوسمین دیر کرنیکی کوئی معقول وجہ ہے اور نہ اس کا کوئی بدلہ ہے اگر آپ اس سے محروم رہے اور یہی وہ صاف اور کھلی ہوئی راہ ہے۔

ہر پیغمبر بودہ نے ہر تندرست و بیمار کو اس امید سے چلایا تھا کہ منزل کے قریب تو پہونچ جائینگے گو اوس مین داخل نہون۔ اور وہ اس کو سمجھا تھا کہ دوپہر کی طپش۔ سنگریزون کی سوزش۔ دہوپ کی تیزی۔ دشمن کی اطاعت کرنے اور شریرون کی آمد و رفت کی جگہہ مین ٹہیرنے سے بہت زیادہ آسان ہے۔ اور آپ کے آبا و اجداد دنیا مین اسی رتبہ پر رہے۔ اور اونہون نے خدا کے حکم سے راہ پائی اور فائز المرام ہوئے اور بعض اون مین سے تکمیل عمل کے باعث بہت بڑے درجہ پر پہونچے۔ اور بودہ کیا تھا۔ خدا کا ایک بندہ اور روحون کا ایک طبیب۔ اوسنے نرمی اختیار کی اور علاج مین غور کرنا شروع کیا۔ اور انواع و اقسام کی بیماریون کو اوسنے ویسی ہی مختلف دواؤنکے ذریعہ سے دفع کیا۔ اوسکی مثال روحانیات مین ٹہیک اوسی حاذق طبیب کی تھی جو لوگون پر شفیق اور علاج مین بڑا مبصّر تھا۔

پیغمبرون کی حقیقی طبیبون سے تمثیل

اوسکی مثل یہ ہے کہ کسی بادشاہ کو خبر پہونچی کہ فلان شہر کے باشندے جو اوس کی رعایا مین سے ہین جنون کے مرض مین مبتلا ہو گئے ہین۔ اور اس مرض کی وہان ایسی شدت ہے کہ ایک متنفس بھی اس سے نہین بچا ہے بادشاہ نے خاص اپنے حکیم کو وہان بہیجا۔ کیونکہ وہ علم و حکمت مین سب سے فایق تھا۔ جب یہ حکیم اوس شہر مین پہونچا اور وہان کے راستون اور بازارون مین پھرا تو ایک ہولناک منظر اوس کی آنکھون کے سامنے آیا اسلئے

کہ مجنونون کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ اور ہوش والے کا کہین پتہ بھی نہ تھا جس سے ملاقات ہوتی تھی وہ مجنون ہی نظر آتا تھا۔ صرف اتنا فرق تھا کہ کسی کا جنون چھپا ہوا تھا اور کسیکا ظاہر۔ اور کسی پر عادت غالب آگئی تھی کہ دیوانون مین رہتے رہتے اچھا خاصہ دیوانا بنگیا اور اونھین مین ملگیا تھا۔ اس حکیم نے دیکھا کہ اگر اسبات کو ظاہر کیا جاتا ہے کہ ہم تمہارا معالجہ کرنا چاہتے ہین۔ تو جو بہوت اونکے سر پر سوار ہین وہ اونھین بھڑکائین گے۔ کیونکہ اونھین ہم سے وحشت ہے۔ اور وہ سب اکٹھے ہوکر ہمین قتل کرڈالین گے۔ اسواسطے اوسنے چلتا ہوا یہ نسخہ اختیار کیا کہ اون مین سے ایک کے بعد ایک کو تنہا پاکر پکڑتا اور اوسکے ہاتھ پانون باندہ کر جھاڑتا پھونکتا اور علاج کرتا یہان تک کہ وہ اچھا ہوجاتا تھا۔ اور اوسی سے دوسرے دیوانونکی گرفتاری و علاج مین مدد لیتا تھا۔ اور اوسکے ساتھ یہ بھی دیکھتا رہتا تھا کہ کون سے لوگ اوسکی سب سے اچھے معاون صاحب رعب و دبدبہ اور مجنونون کو سب سے زیادہ قبضہ مین کرنے والے ہوسکتے ہین۔ چنانچہ اون مین سے ایک آدمی کو دیکھا کہ نہایت جسیم بڑے رعب وداب کا، اور ان کمبختون کو سب سے زیادہ دبانے والا ہے اور یہ لوگ اوسی سے دبتے اور اوسیکے پاس جاکر پناہ لیتے ہین۔ یہ دیکھ کر وہ حکیم سمجھ گیا کہ میرا سب سے بڑا معاون یہی ہوسکتا ہے۔ مگر فوراً اوسکے علاج کرنے کا قصد نہین کرسکتا تھا۔ کیونکہ ابھی کافی جماعت اوسکو قبضہ مین لانیکے قابل جمع نہین ہوئے تھے۔ اسواسطے وہ حکیم برابر کمزوروں کو اکیلا پاکر باندہ لیتا اونکی دوا و دعا

کرتا اور جب وہ اچھے ہوجاتے تو اونکو رہا کر دیتا - اور اس راز کو پوشیدہ رکھنے کی سخت تاکید کردیتا تھا - یہان تک کہ اوسکے پاس ایک معقول تعداد صحت یافتہ لوگون کی جمع ہوگئی - تب اوس بڑے موٹے مجنون پر ہاتھ صاف کرنیکی فکر ہوئی - اتفاق سے ایک دن وہ تن تنہا ملگیا - پھر کیا تھا حکیم نے اپنے ساتھیون کی مدد سے اوسکو اپنے قبضہ مین کرلیا - اور جھاڑ پھونک دوا و دعا سے اوسکو اچھا کر دیا - اب تو پہلے صحت یافتون کی مدد مین اوس بڑے مجنون کی مدد بھی شریک ہوگئی - اور کھلے بندون وہ حکیم مجنونون کو پکڑ کر علاج کرنے لگا - اور اوس قوی شخص کیوجہ سے کسی کا ہاتھ بھی اوس تک نہین پہونچتا تھا - اوس حکیم کی ان کوششون کے بعد اوس شہر کے لوگون کی کئی قسمین ہوئین - بعض تو کل بیماریون سے پوری طور پر شفا پاگئے بعض کا صرف جنون ہی دفع ہوا - مگر بالکلیہ بعض کا جنون بہت کچھ چلا گیا - اور تھوڑا سا فالج و رعشہ باقی رہگیا - اور بعض مجنون کے مجنون ہی رہے - اسلئے کہ اوس حکیم سے ہمیشہ بھاگتے رہے - جب حکیم نے اپنا کام کرلیا تو بادشاہ کے حضور مین اوسنے جانیکا قصد کیا اور اپنی دوائین اون لوگونکے پاس ودیعت رکھین جو سلامت رو تھے - اور جنکی اور بیماریان باقی تھین اونکو حکم دیا کہ دوائین استعمال کئے جائین - اور جن کا جنون کچھ باقی رہگیا تھا اونسے کہا کہ دوا کے امانت دارون کے کہنے پر عمل کرین اور اونکی نافرمانی نکرین اور اپنے نفس کی خاطر اونکی مدد کرین - اور سب لوگون کو یہ عام نصیحت کی کہ جو لوگ باقی رہ گئے ہین اونکی علاج پر اگر قدرت پائین تو نرمی کی تدبیرون سے کام لین - ان لوگون نے

اوسکے حکم کی تعمیل کی ۔

الحاصل وہ بادشاہ تو خدا ہے ۔ وہ طبیب بودہ ۔ وہ شہر جہاں جنون کا مرض عالمگیر تھا یہ دنیا ۔ جنون دنیا کے مال و متاع کی محبت ۔ بڑا مجنون بودہ کے یار و اصحاب اور آپکے بزرگوار بیسم ۔ اور مثل اونکے دوسرے اہل کمال جنہون نے بودہ کے ہدایات کی بجا آوری مین قصور نہین کیا ۔ وہ لوگ جن مین وہ بیماری تہوڑی سی باقی رہ گئی اور اوس کا اکثر حصہ زایل ہو گیا ۔ وہ شنبھی اور اوس سے کم رتبہ لوگ آپ کے آبا و اسلاف مین سے ہین ۔ اور نیز آپ (اگر خدا نے چاہا) اور وہ لوگ جو علم کے کمال اور عمل کے قصور مین آپ کے مشابہ و مماثل ہین اور الگ تھلگ رہنے والے بدنصیب یہ بت پرست ہین جنہون نے اپنی بیماری کو نہین پہچانا اور طبیب سے بغض و عداوت رکھی ۔

پس اے بادشاہ ۔ اپنی ہدایت کو دیکھئے اور اوسے اپنے نفس سے بچائیے ۔ کیونکہ اسکے مکر و فریب کا انجام برا ہے ۔ اور آپنے اپنے بزرگون کے مناقب اور عمدہ خصائل جو بیان کئے اونھین پر اکتفا نہ فرمائے کیونکہ عنقریب آپکو وہ باتین معلوم ہونگی جن سے آپ بے نیاز نہین ہو سکتے ہین ۔ اور وہ یہہ ہے کہ آپ پر مخفی نہین ہے کہ خدا کے نزدیک بودہ کا رتبہ آپ کے بزرگ بیسم سے زیادہ تھا پس اگر وہ سلطنت جس کا انتظام آپ کے بزرگوار نے کیا اوس شخص کے لئے جو اوسپر قابض ہوا بہتر ہوتے تو ضرور اللہ اپنے بندے بودہ کو ترجیح دیتا ۔ اور اگر بودہ اسمین کوئی خوبی دیکھتا تو ضرور

اسپنے رب سے ایسی ہی یا اس سے اور بڑی سلطنت کی درخواست کرتا - یا وہ آپ کے بزرگوار کو حکم کرتا کہ اسکو ہرگز نہ چھوڑو اور اسی مین ہمیشہ مصروف رہو اسواسطے کہ آپ جانتے ہین کہ بودہ نہ اوس سے دہوکا کرتا تھا اور نہ اوسپر حسد - اور اصل یہ ہے کہ سلطنت اور دنیا راس نہین آتی ہے مگر بندگی سے - اور بندگی نہین ہو سکتی ہے - مگر ذلت سے - اور ذلت برابر قایم نہین رہ سکتی ہے مگر خدا کے خوف سے - اور وہ خوف سخت دشمنی کے ساتھ خالص نہین رہ سکتا ہے - کیا آپ نہین دیکھتے ہین کہ سلطنت دشمنی ہی ہے اور اللہ نے آپس مین دشمنی رکھنے کا حکم نہین کیا ہے پھر آپ اسکو دیکھئے کہ آپکے بزرگ بتیسم نے بودہ کی کیسی تعظیم وتکریم کی تھی کہ سارے ہدیون اور تحفون کو چھوڑکر اوسنے اپنی اولاد ہی اوس کی نذر کی - اس سے آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ سمجھتا تھا کہ بودہ کو سونے چاندی اور دنیا کے اور مال ومتاع کی طرف مطلق رغبت نہ تھی جو اوسکو دیتا یا اوسکے سامنے پیش کرتا - اور اسی سے اوسنے جانین ہی اوس کی نذر کین - جنکی حاجت بودہ کو تھی - اسواسطے کہ وہ اونھین پاک وصاف کرتا تھا - اب آپ بتائین کہ آپنے کیونکر بتیسم کے موافقت اور یہ امید کی کہ آپ اوس سے ہونگے - حالانکہ اوسنے ایسی سخاوت کی تہی کہ اپنی ذکور واناث اولاد مین سے چالیس کو بودہ کی نذر کیا تھا جنکو بودہ نے تارک الدنیا بنایا اور آپ تو اوس ایک لڑکے کے بارہ مین جسکے ساتھ دوسرا کوئی بھی نہین ہے بخل کرتے ہین اور کس منہ سے آپ اون عورتون کے قطع علائق کی تعریف کرتے ہین

کہ اچھوتیان رہکر جو گنین بنگیین اور اون مردوسنکے بودہ سکے خلیفہ ہونیکی
مدح کرتے ہین کہ اوس کی ہدایت پر برابر قایم رہے حالانکہ آپ اس کی
ممانعت فرماتے ہین۔ اور کیونکر آپ اپنے داداشنبہی کو جو دنیا کا محتاج
اور اوسکے عروج کا طالب تھا اپنے جد اعلی بسم کے برابر کرتے ہین جسکو
کسی دنیاوی حاجت نے دنیا کے بس مین نہین کیا۔ اور شنبہی نے جو اوس
ضرر رسیدہ بچے کے ساتھہ مہربانی کی۔ تو کیا اس سے اور باقی بچون کی خبر گیری
کی ضرورت ساقط ہوگئی یا اور لوگ جو اوس بچے جیسے ضرر رسیدہ محتاج
کمزور اور مجبور محض تھے اور جن کی حالت کی اوسے اطلاع نہین ہوتی تہی۔
اونکے فرض سے وہ بری الذمہ ہوگیا تھا۔ اور کیا وہ بچہ اور اوس کا باپ
اوس شاہی عطیہ کی وجہ سے اس سے بےغم ہوگئے تھے کہ زمانہ کا انقلاب
اونکو پھر ویسے ہی افلاس وفاقہ مین گرفتار کرسکتا ہے اور آیا ہر ضرر رسیدہ یا
ہر ایسے شخص کو جو شنبہی کے زمانہ مین تھا اس کی امید ہوسکتی تھی کہ جیسا موقع
اوس بچہ کو حسن اتفاق سے بادشاہ کے مہربان ہونیکا ملگیا تھا ویسا ہی اوسے
بھی ملیگا۔ کیونکہ اوسدن شنبہی ضرر وستم رسیدون اور اون محتاجون کی
تلاش مین تو نکلا نہ تھا جنکا حال اوس سے پوشیدہ تہا بلکہ وہ تو سیر
وتفریح کے لئے سوار ہوکر جاتا تھا اور علی ہذا اوس بچہ کا اوس مقام پر
کھڑا ہونا اس لئے نہ تھا کہ شنبہی سے ملاقات ہوگی اور وہ عنایت وترحم
کریگا۔ بلکہ ضرورت وعسرت کی وجہ سے تھا۔ اور اسکا ثبوت کہ بمقابلہ اون لوگون
کے جنکی تکلیف ومصیبت کا حال شنبہی کو معلوم ہی نہین ہوتا تھا وہ لوگ

جنکے حالات سے اوسے اطلاع ہوئی تہی بہت ہی تہوڑے سے تھے یہ بھی کہ وہی مرد کسقدر عرصہ تک افلاس و فاقہ کی مصیبت مین مبتلا رہا آخر مجبور ہوکر اوس نے اپنے چھہ بچون کو گویا صدقہ کیا اور اوسکے قرضخواہون نے اوسپر کسقدر سخت گیری و تشدد کا برتاو کیا۔ اور بادشاہ سلامت کو مطلق خبر نہوئی۔ اور اسکے ساتھ وزیرون کی خیانت و انحفار حق اور اسی قسم کی اور باتون کا خیال کیا جاے تو دونون قسم کا مقابلہ کس درجہ پر پہونچتا ہے۔ اور یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ بادشاہ عوام کی صلاح و فلاح کے کام اوسقدر نہین کرنے پایا جسقدر کہ ضرور تھی اور نہ اس سے کوئی کار نمایان خواص کی بہتری کا ظہور مین آیا۔ اور بالفرض اگر خواص کو اوسنے فائدہ بھی پہونچایا ہوتا تو اوس کی مملکت کے اون بقیہ لوگون کے اعتبار سے جن کی مصیبتاین شہنشاہی کے کانون تک نہین پہونچین یا اگر پہونچین بھی تو وہ خود اوس تک نہین پہونچے۔ یہ کچھ بھی نہین ہے۔

اے بادشاہ۔ کیا آپ کو نہین معلوم ہے کہ شہنشاہی مین صرف یہ خوبی تھی کہ نیکی کرنے کی نیت اوسمین تھی مگر اوس سے پورا عمل نہوسکا اور اوسنے سیدہی راہ اور عذاب سے نجات اس سبب سے پائی کہ جن لوگون نے عمل کو پورا کرنیکا بوجھ اوٹھایا تھا اونکی موافقت کی اور اپنی تقصیر کا معترف ہوا۔ اور یہی حال تلذین اور فلسطین کا تھا۔ اور انشاءاللہ آپ بھی ایسے ہی ہونگے۔

لیکن وہ لوگ جو بودہ کی سیرت مین کامل۔ اوسکے دین کی حقیقت

سے کے ماہر اور اوسکے فرایض کے متحمل ہین وہ اون لوگون کا گروہ ہے جن سے دور بہاگنے اور دشمنی و عداوت کرنے کی بلا مین آپ مبتلا ہوئے اور جو آپکے قہر و غلبہ سے عقبیٰ کی سعادت کو پہونچے اور اون کی وجہ سے جو گناہ آپکی گردن پر ہوا۔ اوسکے لئے دردمند ہوئے ۔ اب مین ایک تمثیل بیان کرتا ہون اوسکو سُنیئے۔

ایک بادشاہ نے بہت سی فوجین جمع کرکے ایک ملک پر چڑہائی کی اور اوسکو اوسنے فتح کیا۔ وہان اوسکو بہت سا سونا ہاتھ لگا۔ بادشاہ نے سب کو مختلف مقامات سے جہان جہان سونا ملا تھا اپنے ایک خزانہ مین جمع کرایا اور اوس ملک کے کل سنارون کو بلوا کر حکم دیا کہ اس سونے کو سارے غل و غش سے پاک و صاف کرکے برتن بنائین ہم اپنے ساتھ لیتے جائینگے لیکن اسقدر عجلت مین سنارون سے حکم کی تعمیل نہین ہو سکتی تھی سونا بہت زیادہ تھا۔ اور لوگون نے یہ بھی دیکھا کہ اگر بادشاہ اسکے انتظام مین کام ختم ہونے تک انکے شہر مین ٹھہرا رہیگا تو ملک کی وسعت و پیداوار بادشاہ کے خدم و حشم اور لشکر جرار کے لئے ہرگز کافی نہین ہونے کی۔ اسلئے سب نے بادشاہ سے اس امر کی شکایت کرکے یہ درخواست کی کہ آپ یہان سے تشریف لیجائین اور سونے کے خزانہ پر معتبر نگران مقرر کر جائین جو بادشاہی فرمائشین یہان تیار کرایا کرے بادشاہ نے اونکی درخواست منظور کی ۔ اور اپنی طرف سے مہتمم خزانہ و ظروف سازی مقرر کیا اور ہوشیار و ماہر سنارون کو متعین کیا۔ اور جن برتنون کی فرمایش کی تھی اونکے سانچے

بادشاہ جوہر شناس کی تمثیل

حوالہ کئے۔ اور اونکی صورت و شکل اور ہر ایک کا وزن بیان کردیا۔ اور اہل شہر پر تاکید کردی کہ اپنے قاصدون کی معرفت اسقدر ظروف ہر سال بھیجا کرین۔ اور جو چیزین بھیجین اوسکے سونیکو تاؤ دیکر خوب اچھی طرح سے پاک وصاف کرڈالین۔ اور جب بادشاہ کا مقرر کیا ہوا مہتمم خزانہ مرجاے تو سب سے زیادہ انصاف ورکو اوس کی جگہہ پر مقرر کرین۔ بادشاہ نے یہ سب باتین سمجہاکر وہان سے کوچ کیا۔ وہ مہتمم خزانہ سونارون کو اپنی نگرانی مین لیکر بادشاہ کے حکم کی اون سے تعمیل کرانے لگا۔ جب سال پورا ہوتا تھا تو وہ بادشاہ کی تعداد مقررہ کے بموجب خالص سونے کے ظروف جن مین ذرہ برابر بھی کھوٹ نہ تھا روانہ کرتا تھا۔ یہان تک کہ اس شخص نے وفات پائی اور دوسرا شخص اس کام پر مقرر ہوا مگر اس شخص کو یہ نگرانی بہت دشوار معلوم ہوئی اور سونے کا صاف کراکے خالص بنانا نہایت شاق گذرا۔ اس لئے اسنے کھوٹے ہی سونے کے ظروف بنوا بنواکر بھیجنے شروع کئے اور اسمین اس شخص کو یہہ فوری فائدہ بھی معلوم ہوا کہ کھوٹا سونا طلای خالص کے حساب سے خرچ کرتا تھا۔ اس کے بعد تیسرا شخص مقرر ہوا۔ اسنے ہر ظرف کی تیاری مین سونے کی مقدار کم کی اور ٹانکہ بڑہا دیا۔ اسکے بعد اور آئے۔ انھون نے پیتل کے ظروف بنوائے۔ اور اونپر سونے کا ملمع کرایا۔ اسکے بعد ایک اور تشریف لائے جنھون نے پیتل کے ظروف بنوائے اور اونہین ملمع بھی نہین کرایا۔ پھر اور صاحب آئے اونھون نے سونے کے رنگ کے شیشون ہی پر اکتفا کیا اور انکے بعدوالے نے تو خاتمہ ہی کردیا

کر خزانہ کو لوٹا۔ سوناروں کو قتل کیا۔ سانچون کو توڑا۔ اور اپنی بغاوت کا اعلان کر دیا۔ ایسی صورت مین اے بادشاہ۔ اوس بادشاہ کی یہ راے صحیح اور حق بجانب ہے یا نہین کہ اوس شہر کی طرف ایسے لوگ بہیجے۔ جو مال مسروقہ کو برآمد کر کے خزانہ جمع کرین۔ اور سرکشون اور باغیون سے انتقام لین۔ یا اونکو گرفتار کر کے اون کا قصور معاف کر دین۔ اور اوس شہر کے باشندون سے اوتنے برسون کا بقایا وصول کرین۔ اور جو کھوٹے ظروف اونھون نے بھجواے تھے اونکو واپس کر کے مال اور صورت دونون کی اصلاح اونسے کرائین اور جن مین سونا نام کو چھو نہین گیا ہے اونکو نئے سکے سے بنوائین کیا بادشاہ کا ایسا کرنا مقتضاے انصاف ہے یا نہین۔

جینسر۔ بیشک یہ کارروائی انصاف کی ہے۔

بوذاسف۔ تو بیشک ہوکر رہیگی۔ اے بادشاہ کیا آپ اپنے ملک والون کی نسبت یہ خیال کرتے ہین کہ یہ قبل اسکے لوٹنے پائینگے کہ بادشاہ کے فرستادہ ان سے انتقام لینے کو آئین۔ اور یہ اپنے گناہون کا اقرار کرین۔ اور پہلے کی تلافی کرین۔ اور مقررہ خراج کی ادائی کا پورا بندوبست کر لین۔

جینسر۔ مجھے تو ان کی ایسی ہی سامان نظر آتے ہین۔

بوذاسف۔ مگر اے بادشاہ۔ آپ نے اپنی ذات کے ساتھ کہان انصاف کیا۔ آپ ہی فرمائین کہ اس ملک کے لوگون مین سے آپ سے زیادہ کون شخص اسکا مستحق ہے کہ ایسی عمدہ راے کامل غور و فکر اور فیاضی کے فعل اختیار کرے جو اللہ کی خوشنودی اور آخرت کی بہبودی کا ذریعہ و وسیلہ

ہون ــــ کیا آپ خدا کی نعمت کا بہت بڑا حصہ پانے کی وجہ سے سب لوگون سے بڑے سب سے زیادہ شکر کرنے کے ذمہ دار خدا کے دین کی توہین کرنے مین سب سے کم عذر اور اوس کا اعلان کرنے مین سب سے زیادہ قابو والے نہین ہین -

اے بادشاہ - آپ اون نعمتون کو یاد کیجئے جو اللہ تعالے نے آپ کو عطا فرمائے ہین - اعلی النسب - عالی رتبہ - اچھی صورت - کافی قدرت - اور نیک نیت مرحمت فرمائی - اور جو عنایت باقی رہگئی تھی اوسکی تلافی اس طرح سے کی کہ آپ پر لطف و کرم مبذول کرنے کے لئے آپ تک حکمت پہونچانے اور اس طرح سے آپ کے کانون مین ڈالنے کو کہ آپ اوسکو روک نسکین خدا نے مجھے آپ کے گھر مین پیدا کیا - اسلیئے کہ کوئی آدمی اس کی قدرت و جرأت نہین رکھتا تھا کہ آپکے سامنے اوسکا تذکرہ کرے - یا اوسکو پیش کرسکے اور نہ آپ اسکو جائز رکھتے تھے کہ کوئی آدمی آپ کو اوسکے سمجھنے اور سننے پر مجبور کرسکے یکایک خدا کو آپ پر رحم آیا تو اوسنے یہ باتین آپکو میری زبانی سنوائین - کیونکہ مجھے آپ کے ساتھ فطرتی محبت ہے - اور آپکی فطرتی شفقت جو مجھپر ہے اس کی مانع ہوئی کہ آپ مجھے کوئی ضرر پہونچا سکین - پس آپکو لازم ہے کہ خدا کے ہدیہ کو قبول - اوسکے حکم کی تعمیل - اوس کی دعوت کو منظور اور اوسکی حکمت کی تعظیم کرین - خدا اس کی وجہ سے آپ کو دنیاوی شرف اور اُخروی نعمتین دونون عنایت کریگا اور آپ جو یہ چاہتے ہین کہ مذہبی مباحثہ کرائین اور دین کے دلائل کو سنین - اس سے زیادہ خوشی کی اور کون

سی بات ہوسکتی ہے۔ اس سے تو مجھے آپکی ہدایت پانے کی بہت کچھ اُمید
ہوتی ہے۔ اس کے لئے جو صورت آپکے نزدیک نہایت پسندیدہ ہو اوسی
پر مین بھی راضی ہون۔

جب جینسر نے یہ تقریر سنی اوس کا دل مطمئن اور اوس کا غصّہ فرو ہوا
اس تقریر کی روشنی اوسے نظر آئی۔ اور جو تسلی اس سے مستنبط ہوتی ہے
اوسپر اوسکا اثر ہوا۔ وہ خاموش ہوکر غور و فکر مین ڈوبا۔ اور خود اپنے دل سے
گفتگو اور اپنے ہوا و ہوس سے کشاکش کرنے لگا۔ اور نفسانی خواہشین
اوسے گدگدانے اوسکی جان کو ردنے۔ اون لذتون کو جن کا وہ خوگر ہو رہا تھا
یاد دلانے۔ اور اوسکے دل مین یہ وسوسہ ڈالنے لگین کہ تو ان لذتون کی
جدائی پر بہلا کیونکر صبر کرے گا۔ اور اگر تو انکی محبت مین استوار رہا تو پھر اپنی
خطا کا اعتراف اور دینداروں کی قدر و منزلت مین کمی کرنا نہایت شرم و عیب
کا باعث ہوگا۔ اور اس عیب سے بری ہونے مین تیری عزت قایم رہیگی
اور اسکے سوا اور کوئی تدبیر عمدہ نہین ہے کہ بُت پرستون ہی کی راے پر
جو شہوات و لذات کی طرف بلانے والے اور اون کی ترغیب دلانے والی
ہے اڑے رہنا چاہیئے۔ ان فقرون مین وہ آگیا۔ اور دیکھا کہ بوذاسف
سے خود تو عہدہ برآ ہو نہین سکتا ہے تو اُن دلیلون کا سہارا اوس نے ڈھونڈھنا
چاہا جو بت پرستون کو معلوم تھین اور یہ امید کی کہ راکس نے جو شعبدہ تیار
کر رکھا ہے وہ زور آور اور چلتا ہوا جادو ثابت ہوگا۔ یہ سب باتین سوچ سلجھ کر
اوس نے اپنے لب سے مہر خموشی دور کی۔ اور بوذاسف سے کہا کہ "تو نے

جو کچھ تقریر کی وہ میرے دلکو بہت بہائی۔ اور مین نے مناسب سمجھا ہے
کہ اوس کی اچھی طرح سے توضیح اور اوس کی نسبت بحث کراؤن۔ اگر یہی ہی
بات درست ہے تو تحقیق و تفتیش اوس کے اعتبار و اعتماد کو اور بھی بڑہا دیگی
اور اگر نادرست ہے تو اس سے اوس کا دہوکا ظاہر ہو جاے گا اور اس سے
اور کونسی بات عمدہ ہو سکتی ہے کہ ہم اور تو دونون ایک ہی راے پر متفق ہو جاوین
اس لئے مین عوام مین منادی کراتا اور بت پرستون کے بڑے بڑے
سرگروہون کو حکم دیتا ہون کہ بحث کے لئے مستعد رہین۔ اور زاہدون اور
دینداروں مین جان کی امان اور اس اجازت کا ڈہنڈورا پٹوا دیتا ہون
کہ اس مجمع مین آکر شریک ہون اور دل کھولکر بحث کرین۔ اور اپنے ساتھی بلوہر
کو جو اون کا سردار و پیشوا ہے مدد دین۔ ہان تجھے اے بوذاسف اختیار
ہے کہ اس کام کے لئے کسی اور شخص کو تجویز و مقرر کرے۔ اور مین مناسب سمجھتا
ہون کہ اس بارہ مین جو کچھ ہوا ہے وہ ظاہر اور سب لوگون مین مشہور ہو جاے
تا کہ کوئی کہنے والا کچھ کہہ نہ سکے اور کسی طعن کرنے والے کو گنجایش نہ رہے
اور کوئی گمان کرنے والا یہ گمان نہ کرے کہ کوئی دلیل ہم سے رہ گئی اور اگر
وہ اوس مجمع مین ہوتا تو ضرور وہ دلیل جو اوسے معلوم تھی پیش رفت ہوتی
اور نہ تیرے مذہب والے اس قسم کا وہم و خیال و گمان کر سکین۔ کیونکہ جو امر
اس طور سے طے ہوگا اوس سے عوام کی تسکین و طمانیت ہو جاے گی۔
بوذاسف اسپر راضی ہو گیا اور دونون نے باتفاق اس کے لئے ایک
دن مقرر کیا۔

اوس روز معہود کو بہت سے لوگ جمع ہوئے اور بت پرستون کے بہت بڑے گزور راکس سے جسکو وہ سب اپنے نزدیک بلوہر سمجھے ہوئے تھے مباحثہ کرنے کو باہر نکلے۔ مگر اس مجمع مین زاہدون مین سے کوئی شخص نہین آیا صرف ایک نامعلوم اور سید ہے سادے ایمان لانے والے کو بت پرست ہی اس غرض سے لے آئے تھے کہ یہ شخص ہمارا جواب دینے سے عاری ہے اسیلئے یہی شخص راکس کا جسکو وہ بلوہر سمجھتے تھے مدد و معاون بنایا جائے۔

اور راجہ و یوذاسف دونون خاک پر بیٹھے جب سب لوگ جمع ہو گئے تو بادشاہ نے بتخانون کے محافظون سے مخاطب ہو کر کہا۔ یہ راے جو مین نے اختیار و پسند کی ہے تم ہی اوس کے منبع و سرچشمہ ہو اور تمہین سے مین نے اوسے اخذ کیا اور تمہاری ہی مین نے اقتدا کی ہے اسیلئے آج تمکو اوس کی طرفداری مین مباحثہ کرنا واجب و لازم ہے۔ اگر تمہاری ایسی فتح ہوئی کہ عوام کے نزدیک تمہارا بر سر حق ہونا ظاہر ہو گیا تو ہمارے نزدیک تمہاری بھی آبرو رہیگی اور سب لوگون کے نزدیک ہماری بھی اور اگر تمہاری راے کا ناحق و کجی پر ہونا معلوم ہوا تو خدا کے طرف بہت جلد رجوع کرنے اور تمہاری جماعت کی بری طرح خبر لینے مین ہم سے زیادہ کوئی جرارت اور پیش قدمی والا نہین ہے۔ اور راے سرداران مذہب مین اوس خدا سے جس نے اپنے نبی کو اپنا امانت دار بنا کر بھیجا۔ اوس کے دین کو بالاتر کیا۔ اور اوسکے طریقے کو سب کے لئے نمونہ بنایا۔ یعہ

عہد واثق کرتا ہون کہ اگر آج سکے دن تمہاری اوس راے کا جس مین تمنے ہمکو ڈالا ہے ظالمانہ ہونا اور اون زاہدون کا جنکے بارہ مین تم نے ہمکو دہوکا دیا بر سر انصاف ہونا ثابت ہوگیا تو سنو ہم آج خدا کی اس نعمت کی ایسی تعظیم کرین سگے جس سے تلافی مافات ہو اور اوس کا اعلان کر کے گمراہی کو دور کرینگے ۔ جس کی صورت یہ ہوگی کہ ہم اپنے تاج و تخت کو توڑ ڈالین سگے اپنا سر منڈوائین سگے ۔ بتون کو جلائین سگے ۔ اور بت پرستون سکے بڑے بڑے سرغناؤن کو قتل کرائین سگے ۔ پھر تمہاری بیبیان قید مین ہونگی ۔ تمہاری اولاد لونڈی و غلام بنین سگے اور تمہارے جسم سولی پر لٹکتے ہونگے اور اگر اسکے خلاف ظہور مین آیا تو جانب مخالف کے بارہ مین بھی ہم خدا سے یہی عہد کرتے ہین ۔

جب جینسر نے اپنی بات ختم کی تو بوذاسف نے کہا کہ اے راجہ بیشک آپ نے انصاف کو راہ دی ۔ اور آپ سے بڑہ کر عدل و انصاف اور کسکو زیبا ہے ۔ اور مین نے سمجھ لیا کہ جو کچھ آپ نے کیا اگر حق ہے تو پھر اوسکی تعمیل فرض ہے ۔ اسکے بعد راکس بلوایا گیا جسکی نسبت راجہ کو کچھ شک و شبہ نہ تھا کہ بوذاسف اسے بلوہر سمجھے گا ۔ بوذاسف نے اوس سے مخاطب ہو کر کہا ۔ جو دنیاوی عزت و جاہ اور ثروت و نعمت مجھے حاصل تھی اوسکو آپ پہلے سے جانتے تھے اور باوجود اس کے آپ نے اپنی جس راے کو قبول کرنے کی ترغیب دی اوسکی نسبت آپ نے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ آپ سکے پاس اوس کی ایسی سند دستاویز موجود ہے جو راجہ کے

غصہ اور اوس کی خلاف ورزی کی مصیبت کی ضامن ہے اور یہ بھی آپکو معلوم ہے کہ جس امر کی نسبت آپ نے بیان کیا تھا کہ اس مین ثواب ہے اوسی کو قبول کرکے ثواب کی طمع سے اور آپ نے جو یہ کہا تھا کہ اس کا خلاف کرنے مین کم بختی و عذاب ہے اوسی کے خوف سے مین نے نفس کشی اور تکلیف و مصیبت سے رہنا اختیار کیا۔ اس وقت مخالفون کا ایک گروہ حاضر ہے جس مین ایک متنفس بھی ہمارا موافق نہین ہے۔ اور جو انصاف اور عہد واثق راجہ نے اپنی ذات کی نسبت کیا اوس کو بھی آپنے سن لیا اور علیٰ ہذا جوبات مین نے اوسی کے مثل اپنے متعلق کہی وہ بھی آپکے کانون مین پڑی۔ پس اگر آپنے مجھے دنیا کی نعمتون سے محروم کرنے اور عقبیٰ کے عذاب مین مبتلا کرانے کو پہلے دہوکا و فریب دیا تھا اور بعد اوسکے جب راجہ سے آپ کی ملاقات ہوئی تو خواہ خود اطاعت قبول کرلی یا اپنی رائے کے کمزور ہونیکی وجہ سے آپ پر حق غالب ہوگیا تو مین آپکے دل اور آپ کی زبان سے بدلا لئے بغیر نہ رہونگا کیونکہ جو دہوکا آپ نے مجھے دیا اور جن باتون کی مجھے ترغیب دی اون مین انہین دونون نے آپ کی مدد کی۔ اس لئے میری طرف سے آپسے یہہ انتقام لیا جائے گا کہ انھین نکلواکر کتون کے سامنے ڈلوادونگا کیونکہ باعتبار شاہزادون کے کتے ہی ایسے مکر و فریب کے زیادہ تر سزاوار ہین۔ اور اگر آپ کا معاملہ اس حد تک پہونچا تو مین خدا سے وعدہ کرتا ہون کہ اپنے قول کی تعمیل مجھہ پر فرض و واجب ہوگی۔

راکس نے جو بلوہر کی صورت بنا کر آیا تھا جب یہ تقریر سنی تو اوسکے ہوش اوڑ گئے اور سمجھ گیا کہ اس کا فریب نہ چلا۔ اور مجھکو اپنی ہلاکت و بربادی کا یقین ہوگیا۔ اور دونوں جانب اوسے موت ہی موت نظر آنے لگی اوسنے دیکھا کہ یوذاسف کے ہاتھ سے بچنے کی اسکے سوا اور کوئی تدبیر نہین ہے کہ بلوہر کے دین کی جس کا روپ بھرا ہے تائید اور اوسپر جو اعتراض ہون اون کی تردید کرے باقی رہا راجہ اوسکی نسبت اوسے یہ امید ہوئی کہ مجبوری کو وہ سمجھ جائے گا اور وفاداری مین ہرگز شک نہ کرے گا۔ پس یہ سوچ سمجھ کر اوسنے بتون کی برائیان اور بت پرستون کی گمراہیان بتانے اور دین کی خوبیان ثابت کرنی شروع کین تو ایسی فصاحت و بلاغت و معجز بیانی اور دلائل کے دقیقہ سنجی و موشگافی دکھلائی کہ خود بلوہر بھی اگر وہان موجود ہوتا تو اتنا ہی کرسکتا تھا۔

پس جو سرداران بت پرست اوس سے مباحثہ کر رہے تھے اوسنے اپنا پیچھا چھٹانے لگے اور یوذاسف کا یہہ حال کہ خوشی سے پھولا نہین سماتا تھا اوسکے چہرے سے خوشی ٹپکے پڑتی تھی وہ خدا کا شکر کر رہا تھا کہ خدا نے ایسے وقت مین کہ اوسکی دوستون مین سے یہان کوئی موجود نہ تھا اپنے دین کی بڑی مدد کی کہ اوسکے دشمن کی زبان سے اوس کی تائید کرائی۔ بہت دیر تک اسی طرح سے مباحثہ ہوتا رہا

ادہر راجہ نے جو راکس کو اوس طرف کی طرفداری اور سخت طرفداری کرتے اور بت پرستونکو مغلوب کرتے دیکھا تو غیظ مین آگیا اور اس دین کی نسبت اپنے جبر و ظلم و قہر کا خیال کر کے شرمندہ ہوا اور اپنے دل مین

کہنے لگا کہ از ماست کہ بر ماست ہمین نے اس بلا کو اپنے پیچھے آپ لگایا ہی
اسلئے وہ خود فوراً راکس سے بحث کرنے لگا - اور جب اپنی بلاغت اور ہیبت
کے ساتھ اوس سے مقابلہ کیا تو راکس ڈرا کہ کہین راجہ کو میرے سے ملجانیکا خیال
نہ پیدا ہو جائے اسلئے وہ کسی قدر اپنی تقریر مین ڈھیلا پڑا - اس سے بت پرستون
کی ہمت بڑہ رہے اور راکس کی کسی قدر سبکی ہوئی - بالآخر راجہ اور بت پرستون
کی بہت بڑی کوشش سے شام تک برابر کے درجہ کا مباحثہ رہا - اسیلئے
بوذاسف کو راکس سے تنگ آیا مگر اوسکے درست ہو جانے کی اُمید باقی رہی
لیکن ساتھ ہی اسکے یہ بھی اندیشہ پیدا ہوا کہ کہین راجہ کے قبضہ مین نہ چلا جائے
اس لئے اوسنے کہا کہ اے راجہ آج تک آپنے اپنی ذات کے بارہ مین انصاف
کو راہ دیکر حق کی بہت سی باتون کی نسبت صبر و تحمل سے کام لیا - اور بیشک
اسکا انجام بخیر ہوگا اسواسطے اگر آپ دو شقون مین سے ایک کو اختیار فرمائین
تو آپکا عدل تمام و کامل ہو جائے - وہ یہ ہین کہ یا تو آپ میرے اس پیشوا کو جسکو
مین نے اپنی طرف سے مباحثہ کرنے کے لئے مقرر کیا ہے میرے حوالہ کردین
کہ میرے ہی پاس شب باش رہے تاکہ مین اوسے باتین یاد دلاؤن ثابت
قدم بناؤن - ہمت و جرءت دلاؤن - اور بے خوف بناؤن کہ آیندہ خوف
نہ کھائے اور آپ اپنے پیشواؤن کو ساتھ لیجائین اور ایسا ہی کرین - یا آپ
اپنے پیشواؤن کو میرے حوالہ کردین کہ میرے پاس ہی رہین بشرطیکہ آپ میرے
پیشوا کو اپنے ساتھ لیجانا چاہتے ہون -

اس لئے کہ جب آپ تنہائی مین اوس سے ملینگے تو اوسکو آپکی طرف مائل

ہونے اور آپ سے خوف کہانے کی ترغیب ہوگی۔ اور مین نے جو شرم ورسوائی کا خیال اوسکو دلایا ہے اوس مین سستی آجاے گی اور علی ہذا آپ کے امام وپیشوا آپ کے پاس رہنے سے پورے بیغم وبے خطر ہوجائین گے اسواسطے یہ کارروائی ہرگز انصاف کی نہین ہے۔

اب راجہ چکرایا کہ اگر اس درخواست کو نامنظور کرتا ہے تو خود اوس کو فتحمند بناتا ہے اور اگر راکس کو اوس کے پاس جانے سے روکتا ہے تو شک پیدا ہوتا ہے یا اگر سرداران بت پرست کو اوس کے حوالہ کرتا ہے تو بوذاسف اونھین بت پرستی سے پہیر دیتا ہے اس لئے اوس نے راکس کی وفاداری وحیلہ سازی پر بھروسہ کرکے اوسی کو بوذاسف کے پاس چھوڑا۔

چنانچہ بوذاسف راکس کو ہمراہ لیکر اپنے محل کو سدہارا۔ جب آدہی رات کا وقت آیا تو اوسنے راکس کو اپنے سامنے بلوایا اور کہا کہ اے راکس تجھے مین خوشخبری ومبارکباد دیتا ہون کہ تجھ سے نیکی کا ظہور ہوا۔ اور جو نقل مین بیان کرتا ہون اوسکو کان لگا کر سُن۔

نقل ہے کہ کسی ساحل پر ایک خاص قسم کے پرند رہتے تھے۔ یہہ پرندے بالکل بے ضرر تھے انکو کہیت کے دانون اور سبزے سے کچھ سروکار نہ تھا۔ صرف چھوٹی چھوٹی کنکریون کو چگ کر گذارا کرتے تھے۔ اور خوبی یہ تھی کہ نہایت خوبصورت وخوش الحان تھے۔ اور ان مین بڑی برکت یہ تھی کہ اگر ان مین سے کوئی پرندہ کسی گھر مین رہنا اختیار کرتا یا وہان بچہ نکالتا

تھا توجب تک وہ اوس گھر مین رہتا وہان کوئی بدکار پہونچ سکتا تھا نہ کوئی چور اور جادوگر۔ اور نہ اوس گھر کے رہنے والون پر کوئی آفت آتی تھی نہ کوئی بیمار ہوتا تھا اور چونکہ اوس اطراف کے لوگ ان باتون سے واقف ہو گئے تھے اس لئے دل سے چاہتے تھے۔ کہ یہ پرندا ون کے گھرون مین آکر رہین اور جہان تک اون کی عقل کام کرتی تھی اسکے لئے تدبیرین کرتے تھے اور اونکے نزدیک آنے اور اونکو دیکھ لینے کو فال نیک سمجھتے تھے ایک عرصہ دراز تک وہان کے باشندے ان پرندون کا گوشت کھانے سے احتراز کرتے رہے لیکن ایک مرتبہ اوس علاقہ مین کال پڑا مویشی کی قلت واقع ہوئی اور خشکی وتری کا شکار بہت کم ہو گیا تب بادشاہ نے منادی کرادی کہ جب تک سمتا سمان نہ آئے انھین پرندون کا گوشت کھاکر لوگ اپنی جانین بچائین۔ پھر کیا تھا۔ لوگ ان پرندون پر ٹوٹ پڑے اور من وسلوی سمجھکر انھین کا گوشت کھانے لگے اسوقت یہہ بات بھی معلوم ہوئی کہ ان کا گوشت سب جانورون کے گوشت سے زیادہ لذیذ اور خوشبودار ہے اس کی وجہ سے ان غریب پرندون پر اور آفت آئی قریب قریب کل کے بھوک اور لذت کے نذر ہو گئے اور جو معدودے چند باقی رہ گئے وہ انسان کا پڑوس چھوڑکر سمندر کے کنارون اور جنگلون مین جاکر پناہ گزین ہوئے۔ مگر وہان بھی اون بھوکون سے اون کا پیچھا نہ چھوٹا راتون کو لوگ جاتے اور گھونسلون سے بچے نکال لاتے اور ذبح کرکے کھاجاتے تھے۔ اوسی اثنار مین بادشاہ کے دوستون مین

نے ایک شخص کو اونھین پرندون کا ایک بچہ ہاتھہ لگا۔ اوس کو رحم آیا
اور اوس بچہ سے اوسے اپنے نفع کی امید بندہی اس لیئے اوس نے
اوسکو چھپا کر رکھا اور لوگون سے ڈرکر اوسکے پرونکو کالا رنگ دیا تاکہ لوگ پہچان
نہ سکین اور اوس کو دانے چگنے اور پھل کہانے کی عادت پڑ ڈالا چنانچہ
وہ بچہ اوسی غذا کا جو اوس کا آقا اوسے کھلایا کرتا تھا خوگر ہو گیا اور اس
زمانہ مین کثرت سے جادوگر۔ چور اور بدکار وہان کے لوگون کے گھرون مین
آتے جاتے۔ اون سے ملتے جلتے اور اون مین بود و باش رکھتے تھے
اور اکثر باشندے ایسے لوگون سے شیر و شکر ہو گئے تھے۔ ان پاجیون
نے دیکھا کہ ان پرندون کے گھرون سے نکلجانے نے انھین بڑا فائدہ
پھونچایا اور اس سے پہلے انھین کی وجہ سے یہ ان گھرون مین قدم نہین
دہر سکتے تھے۔ اس وجہ سے یہ لوگ ان بے زبانون کے جانی دشمن
ہو گئے اور اس فکر مین ہوئے کہ پھر ان گھرون پر ان کا سایہ نہ پڑے اور
ان بدکارون کو اس کا بھی تجربہ ہوا تھا کہ جہان یہہ پرند ہوا مین اُڑتا ہوا کسی
گھر کے سامنے سے گذرتا تھا اوس گھر مین ان بدکارون کا آنا جانا بند
ہو جاتا تھا یا جب کبھی ان کے بازون کی آواز لوگون کے کانون مین پہونچتی
تھی تو بدکارون کا راز فاش ہو جاتا تھا یا وہ پکڑے جاتے تھے اسلئے
یہ لوگ ان پرندون کی بیخ کنی پر آمادہ ہوئے کہ اون کا نام و نشان تک
باقی نہ رہے۔ ان لوگون کا سب سے زیادہ چلتا ہوا ہتکنڈا یہ تھا کہ بادشاہ
کے کان مین جاکر پھونک دیا کہ فلان شخص کے پاس اوس قسم کے پرند کا بچہ

جسکو اوسنے چھپا رکھا ہے اور اوس کے پرون کو رنگ دیا ہے تاکہ کوئی
پہچان نہ سکے اور اوسکو دانے اور پھلون کے کھانے کا خوگر بنایا ہے۔ کیا
خوب ہو اگر بادشاہ سلامت اوس بچہ کو اپنی پاس منگوالین اور اپنے سے
ہلاملا کر اوسکو موتیون سے زیب و زینت دین اور حکم فرمائین کہ خوشبودار پانی
مین اوسے غوطہ دیکر دانہ کھلائین۔ تاکہ اوسے شاہی محل سے الفت اور اس
خسروانہ عنایت کی عادت ہو جاسے۔ اور پھر وہ کہین ٹھہر نہ سکے۔ اور ان
کارروائیون کے بعد وہ اپنے ہمجنسون مین بھیجا جاسے اور اونھین
جاکر خبر دے کہ بادشاہ نے جو تمہارا کھایا جانا جائز کر دیا ہے اس مین وہ معذور
ہے اور اوس کا کچھ قصور نہین ہے اور اون سے تاکید کر دی کہ اوس کی سلطنت
مین نہ کسی مقام پر جا کر رہین اور نہ اوسکے ملک پر سے گذرین اور اپنی صورتون
اور آوازون کو اوس سلطنت کے لوگون پر ہرگز ظاہر ہونے نہ دین اگر اوسکے
ہمجنس اوسکو مان جائین تو بہتر ہے اور نہ مانین تو جو دھوکے مین آسکے اوسکو
دھوکا دیکر بادشاہ کے محل تک لے آئے یہان وہ پھنسا لیا جائے اور اوس سے
بھی ایسا ہی کام لیا جاسے یا ذبح کر کے نوش جان فرمایا جاسے۔ اس سے
فائدہ یہ ہو گا کہ ان کی تعداد کم ہو جاسے گی اور یہ پرند بالکل متفرق اور منتشر
ہو جائینگے۔ بادشاہ نے ایسا ہی کیا۔ پس جب اوس پرند کو بادشاہ نے اوسکی
ہم جنسون مین بھیجا اور اون سے وہ جا کر ملا تو سب اوس سے بھڑکے اور
کنارہ کش ہوسے کیونکہ اوس کا رنگ اور سارا ڈھنگ اون سے الگ تھا۔
صرف خلقت مین یگانگت تھی اور اس پرند کا یہ حال ہوا کہ اونھین دیکھکر

اونس کی اصلی طبیعت و فطرت نے زور کیا اور اپنی خلقی باتین اور طبعی عادتین اوسے یاد آگئین اس واسطے اوسنے اونہین کے طور و طریقے اختیار کر لئے اور اونھین مین رہنے لگا اور اپنے ہم جنسون کے ساتھہ بادشاہ کے محل اور دوسرے لوگون کے گھر پر سے گذرنے لگا۔ چنانچہ اوسکی یہ عادت دوامی ہوگئی جس سے بدکارون کی جماعت کو سخت نقصان پہونچا اور اپنے ہم جنسون مین سے اونکے لئے سب سے بڑا ضرر رسان ثابت ہوا۔ اور بادشاہ اور اوسکے بہکانے والے اسے دیکھکر پہچان جاتے تھے اس لئے کہ اسکے پرونکو رنگ دیا تھا مگر اسے دیکھہ کر ان لوگون کے تلوون سے لگ جاتی تھی اور اون پر نہایت گران گذرتا تھا کیونکہ اسنے انکی حیلہ سازی کو بالکل برباد کر دیا تھا۔

خلاصۂ مرام یہ ہے کہ تو ہی وہ پرند ہے اور تیرا دین سے بے پروا ہونا ایک امر عظیم تھا کیونکہ تو اوسکے خلاف مین مباحثہ کیا کرتا تھا۔ مگر چونکہ مجھے تیرا اندیشہ تھا اس لئے مین نے تجھے اپنے قابو کا کر لیا لیکن مین تیرے لئے اسکو پسند نہین کرتا کہ تو دین کی حمایت مجبور و مقہور ہو کر کرے بلکہ تجکو نیک نیتی استقلال فہم و بینائی کے ساتھہ کرنی چاہیئے اس لئے تجھسے مین کہہ دیتا ہون کہ خدا کی دعوت قبول کر اور حق سے لو لگا۔ ان سردارون مین سے خدا کے دین مین سب سے پہلے داخل ہونے کا شرف تجھہی کو حاصل ہوگا۔

راکس نے یہ سنکر اپنی مصنوعی صورت کو دور کر کے اپنی اصل ہیئت مین

ظہور کیا۔ پھر رونے لگا اور یوذاسف کے قدمون پر گر پڑا۔ اسکے بعد کہنے
لگا کہ اے بادشاہون کے وارث آپ کو مژدہ ہو کہ اللہ نے آپ کو بہت
بڑی بزرگی اور آخرت کا بہت بڑا درجہ عطا کیا ہے کیونکہ آپ انسان کے وہ
مقتدی و امام ہین جسکے آنے کا سارا ہندوستان امیدوار ہے اور نیک بختی
کے وہ روشن ستارے ہین جسکے نکلنے کا سب کو انتظار رہے۔ آپ کے
آنے کا ذکر سابق زمانہ کی روایتون مین ہے جو دین کے پیشواؤن سے منقول
ہین اور اون صحیح حکموں مین ہے جو علم نجوم کے علما نے لگائے ہین۔ اور
اے شہزادے مین آپ کو خبر دیتا ہون کہ قاقر و طاطر کا علم ایسا صحیح تھا کہ
اوس سے زیادہ انسان کو نصیب نہین ہو سکتا اور جب مین بارہ برس کا تھا
اوسی وقت اون کا معتقد ہو اتھا چنانچہ تینتس برس تک مین نے اونکی
شاگردی کی مگر مین نے اس دراز مدت مین ایک دن بھی نہین دیکھا کہ
ان دونون نے آپ کا ذکر نہ کیا ہو اور آپکے صفات بیان نہ کیے ہون اور
آپکا زمانہ پانے کی آرزو ظاہر نہ کی ہو۔ یہ دونون اپنی مان کے بطن سے توام
پیدا ہوئے تھے اور اسقدر ہمشکل تھے کہ ایک کی دوسرے سے تمیز مشکل
تھی۔ ان دونون نے اپنی موت کی نسبت حکم لگایا تھا کہ ایک ہی روز اور ایک
ہی ساعت مین اوسدن واقع ہو گی جسدن کہ اون کی عمر کے سو برس پورے
ہو جائینگے مگر اتفاق دیکھئے کہ جب ان کی حیات کے کل بارہ دن باقی رہگئے
تب آپ پیدا ہوے۔ آپکی ولادت کے تیسرے دن راجہ صاحب نے آپکا
زائچہ پوچھنے کے لئے بہت جلدی کر کے انکو بلوایا۔ کیونکہ راجہ صاحب اونھین

چراغ سحری و آفتاب لب بام سمجھتے اور یہ بھی جانتے تھے کہ اس زمانہ کی لوگون مین سے صداقت کلام و صحت احکام مین ان دونون کے پلّہ کا کوئی شخص نہین ہے جب ان دونون نے آپ کا زائچہ دیکھا تو معلوم ہوا کہ جس شخص کی آمد کا اونھین انتظار تھا وہ ایسے وقت مین آیا کہ اونکا وعدہ عنقریب پورا ہونیوالا تھا۔ اور اس لیے وہ پہلے خوب روے اور پھر خوب ہنسے راجہ سے لنے ان دونون متضاد کیفیتون کی وجہ پوچھی تو بیان کیا کہ ہمارا رونا خاص اپنی ذات کے لحاظ سے ہے اور ہنسنا اپنی قوم کی خوش نصیبی کے باعث۔ رونا تو اسپر ہے کہ اس بچہ کی برکت سے ہم محروم رہگئے اور ہنسنا اسپر کہ خلق اللہ کے لیئے ہم اس شخص کی برکت اور اس کے زمانہ کی سعادت چھوڑے جاتے ہین اسکے بعد اونھون نے بیان کیا کہ یہ بچہ دنیا سے پاک وصاف آزاد و محض بے تعلق ہوگا۔ نہ کوئی حاجت دنیا کے پنجہ مین اسے پہنسائیگی اور نہ کوئی خواہش اوسکی طرف اسے مائل کریگی۔ یہ شخص اللہ کی طرف سے انسان کا ہادی۔ اوسکے اولیا کا سردار۔ حکمت کا خزانہ۔ اور بلاؤن سے بالکل محفوظ ہوگا۔ اسپر راجہ نے اون سے پوچھا کہ خود مین اور میری شفقت اوسکے سر پر باقی رہے گی یا نہین اونون نے کہا کہ اس کی پیدائش کے بعد بیس برس تک آپ خود سر رہین گے۔ یہ جواب سنکر راجہ کو نہایت رنج وصدمہ ہوا کیونکہ ان کے بیان سے راجہ کا اخیر وقت بہت ہی قریب معلوم ہوا۔ راجہ کی یہ حالت دیکھکر اونھون نے کہا کہ راجہ صاحب۔ آپ اس مدت کے اختصار سے اسقدر کیون گھبراتے ہین۔ اور ہم آپ کی ماتم پرسی

کیونکر کرین ہم تو خود قبر مین پانون لٹکائے اور دس دن کے اندر کوچ کرنے کو تیار بیٹھے ہین بالآخر یہ دونون راجہ سے رخصت ہوئے اور ایک ہی ساعت مین وقت مقررہ پر دونون نے وفات پائی۔

اے شہزادے۔ آپ کی عمر کے اٹھارہ سال تو گذر گئے اور اس زائچہ کی روسے آپ کے والد کی عمر کے کل دو ہی برس باقی رہ گئے ہین۔ اس لئے مین تو یہہ مناسب سمجھتا ہون کہ آپ اس دو سال کے اندر اونکی کچھ موافقت کیجیے اور اونکے ساتھ احسان کرکے اونکو خوش رکھئے کیونکہ اللہ تعالے نے جو وعدے آپکی نسبت کئے ہین اونکو وہ پورا ہی کریگا اور مین اپنے بارہ مین یہ چاہتا ہون کہ اگر آپ مجھے اجازت دین تو دو برس تک سیر و سیاحت کرتا رہون اور اس مدت کے بعد آپکے ہاتھہ پر توبہ کرون کیونکہ آپکے والد کی جو امید اس دینی معاملہ مین مجھ سے ہے۔ اب میری رائے اوس سے بالکل پھر گئی ہے اور اس لئے اونکے سامنے جاتے ہوئے حیا و ندامت دامنگیر ہوتی ہے۔

یوذاسف نے اوسے اجازت دیکر رخصت کیا اور اوس کے حق مین دعا کی۔ وہ اوسی وقت جنگلون اور پہاڑون کو نکل گیا اور جینسر کے وفات پانے اور یوذاسف کے علانیہ اظہار دعوت کرنے تک آبادی و شہر سے دور رہا اس کے بعد واپس آیا اور دین کے بڑے بڑے ماہرون اور مذہب کے بڑے بڑے کاملون مین سے ہوکر اس جہان فانی سے راہی ملک بقا ہوا۔

جب راجہ کو راکس کا ماجرا معلوم ہوا تو جو اُمید اوسکو بوذاسف پر فتح پانے کی تھی وہ ہوا ہو گئی۔ اس لئے اوسنے مباحثہ سے پہلوتہی کی اور اوسدن سے بت پرستی کے اکثر رسوم مین اوس نے سستی و ہل انگاری سی شروع کردی۔ مگر دنیا چھوڑنے پر مستعد نہوا۔ اور مناسب سمجھا کہ بوذاسف سے ظاہری برتاؤ عمدہ رکھے۔ بوذاسف نے بھی اس کو قبول کیا اور تھوڑے عرصہ تک دونون کی یہی حالت رہی۔

کچھ عرصہ کے بعد بت پرستون کا کوئی بڑا تیوہار آیا۔ راجہ اس دن کی بڑی تعظیم کیا کرتا اور اوس روز بالکل اسی کا ہو رہتا تھا۔ لیکن چونکہ اس مرتبہ بت پرستون نے دیکھ لیا تھا کہ راجہ اون سے بالکل پھر گیا ہے اور تنہا نے اوسے چہوڑ دئے ہین اسلئے اونکو اندیشہ ہوا کہ مبادا وہ ہماری اس عید مین شریک نہوا ورنہ وہ تیاریان کرے جیسے پہلے کیا کرتا تھا۔ یعنی بتون کے پاس آکر تعظیم وسجدہ کرے اور جانورونکو بہینٹ چڑہاوے۔ پس یہ لوگ اپنی مدد کے لئے پہاڑون مین پھرنے والون کی تلاش مین نکلے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جب بہت سے لوگون نے جو بت پرستی مین شہرۂ آفاق تھے یہ دیکھا کہ جو طریقہ اونکا ہے وہ فضیحت ورسوائی کا موجب ہے اور بودہ کی سنت کے مخالف ہے جسکے پیرو ہونے کا وہ دعویٰ کرتے ہین کیونکہ ان لوگون نے کھانا۔ پینا گانا۔ بجانا۔ اور کھیل تماشا سب کچھ جائز کر لیا تھا اور اس سے عوام کے نزدیک ان کی کرکری اور زاہدون کی توقیر ظاہر ہوتی تھی اسلئے

یہ لوگ گھبرا کر اس حیلہ کے کرنے پر مجبور ہوئے کہ اپنے مین سے چند کو
ملکون ملکون پھرنے کے لئے منتخب کیا تاکہ زاہدون کے مثل سمجھے جائین
ان مین سے بعض نے ایک معین مدت تک خانہ بدوشی اختیار کی اور جب
وہ مدت پوری کر لی تو پھر واپس آکر دنیادار بن گئے۔ اسلئے ان لوگون نے
اس مین کوئی نقصان نہین دیکھا۔ اور بعض نے عمر بھر کے لئے اپنے آپکو
وقف کر دیا۔ اور جو لوگ اسکے لئے تجرد اختیار کرتے اور اوسکو برداشت
کرتے تھے اون کا نام ان لوگون نے پہون ف رکھا تھا۔ لیکن بت پرستون
کا ایسے طریقہ کو بہتر سمجھ کر اختیار کرنا جو زاہدون کے طریقہ کے مشابہ تھا اور
جو شخص اسکو برداشت کرتا تھا اوسکی تعظیم و توقیر کرنا۔ اور ایسے لوگون کی
فوقیت و فضیلت کا قایل ہونا ھی زاہدون کے لئے ان لوگون کے خلاف
مین بہت بڑی دلیل تھی اور اس سے بت پرستون کی رائے کا نقیض صریح
ثابت ہوتا تھا کیونکہ ان لوگون نے دنیا کا پوجنا اور بدن کو آرام پہونچانا
اپنے لئے پسند کر رکھا تھا۔ اور اہل زہد و تقویٰ ہی کا مدعا نکلتا تھا کیونکہ یہ لوگ
ریاضت شاقہ اختیار کرتے اور شہوات نفسانیہ سے محروم رہتے تھے
اسلئے بت پرستون کی یہ تدبیر بھی تقدیر سے اولٹی پڑی۔ آمدم برسر مطلب

ف مترجم کے خیال مین یہ لفظ جو عربی کتاب مین بائے موحدہ سے ہے (پہون) بائے فارسی اور ہائے
مخلوط سے ہے جو سنسکرت کا لفظ ہے اور جسکے معنی مرائی۔ یعنی ریاضت کرنے والے کے ہین۔ معلوم ہوتا ہے
کہ مصنف نے بت پرستی کا بیخ کن ہے۔ ہندو جوگیون کا اونکے مکر پر دلالت کرنے کے لئے یہ نام رکھا ہے ۱۲
لفظ کی تحقیق کے لئے دیکھو فاربس ڈکشنری حصہ اول صفحہ (۲۲۰)

اوس زمانہ مین وہان کی بت پرستون کے خیال مین اس طریقہ کے کاملون مین سے صرف ایک ہی شخص تھا اسلیئے سرداران بت پرست لئے پہاڑون مین سے تلاش کرکے نکالا اور اوسکو ساتھ لیکر راجہ کے حضور مین اس غرض سے حاضر ہوئے کہ اوسکی مدد سے راجہ کو اپنے مذہب پر پھر استوار وثابت قدم بنالین گے۔

جسوقت وہ پھون۔ جینسر کے روبرو آیا تو باوجود اسکے کہ وہ اوسکو پہلے سے نہین جانتا تھا اپنے تخت سے تعظیم کے لئے اوٹھہ کھڑا ہوا اور اوسکو سجدہ وسلام کیا اور ہاتھ جوڑے ہوئے اوس کے سامنے کھڑا رہا یہان تک کہ اوسنے بیٹھہ جانے کا حکم دیا۔ اور خود کھڑے کھڑے یہ باتین کرنے لگا۔

پھون - راجہ صاحب - جو کچھہ مصیبتین ہمارے بدشیطانی گروہ سے آپ کو پہونچین مجھے اون کی خبر معلوم ہوئی۔ مگر آپکی فتحیابی کا حال سنکر مجھے بڑی مسرت ہوئی۔

جینسر - آج ہی تو ہمکو مباحثہ ومقابلہ کی ہمیشہ سے زیادہ ضرورت ہے کیا آپ اس مین کچھہ مدد کرسکتے ہین۔

پھون - یہ تو ہارہی تو پہونچگیا ہے جو دشمنون کے مقابلہ مین ہمارا بڑا معاون ہے اور ہم اسی لئے ظاہر ہوئے ہین کہ پہلے اس مبارک دن کی تعظیم وتوقیر کے رسوم جو ہم پر واجب ہین ادا کرین پھر اپنی پوری قوت وتدبیر سے دشمن کا مقابلہ کرین۔

پردہ داری

جنیلسر۔ نقل ہے کہ ایک سپاہی نے ایک نہایت جمیل وشکیل عورت
سے شادی کی۔ یہہ شخص بڑا غیرت دار تھا۔ ڈرا کہ اس عورت کی خوبصورتی
وجوانی کہین فتنہ نہ برپا کرے اسلئے اوس سے کہا کہ میرا ایک دشمن ہے
جو مجھ سے بہت جلتا ہے وہ مجکو اوس نعمت سے محروم کرنے کے لئے جو خدا
نے تیری صورت مین مجھے عطا فرمائی ہے کوئی کوشش اوٹھا نہین رکہنے کا
اور عنقریب وہ شخص تیرے پہانسنے کے لئے جال پہیلائے گا۔ تو چاہئے
تو میری آبرو بچتی ہے اور اوس کی صورت یہ ہے کہ آج سے ہمیشہ کے لئے
تو یہ معمول رکھہ کہ جس وقت تجکو مجہ سے ملنے کی خواہش پیدا ہو تو اپنے بالون
کو اپنے کانون کے گرد لپیٹ لے تاکہ مین سمجہ جاؤن۔ پھر اگر مین تیری خواہش
پوری نہ کرون تو تجھے اختیار ہے کہ شیطان کی اطاعت کرے۔ اور خود یہ سپاہی
رعنا جوان زیبا شکل تھا اس واسطے اوسے اپنی ذات پر پورا اعتماد تھا۔
ایک زمانہ تک وہ عورت اسی پر کاربند رہی اوس کا دل اپنے شوہر کے سوا
اور کسی پر مائل نہ ہوا۔ یہ دونون جس گانون مین رہتے تھے اوسپر دشمن
نے ایک مرتبہ چڑہائی کی۔ گانون والے اس کی خبر پاکر مقابلہ کو باہر نکلے وہ
سپاہی بھی اپنے گھر مین جاکر حربہ وہتیار سے مسلح ہوکر تیار ہوا اور باہر نکلنا
ہی چاہتا تھا کہ اوس کی اس بہادرانہ ٹھاٹھ کو دیکھ کر اوس کی بی بی کی طبیعت
اپنے قابو سے نکل گئی۔ اوس نے بے اختیار اپنے بالون کو لپیٹ کر دونون
کانون پر ڈال دیا۔ وہ شخص اس علامت کو دیکھکر اوسکی طرف بڑہا اور ہمراہ اوسکے
ہمراہی اوسے آواز پر آواز اور چلنے کی ترغیب دے رہے تھے اور ادہر

یہ اپنی عورت سے کے ساتھ مشغول تھا۔ جب فارغ ہو کر وہ باہر نکلا یارون نے اوسکی
سے لتے لینے شروع کئے کہ تو نے بہت دیر لگائی اور دشمن سے ڈر کر گھر مین بیٹھ
رہا۔ اوسنے کہا کہ مین باطنی دشمن سے لڑنے مین مشغول تھا جو میرا اہم خانہ
اور آسانی سے مجھپر فتح پانے والا ہے اس لیئے مین نے چاہا کہ پہلے اوسے
زیر کرلون تو آگے بڑہون۔

اسی طرح مجھے بھی ایسے دشمن سے سابقہ پڑا ہے جسکو مار آستین یا
بغلی گھونسا کہنا چاہیئے اور اوس کا مقابلہ کرنا ہمارے لئے ایسا ضروری و
لابدی امر ہے کہ اوس سے زیادہ کسی معاملہ کی فتح مین فائدہ ہے نہ شکست
مین نقصان نہ تدبیر مین دشواری۔ اور نہ انجام مین سخت رسوائی اس لئے مناسب
سمجھتے ہین کہ اسی سے ابتدا کرین۔

پہون۔ آپ اوس دشمن کے مقابلہ کی تیاری اس سے عمدہ اور کوئی
نہین کر سکتے ہین کہ اس تیوہار کی تعظیم کے سامان کیجیے کیونکہ اس سے
زیادہ کوئی کارروائی آپ کو مدد دینے والی اور دشمن کو زیر کرنے والی نہین
ہے اور آپ ہرگز یہہ خیال نکرین کہ اس سے مقابلہ مین دیر اور سستی ہوتی ہے
بلکہ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ اوسی کی تیاری و پیش بندی ہے۔

جنیسر۔ مین تو اس کا مخالف ہون لیکن اگر آپ چاہتے ہین کہ اس کا
اہتمام میرے بغیر کرین تو آپ کر سکتے ہین اور جبتک آپ فارغ نہ ہو لین
مین اپنے شک پر قایم رہونگا۔ اور اگر آپ چاہین تو جو دلیل و وثیقہ آپکے
ہاتھہ مین ہے اوس کو ابھی پیش کرین۔ اگر میرا شک اوس سے دفع ہوگیا

تو مین بھی آپ کے ساتھ شریک ہونگا۔

آسپر پھون نے اپنے ہاتھ سے سونٹا گرا دیا اور اپنا تہ بند کھو لکر پہینک دیا اور اپنی اونگلیون کو باہم ملا کر ستر ڈہانک لیا اور ننگا کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ اگر آپکو اس سلطنت و مملکت اس تخت و تاج۔ اور اس پیارے آزاد جسم کی نسبت یہ خوف نہین ہے کہ کوئی امر آپکو ان کے ترک کرنے ان سے جدا ہو جانے۔ اور اوس چیز کی برداشت کرنے پر مجبور کریگا جسکے آپ عادی نہین ہین تو مین اپنے اس سونٹے اور اس تہ بند سے اوس سے بھی کم الفت اور زیادہ تر سخت عداوت رکھتا ہون اور مین کسی چیز کے لئے اپنے نفس سے دہوکا نہین کرتا اور نہ مین زہد سے اس خوف سے کنارہ کرتا ہون کہ جس مصیبت اور جس نفس کشی کو مین نے برداشت کر لیا ہے اوس سے وہ زیادہ سخت اور کٹھن ہے کیونکہ نہ مین دنیا پر بار ہون اور نہ دنیا کی کوئی چیز ایسی ہے جو اوس زمین سے جسپر مین چلتا اور جس کی گھانس سے اپنا پیٹ پالتا ہون زیادہ تر میرے قریب ہو۔ اسلئے راجہ صاحب اگر آپ چاہتے ہین تو ہم مین چلے آئے کیونکہ مین قسم کھا کر کہتا ہون کہ جس شخص کی عادتین میری جیسی ہونگی اوس سے بڑہ کر دنیا سے بے نیاز کوئی شخص ہو نہین سکتا ہے۔

جیند سر یہ باتین سنکر بالکل مایوس ہو گیا کہ یہ پھون بھی بالکل خالی ہی ہے اور سمجھ گیا کہ جہان اس سے اور بوذاسف سے باتین ہوئین اسنے اوسی کا کلمہ پڑہ لیا اور زاہد ہو کر باہر نکل گیا۔ اور اوسنے یہ بھی دیکھا کہ دنیوی خواہشون کا لوث

بھی اس مین پایا جاتا ہے اسلیئے کہ پھون نے اپنی حالت کو آپ ہی تفاخراً
بیان کیا۔ ان وجوہ سے اوسنے غمگین و اوداس ہوکر سر جھکا لیا اور دیر تک
اپنے نفس سے اولجھتا رہا آخر وہی چیز اوسپر غالب آئی جو ہمیشہ اوسکو
مار رکھتی تھی یعنی حب دنیا پھر کیا تھا۔ اوسنے بت پرستون کی عید کے لیے
ویسی ہی تیاریان کرنے کا حکم دیا جیسی سابق مین ہوا کرتی تھین اور اس سال
اوس کی تعظیم و توقیر مین اوس نے اور بھی زیادتی کی تاکہ بوذاسف کا
میلان بتون کی طرف ہو۔ جب وہ عید گذر گئی تو **پھون** سے اوسنے تخلیہ
کیا اور بوذاسف کے دام مین لانے کا حیلہ اوس سے پوچھا۔

پھون۔ اسکے لیے آپ شیطانون سے مدد چاہین۔

جنیسر۔ یہ کیا۔

پھون۔ لوگ نقل کرتے ہین کہ روئے زمین کے بادشاہون مین سے
ایک بادشاہ کے گھر مین بیٹا پیدا ہوا کاہنون نے خبر دی کہ دس برس کی عمر
تک اگر یہہ لڑکا آفتاب کی طرف نظر کریگا اور اس دنیا اور اس کے انواع
واقسام کی چیزون کو دیکھے گا تو زندہ نہ رہے گا۔ اسلیئے بادشاہ نے اوسکے
لیئے ایک بھونرا کھدوایا اور اوسی مین اوس کی پرورش شروع کی اور جب
اوس کا دودھ بڑھایا گیا تو انّا کو وہان سے علیحدہ کرکے خادمون اور معلمون
کو متعین کر دیا جو اوسے باتین کرنا سکھاتے تھے۔ آخر دس برس کا زمانہ ختم
ہونے کو آیا اور اون چیزون کے سوا جو تہ خانہ مین اوسکے پاس پہنچی جاتی
تھین اوسنے نہ دنیا دیکھی اور نہ اوسکے حالات سے واقف ہوا جب وہ مدت

تمام ہوگئی تو بادشاہ نے حکم دیا کہ شہزادہ کو کپڑے پہنا کر اور خوب آراستہ کر کے لوگون کے مجمع مین باہر لائین - اور جا بجا دنیا بھر کے چیزین قرینہ سے چن دیجائین اور جس چیز کے پاس سے وہ گذرے وہ پہچنوا دیجاے اور اوس کا نام اوسے بتا دیا جاوے - چنانچہ اوسکے راستہ مین ایک طرف طرح طرح کے جانور کھڑے کئے گئے جا بجا ہر قسم کے درخت لگائی گئے ایک کنارے خوب بنی ٹھنی عورتین کھڑی کی گئین اور انواع واقسام کے مال واسباب قرینہ سے چنے گئے اور شہزادہ باہر نکالا گیا - جدہر سے اوس کا گذر ہوا اوسنے اوس چیز کا نام پوچھا اور فورًا بتا دیا گیا - یہانتک کہ عورتون کے قریب پہونچا اور اون کی نسبت پوچھا کہ یہ کیا چیز ہین - لوگون نے کہا کہ یہ شیاطین ہین انسان کو آفتون مین پہنساتی اور راہ سے بھٹکاتے ہین - اوس لڑکے کے دل مین ان شیاطین کی محبت بھر گئی اور انھین کی شکل وصورت آنکھون مین کھپ گئی - وہان سے آگے بڑہا اور اسی طرح سے دیکھتا بھالتا اپنے باپ کے پاس پہونچا - باپ نے پوچھا کہ جتنی چیزین تم نے دیکھین اون مین سے کون سی چیز تمکو بہت دلفریب و دلکش وتعجب انگیز نظر آئی - اوسنے کہا کہ آج مین جتنی چیزون کے پاس سے گذرا اون مین سے کوئی چیز شیاطین سے زیادہ خوبصورت ودلربا نہین معلوم ہوئی -

علیٰ ہذا اے راجہ - آپ جتنی چیزون سے بوذاسف کو مغلوب کرنے کے لئے مدد لینا چاہتے ہین اون مین سے کوئی چیز ان شیاطین سے بڑہکر

مفید مدعا نہین ہے اوسی وقت جنیسر نے حکم دیا کہ بوذاسف کی خدمت
وحفاظت ومصاحبت مین جتنے مرد مامور ہین سب کے سب اوس مکان سے
علیحدہ کردے جائین۔ اور چار ہزار لڑکیان حوروش۔ زہرہ شمائل۔ پری جمال
عابد فریب اور رہزن ایمان۔ اپنے سارے ممالک محروسہ مین سے منتخب
کرکے بلوائین۔ اور بوذاسف کے سارے کام انھین کے سپرد کئے وہی
پیش خدمت ہوئین۔ وہی چوکی پہرہ دینے والیان۔ اور وہی ہر وقت کی مصاحب
وہمنشین۔ بوذاسف کا سارا محل ان شیاطین فتنۂ دوران سے بھر گیا۔ اور
اوسپر نہایت ہی سخت عذاب نازل ہوا اور راجہ نے اونھین حکم دیا کہ خوب
کھیل تماشے کیا کرین اور اوسی کے ہو رہین اور جہان تک اونکے امکان مین
ہو ایسے بناؤ سنگار کرکے اوس کے سامنے آیا کرین جو سوتے فتنے کو جگانے
والے خواہش کی آگ کو بھڑکانے والے اور دنیا کو یاد دلانے والے
ہون۔ چنانچہ سب نے اوسکو سخت آزمایش مین ڈالا اور بادشاہ کا اشارہ پاکر
اوسپر جرءت کرنے لگین۔ وہ مردون کے مختلف لباس اور بھیس مین یعنی
خوشی کے وقت کی اکڑ تکڑ۔ غم کے زمانہ کے رعب داب اور شکار کے وقت
کے سپاہیانہ ٹھاٹھہ اور عورتون کے زیب زینت۔ زیور و لباس مین اوسکے
سامنے آنے لگین وہ کبھی صرف ساڑیان باندہ اور باقی جسم سے ننگی ہوکر چلی
آتی اور آپس کی جنگ زرگری مین اینچ کھینچ کرتی اور بالکل ننگی ہو جاتی تھین
اور کبھی بوذاسف سے اللہ واسطے کو اولجھ جاتے اوس سے کھیل کرتی اور ساتھہ اسکے
نازو کرشمۂ معشوقانہ انداز دلربایانہ آواز کا جلوہ بھی دکھاتی جاتی تھین۔ اور کبھی

آپس مین ملکر گیت گاتی باجے بجاتی اور عاشقانہ غزلین پڑہتی تھین اور بوذاسف
کا یہ حال کہ ان باتون سے اوس کی جان عذاب مین تھی۔ اور وہ عورتنین اوسکا
پیچھا نہین چھوڑتی تہین۔ گھوڑون پر سوار ہوکر اکثر سیر و شکار باغ و گلزار کو جاتین
اور جب وہ گھوڑے پر سوار ہوتا تو وہ بھی سوار ہوتی۔ اور ہر طرف سے اوس
گہیرے ہوئے ساتھ ساتھ گھوڑے دوڑاتی اور ہیرا پہیرا کرتی جاتی تہین
اور جب اوس سے کسی قدر شوخ ہوگئین تو موقع پاکر اوس سے راجہ کی راے کے
درست اور برصواب اور اوس کی راے کے نادرست و بر سر خطا ہونے
اور اوس کی طرز زندگی کے ظالمانہ قرار دینے مین مردون کی طرح بڑے تعلقے
سے گفتگو کرتی تھین۔

ان مین کسی راجہ کی بھی ایک بیٹی تھی جو سب سے حسن و جمال مین فائق
اور عقل و علم مین لائق تھی بوذاسف اوسپر مفتون و فریفتہ اور اوس کے جمال
صورت۔ کمال عقل طلاقت لسان اور فصاحت بیان کا شیفتہ ہوگیا۔ یہہ
اوس سے اپنے دین کی طرف بلانے اور بت پرستون کی گمراہیان جتانے
اور اس جسم کے جسکے لیے آدمی دنیا کا بار اپنے سر پر اوٹھاتا ہے جلدی سے
بدلجانے کی باتین اکثر کیا کرتا تھا۔ اور راجہ یہ خبر سنکر کہ بوذاسف اسکی طرف
مائل اور اسکو پسند کرتا ہے بہت خوش ہوتا تھا۔ ایک دن اس عورت نے موقع پاکر
بوذاسف سے کہا کہ اے شہزادے اگر تو چاہتا ہے کہ مین تیری باتون کو
قبول کرلون تو تو ایک سال تک میرے ارمان کو پورا ہونے دے اور مین
خدا کو درمیان مین دیکر قول ہارتی ہون کہ ضرور تیرا دین قبول کرونگی۔ تیرے ساتھ دنیا کو

چھوڑ کر مرتے دم تک اپنی بات پر رہونگی۔ بوذاسف نے کہا کہ اس کا کیا بھروسہ ہے کہ مجھے اوس سے پہلے موت نہین آجائیگی۔ اوس نے کہا کہ تجکو یہ خوف کرنا جائز نہین ہے۔ کیونکہ جو خیال تیرے پیشواؤن نے تیری نسبت ظاہر کیا ہی کہ تو اپنے باپ کی وفات کے بعد دین کو حیات تازہ بخشیگا اور اہل دین کو مظفر و منصور کریگا۔ اوس کے پورے ہونے سے پہلے تو اس جہان سے کیونکر سفر کر جائیگا۔ پس اگر تجھے اس کا یقین واثق ہے تو اس کے پورے ہونیسے پہلے تجکو موت سے بالکل بے خطر رہنا چاہیئے۔ اور اگر اون لوگون پہ تو اتہام رکھتا ہے پھر تیرا دین و ایمان کچھ نہین ہے۔ اوس نے کہا کہ اچھا تجھے اوسکے قبل کا اپنی نسبت کیونکر اطمینان ہے۔ اوس نے جواب دیا کہ مجھے بھی ویسا ہی یقین ہے جیسا تجھے ہے۔ کیونکہ قاقروطاط نے جو ہند کے عالمون کے امام تھے۔ میرے باپ اور میرے عزیزون سے بیان کیا تھا کہ مین اوسوقت تک نہین مرونگی۔ جب تک کہ ایک بادشاہ کی خادمہ۔ ایک بادشاہ کی بیگم اور ایک بادشاہ کی مان نہ ہولونگی اور اونکی باتین کوئی جھوٹھ یا خلاف ہوسکتی تھین!! اور پھر اس مین کوئی گناہ بھی نہین ہے کہ ناگہانی موت کا خوف کر کے اس سے کوئی پرہیز کرے۔

بوذاسف عورتون کے فریب سے بچنے مین اور لوگون سے کچھ بڑھا چڑھا ہوا نہ تھا۔ اوسکی باتین سنکر چپکا ہو رہا۔ اور اوس کی خوبیون سے آنکھین چرا کر بچنے لگا۔ تب اوس نے کہا کہ اے شاہزادے تو خود جس حال مین ہے اوسمین مجھے داخل ہونے اور سیدھی راہ اختیار کرنے اور اپنے ساتھ صبر کرنے سے

کیون محروم کرتا ہے میری درخواست ایک سال کے لئے تھی لیکن اگر تو اوسپر راضی نہین ہے تو مین ایک ہی مہینے پر قناعت کرتی ہون اور اگر اس مین بھی تجھے دریغ ہے تو خیر ایک ہی رات سہی۔ اب یہ تو اوس شخص کی خاطر سے جس سے تو خدا کے دین مین آنے کی منتین کرتا ہے کچھ زیادہ نہین ہے کہ اس مین بخل کیا جاے۔ بس اس سے شیطان کا داؤن بوذاسف پر چلگیا اور اوس زاہد فریب عورت کی خندہ روئی جسکے ساتھ اوسنے باتین کین شیطان کی معاون بنگئی۔ بوذاسف کو یقین ہو گیا کہ یہ ضرور خدا کا دین قبول اور اوس کے فرایض کی تعمیل کریگی۔ آخر اسنے اپنی رضامندی ظاہر کی۔ چنانچہ جسدن وہ ایام سے پاک ہوئی اوسی رات کو بوذاسف کے ساتھ شب باش ہوئی اور اوس سے حمل بھی رہگیا۔ اور بوذاسف صبح کو سخت نادم و پشیمان اوٹھا۔ جب اوس عورت کے دوسرے ایام کا زمانہ گذر گیا اور راجہ کو اوس کے حاملہ ہونے کا حال معلوم ہو گیا تو اوسکو امید ہوئی کہ اب بوذاسف کی نشانی باقی رہیگی جس سے ہماری نسل چلیگی۔ اس خیال نے اوسکے اوس رنج و صدمہ کو جو بوذاسف کے معاملہ سے پہونچا تھا بہت کم کر دیا اور بہت سی باتین جو بوذاسف کے لئے تکلیف دہ تھین مثلاً اوسکی راے کا پوچ و لچر قرار دینا اور ان عورتون کو اوسکے بھکانے کی ترغیب دینا اوسنے اوٹھا دین۔ گو اون عورتون کو وہان سے بالکل نہین نکالا لیکن شیطان نے جو فعل بوذاسف سے کرایا اوس پر وہ کب قناعت کرنے والا تھا وہ اوسی قسم کی بات کا جوش دلانے اور اپنی سجی سجائی ہوئی چیزون کو اوس کے آنکھون مین زینت دینے لگا۔ یہ نمازین پڑھ پڑھکر خدا

سے فریاد کرتا تھا اور وہ عورتین ڈھول باجون کے ذریعہ سے اوس کا خیال
بٹاتی تہین اور اونکی صورتین آنکھون کو بھلی۔ اونکی آوازین کانون کو خوشش آیند
اور اونکی نزدیکی دل کو لذت دہ معلوم ہوتی تھی۔ اسی اثنا مین وہ ایک رات سجدہ
مین تھا کہ اوسکی روح کو عالم بالا کی سیر کرائی گئی اور اوس کا جسم سجدہ ہی کی حالت
مین چھوڑ دیا گیا اوسنے دیکھا کہ بلوہر و مستوقر اوسکے پاس آئے اور اوس کو
بہشت مین لیگئے۔ اس نے نظر اوٹھا کر جو دیکھا تو ایسا نور و سرور اور ایسے مکانات
وعمارات دکھائی دیئے کہ دنیا کی کوئی چیز اون کے سایہ کو بھی نہین پہونچ سکتی ہے
اور یہ عورتین عمدہ ترین بناؤ سنگار کے ساتھ اکٹھی کیگئین۔ مگر۔ چہ نسبت خاک را
با عالم پاک ✤ یہ اونکی گرد کو بھی نہین پہونچتی تھین۔ بلکہ اونکے مقابلہ مین کتون اور
سورون سے بھی زیادہ مکروہ صورت بدہیئت کریہہ منظر اور زشت رو معلوم ہوتی
تھین پھر اون مین سے کوئی عورت نہ چھوٹی جسکی تصویر اوس وقت سے کہ وہ
اپنی مان کے رحم مین صرف گندہ نطفہ تھی اوسوقت تک کی جب سڑی مردار
بنکر قبر مین آئی نہ دکھلائی گئی ہو۔ یعنی اوس کی ہر حالت اور ہر ہیئت گندگی ایام
مین تلوث۔ جوانی۔ بڑہاپے۔ بیماری۔ اور دست و پا کی مجبوری کی دکھلائی گئی اور
اون کے ہر قسم کے عیوب وزنا گذشتہ و آیندہ اور ہر حمل و زچگی سے اوسکو اطلاع
دیگئی چنانچہ ان سب باتون کی تصویرین اوس کی آنکھون مین سماگئین جن کو کبھی
بھول بسر نہین سکتا تھا اسکے بعد اون دونون سے اوسے خوشخبری دی اور
قوی دل کیا اور جنت مین جو مکان اوس کے لئے مخصوص تھا وہ دکھلایا۔ ان
سب مراتب کے بعد اوس کی روح کو اوسکے جسم مین پھر پھونچا دیا۔ چنانچہ اسنے

سر اوٹھا کر دیکھا تو صبح ہوگئی ہے اور عورتین اس کی چارون طرف جمع ہوکر اسکو روپیٹ رہی ہین جسکی وجہ یہ تھی کہ اُنھون نے دیکھا تھا کہ اس کا جسم رات بھر سرنگون پڑا ہوا رہا۔ نہ نبض حرکت کرتی تھی اور نہ کوئی سانس آتی جاتی تھی۔ اس لئے اونھین اسکے مرنے کا یقین ہوگیا تھا مگر یہ تو اب سیدھا کھڑا ہو گیا اور اس کا جسم وصورت پہلے سے بھی تازہ وخندان اور اوسکا چہرہ نور سے تابان ودرخشان تھا اور انھین تعجب ہوا کہ پہلے یہ شخص نظر بھر کر ہماری طرف نہین دیکھتا تھا اور آج اسے کیا ہوا کہ نظر گڑو گڑو کر اور بار بار تعجب کی نگاہ سے ہمین دیکھ رہا ہے مگر وہ تو اونکی برائیون کو حیرت کی نگاہون سے اپنے نفس کو اون سے باز رکھنے کے لئے دیکھ رہا تھا۔ آخر وہ سب بھی اوسے تاڑگئین اور سست اور ڈھیلی پڑگئین

جنیسر بوذاسف کے متعلق وحشتناک خبر سنکر لرزان وترسان اوسکے پاس پہونچا اور کیفیت دریافت کی۔ بوذاسف نے اپنی ساری کتھا کھہ سنائی اور اپنا راز اوس سے فاش کردیا۔ اور اوسکو خدا کے دین کی طرف بلایا۔ اور اوس موت سے جس سے کوئی امان نہین ہے ڈرایا اور قاقر وطاط کا قول جو اس کی زندگی کی نسبت تھا اور جسکو اوسنے بھلادیا تھا یاد دلایا۔ اور اوسکو جتا دیا کہ خدا اور اوسکے دین پر ایمان لانے کو ترک کرنے کا کوئی عذر اوس کے پاس نہین ہے۔ عمل کی کوتاہی بالکل جداگانہ شئے ہے اور متنبہ کردیا کہ اگر اسمین چوکیگا تو اپنے اون باپ داداؤن مین ہرگز نہین ملنے کا۔ جن سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے۔ اور اس سے بھی آگاہ کردیا کہ فقط ایمان لانے کا رتبہ بھی ایسا ہے جسپر آخرت کے بارہ مین اعتماد وقناعت کیجاسکتی ہے۔

یہ باتین سنکر جنیسر کا دل بھر آیا اور نیکی کے آثار اوس سے ظاہر ہوئے اوسنے دین قبول کیا اور بت پرستی سے توبہ کی اور کہنے لگا کہ اے میرے پیارے بیٹے مجھے اس امر سے بہت سی چیزین روکتی تھین۔ یہ سلطنت اور تخت وتاج جو ہمارے باپ دادا نے حاصل کیا تھا اور اون سے ہم تک پہونچا ہے اور ہم چاہتے تھے کہ یہ سب چیزین ہمارے ہی قبضہ واقتدار مین رہین مگر مجھے خوف تھا کہ کہین ہمارے اتنے زمانہ کی برگشتگی وسرکشی کی پاداش مین دوسرون کے ہاتھ مین نہ چلی جائین۔ اور ہم نہین چاہتے تھے کہ جو باتین ہم مین تھین وہ دور ہو جاتین گو وہ غلط ہی سہی اور اونکا خلاف ہمارے دل مین بیٹھ جاتا ہرچند وہ صواب ہی کیون نہوتا۔ مگر شکر ہے کہ تیری نرمی اور سچی محبت نے ان موانع کو اوٹھا دیا۔ اور ہمنے اس سچے مذہب والون پر جو ظلم وتعدی کی خبر نہین کہ ہم اوس کے وبال سے چھوٹینگے یا نہین۔ اس لئے ہم چاہتے ہین کہ تم حقیقت امر سے ہمکو آگاہ کردو۔

بوذاسف نے کہا کہ اے راجہ۔ آپ خوش ہون کہ جو بات اونکے ساتھہ کیگئی اوسمین آپ نے اون کے ساتھ دشمنی نہین کی کیونکہ جس رتبہ کے وہ سخت آرزومند ومشتاق تھے اوسپر آپنے انھین جلد پہونچا دیا اور وہ دردمند نہین تھے مگر آپ کی خاطر کہ اونکے معاملہ مین جلدی کرنے کی وجہہ سے آپنے اپنے رتبہ کے حصول مین دیر لگادی۔ اور وہ لوگ اپنے معاف کردینے کی نیت سے آگاہ کرگئے ہین۔ اور اس خبر کو ایسے شخص کے پاس امانت رکھہ گئے ہین جس کی صداقت وشفقت پر آپ تہمت نہین دہر سکتے۔ اور اونھون نے اس معافی کی

اطلاع اسلیئے دی ہے کہ جو جبر و سختی اہل حق کے ساتھ آپ نے کی تہی کہین وہی آپ کی راہ نہ مارے۔ اور حق کی طرف رجوع کرنے سے باز نہ رکھے کیونکہ یہ بھی شیطان کے حیلون مین سے ایک بڑا حیلہ تھا اس لئے اوسنے اوس کا علاج کیا تھا اور عنقریب آپکو اس سے پالا پڑنے والا ہے مگر خاتمہ بخیر ہے۔ اسکے بعد بوذاسف نے مستوقر اور اوس کے دونون ساتھیون کی باتین بہ تفصیل اوس سے بیان کین۔ یہ باتین سنکر جبینسر بہت بشاش ہوگیا اور اوسکے ایمان مین استواری آگئی اور بوذاسف کے یہان سے سب عورتون کو اوسنے نکلوادیا صرف اوسی کو رہنے دیا جو اوس سے حاملہ ہوئی تھی۔

اب بوذاسف نے اپنے باپ ہی کے پاس رہنا سہنا شروع کیا۔ اور چونکہ بادشاہ بتون کی طرف سے بدعقیدہ ہوگیا لوگون نے بھی اون سے سستی وغفلت اختیار کی اور تبخانون کے محافظ بھی بالکل مغلوب ہو گئے اس حالت کو دیکھکر اوس بچون کو طیش آیا وہ بوذاسف سے جھگڑنے کی نیت سے اوسکے پاس پہونچا اور کہنے لگا کہ اے شاہزادے۔ معبودون نے کونسی بدسلوکی آپ کے ساتھہ کی جس کی وجہ سے آپنے اون پر عتاب کیا اور حق کی عداوت پر جو کمر بستہ ہوئے تو کوئی بےحرمتی وطعن وملامت اونکی اور اونکے ماننے والون کے لئے آپ نے اوٹھا نہین رکھی۔ کیا وہ بدسلوکی اگلے زمانہ مین آپکے بزرگون کے ساتھہ کی گئی تھی۔ یا پچھلے زمانہ مین آپ کے والد اور خود آپکے ساتھہ۔ مگر معبودون کے اون افعال مین سے اب کوئی بھی موجود نہین ہے اور جو موجود ہے وہ موروثی سلطنت۔ قابل رشک حالت۔ دنیاوی فراغت

حُسن صورت۔ اور پائدار عیش و عشرت ہے۔ پھر کیونکر آپ نے حق سے اپنے آپکو دور کھینچا اور اوسکے جانب سے اپنے آپ کو فریب دیا اور اوس کی وجہ سے اپنی نفقتا ابون پر طعن کیا۔ اور باوجود اسکے لوگون کو آپ نے حق سے روکا اور معبودون کی دربانی و پاسبانی کرنے سے باز رکھا۔

بوذاسف نے کہا کہ جس چیز کو تو میرے حق مین معبودونکی بدسلوکی کہتا ہے۔ اگر وہ عمدہ ہوتی تو اون سے برگشتہ ہونے اور اون پر عتاب کرنے کا مجھ سے بڑہکر کوئی شخص حقدار نہین تھا کیونکہ اونھون نے مجکو اوس عمدہ چیز سے محروم و بے نصیب رکھا جسکا استحقاق مجھ سے زیادہ بے مجھے ہرگز نہ تھا پس اب تو مجھے یہ بتا کہ جو مصیبت تجھپر ان معبودون نے ڈہائی کیا اون کا شکریہ تو نے یہ ادا کیا ہے اور یہ کھ کہ تجھکو اس ہیئت کی ادا بھلی معلوم ہوئی کہ تو نے دنیا سے کنارہ کشی کی حالانکہ دنیا کا ملک اور اوس کا کھانا پینا تیرے لئے بڑی نعمت تھی۔ پھر اگر دنیا کا بازار فائدہ اوٹھانے اور حظ حاصل کرنے کے لئے لگایا گیا ہے تو تیرے معبودون نے بہت ہی تھوڑا حصہ اوسمین سے تجکو عنایت کیا اور صرف اس گدڑی اور اس سوئی پر جو تیری ساری کائنات ہے ٹرخا دیا اور تو بغیر اصلی رضامندی کے اون سے راضی ہو گیا اور دنیا کی جو چیزین تیرا حق تھین اور اون کی کثرت کی تلاش تجھپر ضروری تھی اونکو تو بیفائدہ چھوڑ بیٹھا۔ اور اگر دنیا کا بازار کسی اور مصرف کے لئے کھولا گیا ہے تو تو نے انصاف کے خلاف بیان کیا لہذا تو ان دونون شقون سے باہر نہین جا سکتا ہے یا تو اس کا اقرار کر کہ تو جھوٹ کہتا ہے یا اسکو مان کہ تیرا فعل خلاف انصاف ہے۔

پہوون نے یہ باتین سنکر سر جھکا لیا اور دیر تک اپنا سونٹا ٹیکے ہوے دل مین چپ چاپ سوچا کیا جس سے بوذاسف کو اُمید ہوئی کہ یہہ شخص راہ پر آجائے گا۔ اسواسطے اوسنے کہا کہ او بحث کرنیوالے بیٹھ جا اور جو مثل مین تیرے فائدہ کے لئے بیان کرتا ہون اوسکو گوش دل سے سن۔

نقل سوداگر اور مور کی

بوذاسف نے کہا کہ نقل ہے کہ ایک سوداگر کسی ملک مین پہونچا وہان کے بادشاہ نے اوس کی دعوت کی جب سوداگر بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوا تو جتنی قسم کی چیزین بادشاہ کے خزانہ اور ملک مین تھین سب اوسکو دکھائین اور پوچھا کہ تم ہماری کسی چیز مین کوئی نقصان یا کوئی عیب بھی پاتے ہو۔ اوس تاجر نے کہا کہ بادشاہ سلامت مین نے کوئی چیز ایسی نہین دیکھی جو آپکے لایق نہو صرف اتنی بات ہے کہ مین چاہتا تھا کہ آپکے یہان ایک مور بھی ہوتا جس سے آپکو فرحت و مسرت اور آپکی مجلس کی زیب و زینت ہوتی۔ بادشاہ نے پوچھا کہ مور کیا چیز ہے۔ تاجر نے اوس کی کیفیت بیان کی جب وہ سوداگر بادشاہ سے رخصت ہو کر چلا گیا تو بادشاہ نے اپنے یہان کے ایک ذی رتبہ عہدہ دار کو بلا کر اور بہت سا مال اوسکے حوالہ کر کے حکم دیا کہ جس ملک مین مور ہوتے ہین وہان سے تم ہمارے لئے مور خرید لاؤ لیکن اوس شخص نے سفر کی تکلیف سے جی چرایا اور مور کے لئے مصارف کا اوٹھانا اوسکو برا معلوم ہوا اور جو مال اوس کام کے لئے اوسے دیا گیا تھا اوسکو اوس نے ہضم کرنا چاہا پس اوس نے ایک چپت کبرا کو آپکڑ کر مختلف رنگون سے اوسکو ایسا رنگا کہ مور کے مشابہ معلوم ہو۔ اور اوسکو لیکر بادشاہ کے پاس حاضر ہوا۔ اور عرض کی

کہ حضور کے اقبال سے قریب ہی مین ہاتھ آگیا۔ مین نے اوس مال سے جو
حضور سے مرحمت ہوا تھا خرید کر کے حاضر کیا۔ بادشاہ نے اوسکو لے لیا اور
بہت پسند کیا۔ ایک مدت کے بعد وہ سوداگر دو مور بادشاہ کے لئے تحفہ لیکر
پہونچا۔ جب اوس کی باریابی ہوئی تو بادشاہ نے بہت عنایت و الطاف کے
ساتھ اوس سے باتین کین اور اوس سے ذکر کیا کہ تمہارے جانے کے بعد
ہمارے ہاتھہ وہ جانور آگیا جسکی تعریف تمنے بیان کی تھی۔ واقعی مین وہ بہت
خوبصورت اور تعجب انگیز پرندہ ہے۔ سوداگر نے کہا کہ اب حضور کی مسرت دوبالا
ہوجائیگی اس لئے کہ مین دو اور بھی حضور کے لئے تحفہ لایا ہون۔ بادشاہ نے
دکھلانے کے لئے اوس چت کبرے کوّے کو منگوایا۔ سوداگر کے بدن مین
اوسکو دیکھتے ہی آگ لگ گئی۔ اور بادشاہ کی عظمت اور کوّا لانے والے کی
جُرات کا خیال کر کے اوسے بہت غصّہ آیا۔ اوس نے کہا کہ حضور عالی اس
کوّے کے لانے والے نے آپسے فریب و دغا کی وہ شخص آپ سے
ڈرتا ہے نہ آپکا خیر خواہ ہے۔ اِسکے بعد اوسنے اپنے دونون مور منگوائے
بادشاہ اونہین دیکھکر سمجھا کہ بیشک یہ جانور اوس سے بدرجہا بہتر ہے۔ اور
اوسکو اپنے ملازم کی فریب دہی کا یقین ہوگیا۔ بادشاہ نے اوسکو طلب کیا
وہ شخص بھی اپنے جُرم کو جان گیا مگر اوسنے انکار کے سوا بچنے کی کوئی صورت
نہین دیکھی۔ اوسنے کہا کہ بادشاہ سلامت جو مین لایا ہون وہی مور ہے
اور وہ خوبصورت و مبارک جانور ہے۔ اور یہ دونون تو منحوس جانور
ہین جسکے پاس رہتے ہین وہ ہلاک ہی ہوجاتا ہے سوداگر نے کہا کہ حضور اس

یہہ پوچھین کہ تیرے جانور کا یہ رنگ اصلی وخلقی ہے یا مصنوعی چنانچہ بادشاہ نے یہ سوال کیا تو اوسنے کہا کہ اصلی وخلقی ہے تب اوس سوداگر نے گرم پانی اور رنگ کاٹنے کی چیز منگوائی۔ اور اوس سے کوّے کو آہستہ آہستہ دہوکر پاک صاف کیا پہر ہاتھ مین لیکر اوسکو پوچھا اور خشک کیا تو اوس کا اصلی رنگ نکل آیا۔ دیکھا تو خاصہ ابلق کوا ہے۔ یہ دیکھکر اوسکے لانے والے کے ہاتھون کے طوطے اوڑ گئے۔ اور نہایت ذلیل ورسوا ہوا لیکن بادشاہ نے کہا کہ چونکہ اس کوّے مین دہوکا اور فریب تہا اسلئے مین مجبور ہون کہ تمہارے دونون جانورون کا بھی ویسا ہی امتحان کرون۔ جیسا تمنے اوس کوّے کا کیا سوداگر نے بکشادہ پیشانی اسکو قبول کیا اور کہا کہ۔ آنراکہ حساب پاک ست ازمحاسبہ چہ باک۔ آخر بادشاہ کے حکم سے دونون طاؤس بہی خوب اچہی طرح دہوئے گئے تو اونکا رنگ اور بہی نکہر آیا۔ اور پہلے سے زیادہ چمکنے لگا۔ بادشاہ نے اون دونون کو قبول کیا۔ تاجر کی بڑی قدر ومنزلت کی اور کوّا لانے والے کے لئے سزا کا حکم صادر کیا۔

الحاصل۔ اے پھون بعینہٖ یہی حالت دین کی بھی ہے وہ سوداگر تو بودہ کو سمجھو۔ اور وہ عہدہ دار شاہی جس نے کوّے کو رنگ کر طاؤس کے نام سے پیش کیا تھا مقتدایان بت پرست ہین۔ اور طاؤس خدائی دین۔ اور رنگین کوّا وہ بدعت ہے جو تمہارے پیشواؤن نے دین کا دہوکا دینے کے لئے ایجاد کی ہے اور جسکو تمنے اور تم جیسے دوسرون نے جنکو نیکی کی رغبت تھی دہوکا کھا کر قبول کر لیا لیکن وہ شخص پہونچگیا ہے جو مصنوعی رنگ کو دہوکر اصلی برائی د

رسوائی کو جسپر واقعی ہونے کا دہو کا ہوتا ہے ظاہر کر دیگا اور حکمت کو اوس کی کامل صورت مین جلوہ گر کریگا اور لوگون پر اوس کی خوبی و بزرگی کو روز روشن کی طرح عیان کر دے گا۔ اس سے پہون کے رونگٹے کہڑے ہوگئے اور اوسکی آنکہین کہل گئین۔ اوس نے کہا کہ اس تمثیل کو میری خاطر سے دوبارہ بیان فرمائے۔ چنانچہ بوذاسف نے پہر بیان کی تب اوس نے کہا کہ اے شہزادے۔ آپ صاحب طاؤس ہین۔ اوس نے کہا کہ ہان مین صاحب طاؤس ہون۔ اسکے بعد پہون اوٹہا اور سرو قد کہڑا ہو کر کہنے لگا کہ آپ جو دعویٰ **بودہ** کے علم کا کرتے ہین اگر وہ سچا ہے تو بیشک سیدہی راہ آپ ہی کے قبضہ مین ہے اور اگر جہوٹا ہے تو ہمارا کوئی پیشوا نہین ہے۔ اور اے شہزادے مین آپ سے ایک ایسی خبر بیان کرنا چاہتا ہون جو برابر روایت کے ذریعہ سے چلی آتی ہے اور جسکی مین نے بڑی حفاظت و نگہداشت کی ہے اور وہ یہ ہے کہ چالیس برس کا عرصہ ہوا جب مین نے دنیا چہوڑی تہی۔ مین اوسوقت کم سن لڑکا اور ہمارا خاندان بہت خوشحال اور فارغ البال تہا۔ میرے گہر والے میرے اس فعل سے بہت ملول اور افسردہ خاطر ہوئے۔ مگر مین دنیا پر لعنت بہیجکر گہر سے باہر نکلا۔ اور جنگل کی طرف چلا اور میرے عزیزون کی ایک جماعت روتی ہوئی میرے پیچہے ہوئی۔ چلتے چلتے مین **قنطس** کے پاس پہونچا یہ شخص اوس وقت اہل ہند کا امام۔ اور سب سے زیادہ بلند رتبہ۔ صاحب علم۔ اور بودہ کے پیرودن سے قریب العہد تہا۔ اوسنے جو نظر اوٹہا کر میری یہ حالت دیکہی تو کہا کہ اس لڑکے کو کوتے کی خلقت نے تو اس حالت کو پہونچایا اور اگر اسنے طاؤس کو دیکہ لیا ہوتا تو کیا ہوتا۔ مین ان لفظون

کو سمجھا مگر اسکے معنی سمجھ مین نہ آئے تاہم میری ہمت بڑھ گئی۔ میرے عزیزون
نے مجھ سے مایوس ہوکر گھر کی راہ لی۔ اور مین پھر قنطس کے پاس آیا اور
اوس سے کہا کہ اے حکیم مین نے آپکو ایسا کہتے سنا ہے آپ کے اس
قول کا مطلب کیا ہے اوس نے کہا کہ میرے بیٹے۔ مین کھریسج سے اوس وقت
ملا تھا جب کہ اوس کی عمر قریب ڈیڑہ سو برس کے تھی اور یہ بودہ کے یارون
مین سے سب سے اخیر شخص تھا۔ اسنے مجھ سے بقسم بیان کیا کہ بودہ کو اپنے
یارون سے کہتے سنا تھا کہ مین نے تمہارے پاس طاؤس امانت رکھا ہے مگر
عنقریب وہ تمہارے پاس سے چوری چلا جایگا اور اوسکے بدلے تمہارے پاس
ابلق کوا لایا جایگا جو مور کے مشابہ ہوگا اور تم مین سے بہت لوگ اوسکو مور سمجھینگے
اور خالص نیت والے حق کی طمع پر اوسکے گرویدہ ہونگے اور جب میرے ظاہر
ہونے سے تین سو برس پورے ہوجائین گے تو اصلی طاؤس تمہارے پاس
پھر لایا جائے گا اور اوس کی خوبی وبزرگی ظاہر وعیان ہوگی اور کوا اور اوسکے
ہوا خواہ ذلیل ورسوا ہونگے پس کھریسج نے بودہ سے سنکر ایک سو چالیس ۱۴۰
برس کے بعد یہ قول قنطس تک پہونچایا اور قنطس نے اپنے سننے کے
ایک سو بیس ۱۲۰ برس بعد مجھ سے بیان کیا اور مجکو قنطس سے سُنے ہوئے چالیسوان
سال ہے اس لئے اے شہزادے اب اوس طاؤس کو ڈہونڈنے کے سوا
اور کچھ کام باقی نہین رہا ہے تاکہ ہم اوسکے رنگ کی پایداری سے اوسکو پہچان لین
یوذاسف نے اوسے اجازت دی کہ دین کے بارہ مین تحقیق وتفتیش کرے
اور جس بات مین اوسے شک وشبہ ہو اوسکو پوچھے اور اوسکے سامنے

بتون کی ساری برائیان اور خرابیان کھولکر رکھ دین یہان تک کہ اوس کے دلمین کوئی شبہ باقی نہین رہا اور اوسنے زہد و ترک دنیا اختیار کیا اور سیر و سیاحت کو روانہ ہوگیا پھر تو بتون کی کمبختی آئی بتخانہ مسمار اور سرداران بتخانہ معطل و بیکار ہوئے اور تمام لوگون پر ان کی راے کی قلعی کھل گئی - اس عرصہ مین نو مہینے گذر گئے اور بوذاسف کے لڑکا پیدا ہوا - راجہ نے اوسکو خود اپنی حفاظت مین رکھا اور بچہ کی مان نے جیسا کہ بوذاسف سے وعدہ کیا تھا تجرد اختیار کیا - اور جب تک روح اوسکے قالب مین رہی وہ اپنے عہد پر قایم رہی - اور راجہ کو اس بچہ کی پیدایش سے اسدرجہ کی خوشی ہوئی کہ بوذاسف کا معاملہ اوس کی نظر مین چندان سنگین نہ رہا اور اوس کی طرف سے راجہ کو پوری تسلی ہوگئی - لیکن اپنی مدت زندگی کی کوتاہی کو خیال کرکے رونے اور غمگین و دردمند ہونے لگا اور افسوس و غم کرنے لگا کہ یہ بچہ اوس وقت کیون نہین پیدا ہوا جب میری زندگی کے دن باقی تھے تاکہ تخت نشینی وغیرہ کا سامان اپنے سامنے کرلیتا اوسی زمانہ مین راجہ نے زاہدون کے لئے منادی کرادی کہ بے تکلف ظاہر ہون اونکو امان دی گئی چنانچہ تھوڑے سے لوگ باہر سے واپس آئے - اور راجہ نے اوس لڑکے کے آیندہ حالات نجومیون سے دریافت کرنے مین بڑا غلو کیا تاکہ اوسے معلوم ہوجائے کہ آیا اس بچے کو سلطنت سازوار آئیگی یا نہین - سب علما اور کاہن اسپر متفق ہوئے کہ اسکی اولاد بہت بڑھیگی اور اس کی سلطنت زمانہ دراز تک رہیگی - اس سے راجہ کا غم و الم سب دور ہوگیا اور بوذاسف کی باتین قبول کرنے پر بہت خوشدل ہوا اور برابر اسی حالت پر قایم رہا -

اسی زمانہ کے قریب مین خدا نے ایک فرشتہ کو بوذاسف کے پاس بھیجا۔ وہ فرشتہ زمین پر پہونچکر موقع کا منتظر رہا جب ایک دن بوداسف کو تنہائی مین پایا تو ظاہر ہوکر اوسکے سامنے آکھڑا ہوا اور کہا کہ تجھے خدا کی جانب سے نیکی و سلامتی و بقاء کا مژدہ دیتا ہون۔ تو جانورون مین ایک انسان۔ ظالمون مین ایک قیدی۔ بدکارون مین ایک نیکوکار۔ جاہلون مین ایک حکیم ہے۔ مین معبود عالم کے پاس سے تحیت و سلام لیکر تیرے پاس آیا ہون اور اسلئے بھیجا گیا ہون کہ تجھے ڈراؤن۔ خوش کرون اور وہ باتین یاد دلاؤن جو تیرے امور دنیا و آخرت کی تجھ سے نظر انداز ہوگئی ہین۔ اور اوّل[۵] و اوسط و آخر کی کیفیت تجھپر ظاہر کردون۔ اسلئے تجکو چاہیئے کہ میرے قول اور میرے مژدہ کو قبول کرے دنیا سے دامن جہاڑکر الگ ہوجا۔ اوسکی خواہشون کو اپنے آپ سے دور رکھ اور اوس ملک سے جو زائل ہونیوالا۔ اور اوس حکومت سے جو ادنیٰ و ناپائدار اور جس کا انجام ندامت و حسرت ہے پرہیز کر۔ اور اوس ملک کی تلاش کر جو ہاتھ سے نہین جائیگا۔ اور اوس آرام کی جستجو مین رہ جو کبھی کم نہین ہونے کا اور صدیق و نیکوکار بن کیونکہ تو اس قرن کا امام و پیشوا ہونیوالا ہے۔

بوذاسف نے جو یہ سنا تو خوش ہوا اور اوسکے سامنے سجدہ مین گرا اور اوسکی قول کو سچ سمجھا اور کہا کہ بیشک مین خدا کے حکم کا پیرو اور اوسکی نصیحت کو سمجھنے اور اوسپر عمل کرنے پر آمادہ ہون۔ تم جو حکم میرے لئے لائے ہو

---

[۵] یعنی نشاء اولےٰ جو عالم ارواح ہے اور نشاء وسطےٰ یعنی عالم برزخ۔ اور نشاء اخریٰ یعنی عالم معاد کی کیفیت۔

وہ بیان کرو مین تمہارا مداح اور جس نے تمکو میرے پاس بھیجا ہے اوس کا شکرگذار ہون - کیونکہ اوسنے مجھپر عنایت ورحمت کی اور مجکو دشمنون کے ہاتھہ مین چھوڑ نہین دیا اور میری بیقراری پر توجہ کی -

فرشتہ نے کہا کہ چندروز کے بعد مین تمہارے پاس پھر آؤنگا اور تمکو یہان سے نکال لیجاؤن گا - تم اس کے لئے آمادہ رہو اور اپنے دل اور نفس کو پاک رکھو - اور اس امر کو کسی سے بیان نہ کرو - چنانچہ بوذاسف نے اپنے دل کو مطمئن کیا اور کسی شخص کو اپنے معاملہ سے آگاہ نہ کیا - اور کچھ عرصہ تک اسی حالت پر رہا اور جب اوسکے باہر جانے کا دن پہونچا تو وہ فرشتہ آدھی رات کو جبوقت سب لوگ پڑے سوتے تھے اوس کے پاس آیا - اور اوس سے کہا کہ اُٹھہ کھڑا ہو اور یہان سے نکل دیر نکر - بوذاسف فوراً مستعد ہو گیا اور کسی شخص پر اپنا راز فاش نہ کیا سوا ے ایک وزیر کے جو اس کا سچا دوست تھا - وہ نکل کر محل شاہی کے دروازہ پر معہ اپنے سچے دوست وزیر کے آیا جہان پہرے والے بیٹھے تھے - بوذاسف نے اپنے خاصہ کا گھوڑا طلب کیا وہ سوار ہونے ہی کو تھا کہ ایک جوان آدمی دوڑا ہوا پہونچا اور اوسکو سجدہ کر کے کہنے لگا کہ اے رستگار بزرگ وکامل شہزادے آپ کہان جاتے ہین اور ہمکو اور اپنے ملک و دیار کو چھوڑ رہے ہین - حالانکہ جب سے آپ پیدا ہوئے ہین ہم آپ ہی کے زمانہ کی راہ دیکھ رہے ہین - مگر بوذاسف نے اوسکو تسلی دی اور کہا کہ یہان تو ہم سے رہو مین وہان جاتا ہون جہان سے غائب ہو جاؤن گا اور حکم خدا کی تعمیل کرتا ہون اور چونکہ تم نے میری مدد کی ہے اسلئے جو کچھہ مین کرونگا اوس مین تمہارا بھی حصہ ہوگا -

اس کے بعد وہ گھوڑے پر سوار ہوا اور جہان تک اوس کا چلنا خدا کو منظور تھا وہان تک چلا اس کے بعد اپنے گھوڑے سے اوتر کر پیادہ پا چلنے لگا اور اوسکا وزیر گھوڑے کو باگ ڈور پر سے لئے جاتا تھا۔ اس کے بعد بوذاسف نے اوس سے کہا کہ تم میرا گھوڑا لیکر میرے والدین کے پاس جاؤ۔ یہ سنکر وہ وزیر رونے لگا اور جب کسیقدر اوس کے آنسو تھمے تو اوسنے کہا کہ مین کیا مونھ لیکر آپکے والدین کے پاس جاؤنگا اور کن آنکھون سے اون کی طرف دیکھونگا اور نہین معلوم کہ کس عذاب کے ساتھ وہ مجھے قتل کر ڈالینگے۔ اور آپ کیونکر پیادہ چلنے کی تکلیف کو جسکے عادی نہین ہین برداشت کرینگے اور کیونکر آپکو وحشت نہوگی آپ تو کبھی ایک دن بھی اکیلی نہین رہے ہین اور کسطرح آپ بھوکھ۔ پیاس اور ماندگی کا تحمل کرینگے اور کسطرح آپ زمین پر لیٹنے کی اذیت کو سہینگے بوذاسف نے اس شخص کو بھی چپ کر کے تسکین وتشفی دی۔ وزیر چپ ہوا تو گھوڑا اوسکے سامنے کھڑا ہو گیا اور اوسکے قدمون کو چومنے لگا اور خدا نے اوس کی زبان مین گویائی عطا کی تو وہ کہنے لگا کہ آپ مجھے چھوڑ نہ جائیے بلکہ ساتھ لیتے چلئے۔ کیونکہ مین کبھی خوش نہین رہونگا اور نہ کسی کو سواری دونگا۔ اور اگر آپ مجھے چھوڑ جائینگے اور اپنے ساتھ نہ لیجائینگے تو مین میدان وجنگل کو چلا جاؤنگا اور وحوش وبہائم مین بود وباش اختیار کر لونگا۔ بوذاسف نے اوسکو بھی چپ کیا۔ اور کہا کہ مین تیرے حق مین بھلائی ہی کرونگا مین تجھے راجہ کے پاس بھیجدیتا ہون اور اپنے وزیر کی زبانی اونکو کہلا بھیجتا ہون کہ وہ تم دونون کے ساتھ عمدہ سلوک کرین۔ اور تم دونون سے میرے بعد کوئی شخص خدمت نہ لے۔

اس کے بعد بوذاسف نے وہ شاہانہ لباس اور زیور جو پہنے ہوئے تھا اوتار ڈالے اور اپنے وزیر کے حوالہ کر کے اوس سے کہا کہ تم میری پوشاک پہن لو۔ اور وہ یاقوت سرخ جسکو وہ اپنی کلغی مین لگایا کرتا تھا اوسکو دیا۔ اور سمجھا دیا کہ میرے گھوڑے کو ساتھ لیتے جاؤ اور جب میری والدین کے حضور مین پہونچو تو اونکی قدمبوسی میری طرف سے کرو اور یہ یاقوت اون کے حوالہ کرو اور سب امرا و شرفا کو میری طرف سے بہت بہت سلام کہو۔ اور کہدو کہ جب مین نے باقی اور فانی کے فرق کو پہچانا اور ان دونون مین تمیز کی تو باقی کی رغبت کی اور فانی سے نفرت جب مجھے اپنے عزیز عدو مین امتیاز حاصل ہوگیا تو مین اپنے عزیزون کی طرف مائل ہوا۔ اور اوس وزیر سے کہا کہ میرے والد جب اس یاقوت کو دیکھین گے تو خوش ہوجائین گے۔ اور جب میرے کپڑون اور میری ٹوپی کو دیکھین گے اور تمھارے بارہ مین میری تدبیر کو سوچین گے اور تمھارے ساتھ میری محبت و شفقت کو سمجھین گے تو وہ ہرگز تمھارے ساتھ برائی سے پیش نہین آئین گے۔ بالآخر وزیر گھوڑے کو ساتھ لیئے ہوئے روتا ہوا واپس گیا۔ اور اوسکے والدین کے حضور مین حاضر ہوا اور جو کچھ بوذاسف نے اوسے سمجھا دیا تھا اوسی پر کاربند ہوا

بوذاسف نے پیادہ چلنا اور صحرا کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ جاتے جاتے ایک نہایت وسیع فضا مین پہونچا کیا دیکھتا ہے کہ ایک چشمہ کے کنارہ پر ایک نہایت عظیم الشان اور بہت گھنا درخت لگا ہوا ہے۔ اوسکی ٹہنیان اور شاخین نہایت سڈول۔ موزون خوش وضع۔ اور خوش قطع ہین۔ اور بیشمار چرند و پرند اوس کے پاس جمع ہین دور سے یہ منظر دیکھ کر بہت محظوظ و مسرور ہوا اور بڑے

شوق سے آگے بڑھا یہان تک کہ اوس درخت کے پاس پہونچ گیا۔ اور دل ہی دل مین اس کھلے ہوئے معمے اور بیداری کے خواب کی تشریح و تعبیر سوچنے لگا۔ آخر اوسنے یہ سمجھا کہ یہ درخت تو وہ مسر تین ہین جن کی طرف لوگون کو مین بلاؤنگا اور پانی کا چشمہ علم و حکمت۔ اور چرند و پرند وہ انسان ہین جو میرے پاس مجتمع ہونگے۔ اور ہمیشہ کے ذریعے سے دین قبول کرین گے۔ پھر ایک دن وہ اوسی پرفضا جنگل مین سوتا تھا کہ اوس کے پاس چار فرشتے پہونچے پہ چارون وہان سے آگے بڑھے اور یہ بھی اونکے پیچھے ہولیا۔ پھر اون چارون نے اوسے اوٹھایا اور زمین و آسمان کے بیچ مین پہونچایا۔ اور جتنی چیزین تھین سب دکھائین۔ چنانچہ بوذاسف نے اونھین اسطرح سے دیکھا جطرح آدمی آئینہ مین اپنے چہرہ کو دیکھتا ہی اور اوسکو ایسے علم و حکمت سے معمور کیا جس سے وہ امر و نہی کو پہچان گیا۔ بعدہ اوسکو ایک ملک مین جو مشرق اور مغرب کے درمیان تھا اوتارا۔ اور اون چارونمین ایک فرشتہ اوس کا ہمدم و ہمنشین تھا۔ بوذاسف ایک زمانہ تک اوسی ملک مین رہا اور بہت کچھ علم و حکمت کے اسرار اوسپر منکشف ہوئے اس کے بعد وہ ملک شولابت کو واپس آیا۔

جب اسکے آنے کی خبر اس کے باپ کو معلوم ہوئی تو کل اُمرا و شرفا کو ساتھ لیکر اوس سے ملنے کو باہر نکلا چنانچہ سب لوگ اوس سے ملے اور اوس کی تعظیم و تکریم کی۔ پھر اہل شہر و دیار اور اوس کے عزیز و قریب و ملازمین حاضر ہوئے اور سب نے اوس کی تعظیم و تکریم کی۔

بوذاسف نے اون کے سامنے دین کو ظاہر کیا اور اوس کے بارہ مین گفتگو

کی لیورادون سے کہا کہ اپنے کانون کو کہولو اور اپنے دلون کو خیالات پریشان سے خالی کرو تاکہ خدائی حکمت کو جو جانون کا نور اور دلون کا سرور ہے سُن سکو۔ اور اوس علم سے قوت پاؤ جو سیدہی راہ کا رہنما ہے اور اپنی عقلون کو بیدار کرو اور اوس فرق کو سمجہو جو حق و باطل اور ہدایت وضلالت مین ہے۔ جان رکھو کہ یہی دین خدا کا وہ دین ہے جسکو اگلے زمانہ مین رسولون اور نبیون علیہم السّلام کی زبان پر اوسنے اوتارا تھا۔ اور اب خدائے بزرگ و برتر نے مجھے اس زمانہ مین اور اس قرن کے لوگون کے لیئے اون کی حالت پر رحم کرکے اونہین قبر کے عذاب اور جہنم کی آگ سے بچانے کے لیئے مخصوص کیا ہے۔ اور سمجہہ رکھو کہ کوئی شخص آسمانی بادشاہت کو پاسکتا ہے نہ اوسمین قدم رکھہ سکتا ہے۔ جب تک کہ علم و ایمان و عمل خیر کی تکمیل نہ کرے اس لیئے تمکو چاہیے کہ عمل نیک کے لیے جسمون کو آمادہ اور اوسمین سخت کوشش و مشقت کرو تاکہ دائمی راحت اور وہ حیات ابدی تمکو حاصل ہو اور تم مین سے جو کوئی دین پر ایمان لائے اوس کا ایمان ہرگز جسمانی حیات کی طمع۔ یا اہل دنیا سے امید یا دنیاوی عطیات کی طلب کی وجہ سے نہو بلکہ ضرور ہے کہ تمہارا ایمان آسمانی بادشاہت کے شوق نفس کی رہائی کی امید اور روحون کی حیات۔ گمراہی و موت سے نجات۔ اور اُخروی راحت وخوشی کی طلب کی وجہ سے ہو۔ کیونکہ دنیا کا ملک اور اوس کی سلطنت ناپائدار اور اوس کی لذتین سب بے اعتبار ہین۔ اور جسنے دنیا کا فریب کھایا وہ ذلیل وخوار ہوا کیونکہ اوس انصاف ور کے سامنے کھڑا ہونا پڑے گا جو فیصلہ نہین کرنے کا مگر انصاف کے ساتھ۔ اور یہ دنیا تو اہل دنیا سے بہت جلد چھوٹ جاتی ہے اور موت تمہارے جسمون سے لگی ہوئی اور تمہاری جانون کی تاک مین بیٹھی

ہوئی ہے دیکھو ہوشیار رہو کہین گمراہی مین پڑکر بدن کے ساتھ روحون کو بھی ہلاک نہ کرو۔ کیونکہ تمہارے نفس تو موت کی صلاحیت رکھتے ہی ہین اور وہ روحون کی حکومت مین ہین۔ اور اچھے کام پہلے سے کر رکھو اور اوس مژدہ کو سچ سمجھو جو مین تمہارے پاس لایا ہون۔ اور جان لو کہ جسطرح پرندہ زندہ نہین رہ سکتا اور دشمنون سے نجات نہین پاسکتا ہے مگر بینائی اور دونون بازو اور دونون ٹانگون کی قوت سے اسی طرح سے نفوس حیات و نجات پر قادر نہین ہوسکتی ہین مگر علم۔ ایمان اور خلوص کے اعمال خیر سے۔

پس اسے راجہ اور اسے شرفا جو کچھ آپ سنتے ہین اوسکو سوچین اور جو کچھ مین کہتا ہون اوسکو سمجھین۔ اور جب تک کشتیان چلتی ہین دریا سے عبور کر جاو۔ اور جب تک راہ نما موجود ہے جنگل کو طے کرلو۔ اور جب تک چراغ جل رہے ہین سفر کا سامان کر کے راستہ پر لگ جاؤ۔ اور اپنے کانون کو اللہ والے لوگون کے خزانون سے بھر لو۔ اور نیکی و نیکوکاری مین شریک ہو جاؤ۔ اور خلوص سے اونکی پیروی کرو۔ اور اونکی مددمعاون بن جاؤ اور اونکے اعمال سے مانوس ہو تاکہ تم آسمانی بادشاہت مین جاپہونچو۔

چنانچہ لوگون نے اوس کے ذریعہ سے دین کو قبول کیا اور ملک شولابت مین اوسنے حکمت عظیمہ کو زندہ کیا۔ یہان تک کہ وہان کے عوام فرایض کو پورا کرنے والے بن گئے اور اون مین اوس کے یار و مددگار بہت ہو گئے۔ اور اونمین جو کوئی دنیا کو چھوڑتا تھا۔ اوس سے کہتا تھا کہ اس پسندیدہ راہ پر ثابت قدم رہو اور اپنے فرائض کا بہت خیال رکھو اور دیکھو کہین تمہارا نفس تمکو امور دنیا اور

گوشت کھانے۔ شراب پینے اور عورتون کی خواہش کی طرف جو نہایت ناپاک اور بُری اور جسم وجان دونون کی ہلاک کرنیوالی ہے نہ کھینچ لائے اور آپس مین رشک وحسد۔ کلیش وغصہ۔ جھونٹھ اور بہتان سے بچو۔ اور جس چیز کو سابقہ پڑنے کے وقت خود اپنے لیے پسند نکرو اوس سے کسی دوسرے آدمی کا سابقہ نہ ڈالو اپنے دلون کو پاک اور اپنی نیتون کو صاف بناؤ تاکہ جب تمہارا وہ وقت معین آپہونچے جس مین اپنے جسمونکو چھوڑکر روح ہی کے اعمال کو ساتھ لیجاؤ گے تم مالدار ہو اور کمینہ حیات کو چھوڑدو۔ کیونکہ مین نے سب باتین ظاہر کردین۔ اور پوشیدہ اسرار سے تمکو خبردار کردیا اور سارے فرایض اور اوسکے حدود تمکو تبلا دیے۔ اب تمکو لازم ہے کہ انکی تعمیل مین سخت کوششین کرو۔

جب راجہ نے یہ باتین سنین تو اوس کا سارا غم غلط ہوگیا اور بوذاسف کی نصیحت ماننے پر خوش ہوا اور برابر اسی حالت پر رہا یہانتک کہ اوسکو پیغام اجل پہونچا۔ اور اوس سے اضطراب وتردد ظاہر ہونے لگا اوسوقت بوذاسف اوسکی سر کے پاس بیٹھا تھا اوسنے کہا کہ اے راجہ۔ اگر کوئی شخص اپنی ابتدا سے عمر سے دم واپسین تک دنیا کا ساتھی رہی تو بھی جسوقت اوس سے نکلنے لگیگا اوسکو سب سے زیادہ دنیا کا غم سب سے بڑھکر اوس کا تعلق۔ اور سب سے سخت اوس کا ماتم اسلئے ہوگا کہ وہ رشتہ ٹوٹتا ہے جس کا زمانہ دراز تک اہتمام کرتا رہا تھا اور وہ عیش وآرام چھوٹتا ہے جسکا مدت سے عادی ہو رہا تھا اور اوس گھر کو خیرباد کہتا ہے جسکو اپنی دانست مین وطن بنا لیا تھا۔ بہ خلاف اوس شخص کے جسنے تھوڑے ہی زمانہ تک دنیا کی محبت اختیار کی کیونکہ اوسنے دنیا سے کچھ فائدہ

اوٹھایا نہ ٹھیک طور سے آرام پایا۔ ۵

بیٹھے نہین زمین پہ خزانہ کو گاڑ کے	موت آئی اوٹھ کھڑے ہوئی دامن کو جھاڑ کے

اور مین قسم کھا کر کہتا ہون کہ جسکو دنیا کا بہت غم ہو اوسی کو دنیا پر بہت رونا اور اوسی کی حالت پر بہت ماتم کرنا لازم ہے۔ آپ کو کیا ضرورت ہے جو دنیا پر اسقدر رنج و افسوس اور اوسکے عہد و پیمان کا ایسا غم و الم کرتے ہین اور اس سے آپکی کیا نیت ہے کیا آپ یہہ آرزو کرتے ہین کہ پھر جوان ہو کر اسمین رہین مگر اس کی تو امید ہی نہین رکھنی چاہیئے یا یہہ خواہش رکھتے ہین کہ نہایت بوڑھے ہو کر جبکہ تمام بدن مین جھریان پڑ جائین۔ ہاتھہ پاؤن مین رعشہ۔ اور حرکات و سکنات مین نقصان آجائے زندہ رہین مگر اسمین تو زندگی کا کوئی لطف نہین ہے یا آپنے آپ کو جذام و جنون اور دوسری بیماریون کا جن مین بعض یا کل اعضا بیکار و بےحس ہوجاتے ہین نشانہ بنانا چاہتے ہین کیونکہ زندگی مین ان سے پناہ نہین ہے۔ یا اس وجہ سے ہے کہ آپ دنیا سے اس لئے راضی ہین کہ ہمین آپ ابتک بلاؤن سے محفوظ رہے مگر اسپر اعتماد بیجا ہے کیونکہ دنیا نے کسی شخص کو برأت نامہ لکھکر نہین دیا ہے اور نہ زمانہ دراز تک رہنے مین کوئی تازہ عیش و آرام نصیب ہوتا ہے وہی جاڑا وہی گرمی۔ وہی مرنا۔ وہی پیدا ہونا۔ برابر جاری رہتا ہے جسکو آپ دیکھتے رہے ہین۔ یا یہہ چاہتے ہین کہ بزرگون اور دوستون کے بارہ مین آپ کو تسلی و تشفی اور اون کا درد و الم کم ہوجائے مگر نہ آپکی کوئی فیاضی ہے نہ اونکا کوئی نفع۔ یا آپکو خدا سے بدگمانی ہے اور آپ اوس سے ملنے کو برا سمجھتے ہین لیکن یہ تو اوسکے غصہ کا بھڑکانا ہے۔ اسلئے اسے راجہ۔ اپنی موت سے بکشادہ پیشانی و خندہ روی ملئے کیونکہ ہمیشہ

سے انکو اس کا یقین اور اوسکے آنیکی توقع تہی ۔

جنیسر نے کہا کہ میرے رونے کا سبب یہ ہے کہ موت کا برا سمجہنا نفس کی جبلت مین داخل ہے اور میرے غم کی وجہ یہ خیال ہے کہ عیش و آرام اور قابل رشک حالت سے نکلکر ایسی منزل مین فراخیٔ عیش کو ڈہونڈہنے جاتا ہون جہان فارغ البالی حاصل ہونیکا مجھے بہروسا ہے نہ وہان سے پیش آنیوالے معاملات کا علم ہے اور میرا رنج اوس مدت کی کمی پر ہے جسکے اندر ہمین نے اخیر مین دین کو قبول کیا اور اوس زمانہ کی درازی پر جسمین اوس کا مخالف رہا۔ مین نہین جانتا کہ میرا حال کیا ہوگا۔ کیونکر ممکن ہے کہ میرے اتنے زمانہ کے اگلے افعال کو جسمین مین جوانی کی ہوا و ہوس مین خراب و تباہ رہا چند دنون کے پچھلے اعمال نے درست کردیا ہو۔

بوذاسف نے کہا کہ اے راجہ آپ خوش ہون کہ آپ ایک سخی و فیاض بادشاہ اور ایک رحمدل معاف کرنیوالے۔ اور رحیم دل حاکم کے پاس جاتے ہین اس لئے آپ نیکی کی طرف اور نیکی کے ساتہہ جاتے ہین۔ اور آپ جو اس دنیا کی ہوا کو روح افزا اور یہان کی فضا کو وسیع و دلکشا سمجہتے ہین اوس کی یہ حالت کہ بمقابلہ وہان کے جہان آپ جانے کو ہین یہان رہنے کو ایسا سمجہیے جسطرح سے جنین کے لئے رحم کی تنگی و تاریکی بمقابلہ اس دنیا کے وسعت کے جہان ہوائین چلتی اور لوگ ہر طرف آمد و رفت رکہتے ہین یا جیسا کہ ڈوبنے والے کا سمندر کی تہہ مین پہونچکر گہبرانا ہے اور پانی پر اوبہر آنے کے بعد ہوا سے فرحت پانا۔ اور آپ جو اس سے ڈرتے ہین کہ زمانہ دراز تک خطا مین اور تہوڑے دنون تک صواب مین رہنے سے آپ پر وبال آئیگا اس کا آپ ہرگز اندیشہ نکرین۔ آپ کی مثال اوس شخص کی سی ہے جو ایک

ندی پر اوسپار جانے کے ارادہ سے پہونچا اسکے ساتھ ہزار تھیلیان تھین اور ہر تھیلی
مین ہزار دینار تھے۔ مگر قسمت کی خوبی سے کوئی کشتی تھی نہ پار اترنے کا کوئی گھاٹ
اوس نے کہین سن لیا تھا کہ اس ندی کو کوئی شخص مال خرچ کئے بغیر عبور نہین کر سکتا
ہے۔ اس سبب سے اوسنے اون تھیلیون کو پانی مین پھینکنا شروع کیا تاکہ پانی اسکے
پار اوتر جانے تک ٹھہرا رہے یا وہ تھیلیان ایک کے اوپر مجتمع ہوکر اوسکے لئے پل
بن جائین اور وہ اوسکے اوپر سے چلا جائے۔ حالانکہ اگر ساری دنیا کا سونا بھی
اسطرح سے جمع کیا جاتا تو اوسکا مطلب نہ نکلتا بالجملہ جب اوسکے پاس صرف ایکہی
تھیلی رہگئی تو کشتی لئے ہوئے ایک ملّاح آپہونچا۔ اور اوسی بقیہ مین سے اوس شخص نے
اوسکو کچھ دیا اور اوسنے بہت ہی تھوڑی محنت سے اوسکو اوس طرف پہونچا دیا۔ اور اوس
ملّاح کو اوس شخص سے اسوجہ سے کوئی دشمنی نہین ہوئی کہ اوسنے اتنی تھیلیان پانی مین
پھینک دی تھین۔ اور اوسکو ملامت نہین کی بلکہ اوسکے لئے دردمند ہوا کہ اس شخص
نے بےسود اپنا مال ضائع کیا۔

علی ہذا اے راجہ۔ جو تھوڑی سی نیکی آپ نے خدا کی راہ مین کی ہے وہ اوسکی
عنایت و کرم سے بڑہ جائیگی اور بہت سی بُرائی اوسکے عفو و رحم سے بُھلا دیجائیگی۔
اس سے جینسر بہت شادان و فرحان ہوا اور اوسکی بےچینی بہت کم ہوگئی اور
کہنے لگا کہ اے میرے پیارے بیٹے خدا میری طرف سے تجھے اوس سے زیادہ
جزاء خیر دے جو تیری نیت مین ہو۔ مین نے اپنے حرم و رعیّت اور اپنے جسم کو تیرے
سپرد کیا اور تجکو نیکوکاری و پرہیزگاری کی وصیت کرتا ہون۔ اسکے بعد اوسنے
ایک نعرہ مارا اور اوسکی روح پرواز کر گئی اور بوذاسف نے زاہدون کے طریقہ پر

اوسکو دفن کیا۔

اسکے بعد اوس نے اپنے قرابت مندون اور خاص عزیزون کو جمع کیا اور اونکو خدا کے دین کی طرف بلایا۔ سب نے اسکو قبول کیا۔ بتون کو بیکار اور تہانون کو مسمار کر دیا جو کچھ خدا نے حکم دیا تھا اوسی کو زبان پر لاتا اور اوسی کے موافق کاربند ہوتا تھا پھر اوسنے عوام الناس مین نرمی۔ مہربانی شفقت عنایت اور دلیل واضح حق کی منادی شروع کی چنانچہ سب باشندگان ملک شولابت خدا کے دین کی طرف رجوع ہوئے اور جب تک اوسنے تیس ہزار مردون اور عورتون کو عابد زاہد بنا نہ لیا اوس وقت تک اوس ملک سے باہر نہ نکلا۔ اور یہ تعداد اون لوگون کی ہے جو سب کے سب تارک الدنیا ہو گئے تھے اور جو دنیا مین رہکر ایمان لائے تھے اون کے شمار کا کیا پوچھنا ہے۔

یہ سب کر چکنے کے بعد اپنے چچا سمتا نام کو جو علم و پرہیزگاری مین سب سے افضل تھا اپنا نائب و جانشین بنا کر خود یوذاسف ہندوستان کے شہرون مین خدا کے دین کی منادی کرنے کے لئے باہر نکلا۔ اہل ہند[۹] کے عقیدہ کے موافق جس وقت وہ روانہ ہوا چار فرشتے اوسکے ہمراہ ہوئے جو اوسکی دلجمعی و تسلی کرتے اور اوسے ثابت قدم رکہتے تھے۔ اور اوس کے موافق اوسے آسمان کے اوپر لیگئے جہان اوس نے غیب کی چیزین دیکھین اور ملاء اعلی سے وحی سنی اسکے بعد وہ زمین پر اوسکو واپس لائے اور علی ہذا وہ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہین کہ یوذاسف خدا کے اون

[۹] یہان سے عربی مترجم خود اپنی رائے لکھتا ہے۔ اصل کتاب کا ترجمہ نہین۔ بلکہ اگر اوسی کا مضمون ہے تو مترجم استنباطاً اوسکو اپنے طرف سے لکھتا ہے۔ ۱۲

رسولون مین سے تھا جو اگلے زمانون مین ہوگذرے ہین۔ اور وہ ہندوستان مین شہر بشہر پھرا تھا اور جس شہر مین پہونچتا تھا وہان کے رہنے والے اوسپر ایمان لاتے اور اسکے علم سے نفع اوٹھاتے تھے۔ اسی طرح سے پھرتا ہوا کشمیر پہونچا جو اوسکے سفر کا منتہی ثابت ہوا۔ اسلئے کہ موت نے یہان سے آگے بڑھنے نہ دیا۔ جب وہ مرنے لگا تو اپنے ایک شاگرد کو جسکا نام اباؔبیل عه تھا اور جسنے اوسکی بڑی خدمتگذاری و اطاعت کی تھی اور سب امور مین بڑا کامل تھا۔ یہ وصیت کی کہ مین نے لوگون کو تعلیم دی۔ خدا سے ڈرایا۔ بعیت کی خوب نگہداشت کی اور اگلے لوگونکے نام کو خوب روشن کیا اور ایمان والونکی جماعت کو جو منتشر تھی مجتمع کیا اور اوسکین کے لئے مین بہیجا گیا تھا۔ اب دنیا سے عالم بالا کی طرف میری روح کے پرواز کرنیکا وقت آپہونچا۔ تم سب کو لازم ہے کہ اپنے فرایض کی نگہداشت کرو اور جس حق کو تمنے شکر کیوجہ سے پایا ہے اوسکو ہرگز ہاتھ سے نہ دو۔ اور اابیل کو اپنا سردار سمجھو۔ اسکے بعد اوسنے اابیل سے کہا کہ میرے لئے تہوڑی سی جگہ صاف کرو جسپر وہ پانون پہیلاکر لیٹ گیا اور اپنے سر کو جربی کی طرف اور موہنہ کو مشرق کی طرف کرکے اس جہان سے گذر گیا۔

اوسکا چچا سمتا ملک شولابت مین نہایت عمدگی و نیکوکاری کے ساتھ اوس کی نیابت کرتا رہا۔ یہانتک کہ وہ بھی دنیا سے رحلت کر گیا۔ اسکے بعد سامل بوذاسف کا بیٹا بادشاہ ہوا اور اپنے باپ کے دین پر قایم رہا اسکی اولاد بہت بڑھی اور یہ سلطنت نسلاً بعد نسلٍ اوسی خاندان مین رہی اور سب دین کی راہ پر چلنے والے اور اوسکی نشانیان قایم رکہنے والے ہوئے

عه ایک دوسرے نسخہ مین اوسکا نام یابد لکھا ہے ۱۲ —